☆

ابن انشاء	ابن رحمت
اجمل سراج	اجمل نیازی
احتشام حسین	احسان دانش
احسن ہاشمی	احمد جاوید
احمد جاوید	احمد راہی
احمد شریف	احمد عقیل روبی
احمد فراز	احمد مشتاق
احمد ندیم	احمد ندیم قاسمی
احمد ہمدانی	اختر انصاری
اکبر آبادی	اختر حسین
اختر حسین شیخ	اختر شیروانی
اختر ہوشیارپوری	ادا جعفری
ارشد کاکوروی	ارشد لطیف
ارشد ملتانی	ازہر درانی
اسحاق	اسد اللہ خاں غالب
اسد بدایونی	اسد حسین ازل
اسرار اکبر آبادی	اسرار زیدی
اسرار الحق مجاز	اسعد بدایونی
اسلم انصاری	اسلم کولسری
اشرف شعاع	اصغر یگانہ

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

بشیر حیدر	بشیر بدر
بمل کرشن اشک	بہادر شاہ ظفر
بیخود دہلوی	پرکاش فکری
پرویز شاہدی	پرویز شاہدی
پروین	پروین شاکر
پروین فناسید	
پیام شاہجہان پوری	پیرزادہ قاسم
تاباں	تابش صدیقی
تاثیر	تاجدار عادل
تاجور نجیب آبادی	تبسم
تخت سنگھ	تصدق حسین الم
تنویر سپرا	تنویر قاضی
توصیف تبسم	ثاقب لکھنوی
ثروت حسین	جاذب قریشی
جاں نثار اختر	جاوید انور
جاوید شاہین	جاوید صہبا
جعفر شیرازی	جعفر طاہر
جگر مراد آبادی	جگن ناتھ آزاد
جلیل حشمی	جلیل عالی
جمال احسانی	جمیل الدین عالی
جمیل ملک	جمیل یوسف
جوش	جوش ملیسانی

جون ایلیا	چراغ حسن حسرت
حاصل مراد آبادی	حافظ لدھیانوی
حبیب جالب	حزین لدھیانوی
حسن اختر جلیل	حسن عباس رضا
حفیظ تائب	حفیظ جالندھری
حفیظ ہوشیار پوری	حمایت علی شاعر
حیدر قریشی	خاطر غزنوی
خالد	خالد احمد
خالد اقبال یاسر	خالد بزمی
خالد شریف	خاور احمد
خلیل الرحمن اعظمی	خلیل تنویر
خلیل رامپوری	خلیل رامپوری
خمار	خمار بارہ بنکوی
خورشید السلام	خورشید رضوی
داغ	درد
ڈاکٹر وحید اختر	ڈاکٹر سعید اقبال سعدی
ڈاکٹر منیر نیازی	ذوالفقار علی بخاری
ذوالفقار احمد تابش	
رام ریاض	راسخ عرفانی
راشد مفتی	رام ریاض
رزید قیصرانی	رسا چغتائی
رشید خان رشید	رشید قیصرانی

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.

رضا	رضا ہمدانی
رضی اختر	رضی اختر شوق
رفعت سلطان	رفیق ارم
رفیق خاور جسکانی	روحی
روحی کنجاہی	روشن صدیقی
رئیس امروہوی	ریاض خیرآبادی
ریاض مجید	ریحانہ رضوی
زاہد حسین زاہد	زاہد فارانی
زبیر رضوی	زخمی لکھنوی
زہرہ نگار	ساغر صدیقی
ساحر لدھیانوی	ساحر ہوشیارپوری
ساغر نظامی	سجاد باقر رضوی
سحر انصاری	سحر زیدی
سراج الدین ظفر	سراج لکھنوی
سرمد صہبائی	سرور بارہ بنکوی
سعید اختر	سلطان اختر
سلطان رشک	سلیم احمد سلیم
سلیم شاہد	سلیم شہزاد
سلیم کوثر	سلیم واحد سلیم
سلیمان ادیب	سیماب اکبرآبادی
سودا	سید سبط علی اعجاز
سید سبط علی صبا	سید ضمیر جعفری

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved

سید عابد علی عابد	سید عبدالحمید عدم
سیف الدین سیف	سیف اللہ سیف
سیف زلفی	سیماب اکبر
سیماب اکبرآبادی	شاذ تمکنت
شاد امرتسری	شاد عارفی
شاد عظیم آبادی	شاداب احسانی
شاذ تمکنت	شاعر لکھنوی
شان الحق حقی	شاہد نصیر
شاہد واسطی	شاہدہ حسن
شبنم رومانی	شبنم شکیل
شبنم فاروقی	شجاع قادر
شرافت نقوی	شریف کنجاہی
شکیب جلالی	شکیل احمد ضیا
شکیل بدایونی	شمیم جے پوری
شمیم حنفی	شہریار
شہرت بخاری	شہزاد احمد
شہزاد عالم	شیر افضل جعفری
شین کاف نظام	صابر ظفر
صادق	صادق نسیم
صبا اکبرآبادی	صدف چنگیزی
صدیق افغانی	صغیر ملال
صفی لکھنوی	صلاح الدین ندیم

صمد انصاری	صوفی تبسم
صوفی غلام مصطفیٰ تبسم	صہبا اختر
صہبا اکبر آبادی	ضمیر جعفری
ضیاالحسن	ضیا جالندھری
طالب باغپتی	طفیل ہوشیار پوری
ظفر اقبال	ظفر اقبال حیدری
ظفر غوری	ظہور نظر
ظہیر کاشمیری	ظہیر فتح پوری
عابد حشری	عابد علی عابد
عادل منصور	عارف عبدالمتین
عبدالرحمان غور	عبدالعزیز فطرت
عبدالعلی شوکت	عبداللہ علیم
عبدالمجید سالک	
عبید صدیقی	عدیم ہاشمی
عرفانہ عزیز	عرش صدیقی
عزم بہزاد	عزیز لکھنوی
عشرت ظفر	عطاالحق قاسمی
عطا شاد	عظیم مرتضیٰ
علامہ اقبال	علیم صبا نویدی
عنبر نظامی	عندلیب شادانی
غالب احمد	غالب
غلام ربانی تاباں	غلام جیلانی اصغر

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

یاس یگانہ چنگیزی	یعقوب پرواز
یوسف جمال	یوسف ظفر
یونس نشاط	اعتبار ساجد

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

ابن انشا

تو کہے جائے گا کب تک کہ ہوا کچھ بھی نہیں
اے دل اس درد کی سنتے ہیں دعا کچھ بھی نہیں

ابن انشا

اہل وفا سے بات نہ کرنا ،ہوگا تیرا اصول میاں
ہم کیوں چھوڑیں ان گلیوں کے پھیروں کا معمول میاں

ابن انشاء

ٹھانی دل میں اب نہ کسی سے ملیں گے ہم
پر کیا کریں کہ ہو گئے ناچار جی سے ہم

ابن انشاء

حق اچھا،پر اس کے لئے کوئی اور مرے تو اور اچھا
تم بھی کوئی منصور ہو جو سولی پہ چڑھو خاموش رہو

ابن انشاء

ڈرتے ڈرتے آج کسی کو دل کا بھید بتایا ہے
اتنے دنوں کے بعد لبوں پہ نام کسی کا آیا ہے

ابن انشاء

سونی راتوں میں سر بستر خواب راحت
بیٹھا رہتا ہے کسی بات پہ گریاں کوئی

ابن انشاء

طوفان کی بات نہیں، طوفان تو آتے جاتے ہیں
تو اک نرم ہوا کا جھونکا، دل کے باغ میں ٹھہرا ہے

ابن انشاء

قیس صاحب کا تو اس غم میں عجب حال ہوا
اپنے رستے میں نہ پڑتا ہو بیاباں کوئی

ابن رحمت

رحمت بڑی الجھن میں ہمیں ڈال گیا ہے
مبہم سے کوئی کرکے نگاہوں سے اشارے

اجمل سراج

قید اندیشہ آئندہ ہوئی جاتی ہے
زندگی خوف سے وابستہ ہوئی جاتی ہے

اجمل نیازی

لے گئیں جانے کہاں گرم ہوائیں ان کو
پھول سے لوگ جو دامن میں صبا رکھتے تھے

احتشام حسین

دشت دیوانوں سے آباد ہوئے جاتے ہیں
اب تو جاگیر کسی قیس کی صحرا بھی نہیں

احسان دانش

اب وہ کسی بساط کی فہرست میں نہیں
جن منچلوں نے جان لگا دی تھی داؤ پر

احسان دانش

بعض اوقات دل کی دنیا بھی
آنکھ کے فیصلوں پہ چلتی ہے

احسان دانش

تھک گیا چاند سو گئے تارے
اب تو آؤ کہ رات ڈھلتی ہے

احسان دانش

تیری نظروں کے فیض سے ان مشکلوں میں ہوں
جن مشکلوں کو تو بھی اب آسان نہ کر سکے

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. 2002-2006

احسان دانش

ٹوٹی نہیں طبقات کی دیوار ابھی تک
ملنا نہ سہی ان سے شناسائی تو ہوئی

احسان دانش

خوب تھا خواب عدم بھی دانش
دل کی دستک نے جگایا ہم کو

احسان دانش

دل بہلنے کا بہانہ ہے وفا کی امید
ورنہ احسان کسی کو نہ کسی کا دیکھا

احسان دانش

زنجیر کی صدا تھی نہ موج شمیم زلف
یہ کیا طلسم ان کے مرے فاصلے میں تھا

احسان دانش

سنتا ہوں سرنگوں تھے فرشتے میرے حضور
میں جانے اپنی ذات کے کس مرحلے میں تھا

احسان دانش

ضبط بھی صبر بھی، امکان میں سب کچھ ہے مگر
پہلے کم بخت میرا دل تو میرا ہو جائے

احسان دانش

گزر چکی ہیں جو احسان ان کی محفل میں
انہی اقرار کی گھڑیوں نے بے قرار کیا

احسان دانش

لا مکاں کے لیے عروس حیات
موت کے بھیس میں نکلتی ہے

احسان دانش

لرز رہے ہیں جس سے جگر کوہساروں کے
اگر وہ لہر یہاں آگئی تو کیا ہوگا

احسان دانش

میں خود پہل کرتا ہوں کہ ادھر سے ہو ابتداء
برسوں گزر گئے ہیں یہ ہی سوچتے ہوئے

احسان دانش

نہ رہنماؤں کی مجلس میں لے چلو مجھ کو
میں بے ادب ہوں ہنسی آگئی تو کیا ہوگا

احسان دانش

نہ نئے رنگ سے روئے نہ ہنسے
کوئی فن بھی تو نہ آیا ہم کو

احسن ہاشمی

زخم ہی زخم ہیں مرے دل و جان
دوست ہی دوست ہیں میرے اطراف

احمد جاوید

کیے ہیں سب کو عطا اس نے عہدہ و منصب
مجھے بھی سینہ خراشی کے کام پر رکھا!

احمد جاوید

گہوارہء سفر میں کھلی ہے ہماری آنکھ
تعمیر اپنے گھر کی ہوئی سنگ میل سے

احمد راہی

کہیں یہ اپنی محبت کی انتہا تو نہیں
بہت دنوں سے تیری یاد بھی نہیں آئی

احمد راہی

وہ داستاں جو تیری دل کشی نے چھیڑی تھی
ہزار بار میری سادگی نے دہرائی

احمد شریف

دنیا کی وسعتوں میں ہم خود ہی کھو گئے
اور جس کی جستجو تھی اس کا پتہ نہیں

احمد عقیل روبی

تو تو کہتا تھا کہ پتھر ہے تیرا دل روبی
اب اندھیروں میں کھڑا اشک بہاتا کیوں ہے

احمد فراز

میں جاں بلب ہوں ترک تعلق کے زہر سے
وہ مطمئن کہ حرف تو اس پر نہ آئے گا

احمد فراز

اپنا یہ حال کہ جی ہار چکے لٹ بھی چکے
اور محبت وہی انداز پرانے مانگے

احمد فراز

اک عمر سے ہوں لذت گریہ سے بھی محروم
اے راحت جاں مجھ کو رلانے کے لئے آ

احمد فراز

پہلے سے مراسم نہ سہی پھر بھی کبھی تو
رسم و رہ دنیا ہی نبھانے کے لئے آ

احمد فراز

تجھے تو میں نے بڑی آرزو سے چاہا تھا
یہ کیا کہ چھوڑ چلا تو بھی اور سب کی طرح

احمد فراز

تو ہنس رہا ہے مجھ پہ میرا حال دیکھ کر
اور پھر میں بھی شریک تیرے قہقہوں میں ہوں

احمد فراز

جو دیئے لے کے نکلتے ہیں فراز
وہ بھی کھا جاتے ہیں ٹھوکر دیکھو

احمد فراز

جو رنجشیں تھیں جو دل میں غبار تھا نہ گیا
کہ اب کی بار گلے مل کے بھی گلہ نہ کیا

احمد فراز

چپ چاپ اپنی آگ میں جلتے رہو فراز
دنیا تو عرض حال سے بے آبرو کرے

احمد فراز

چلی چلے یونہی رسم وفا وشق ستم
کہ تیغ یار و سر دوستاں سلامت ہے

احمد فراز

دل یہ کہتا ہے کہ شائد ہو فسردہ تو بھی
دل کی کیا بات کریں دل تو ہے ناداں جاناں

احمد فراز

فضا اداس ہے رت مضمحل ہے میں چپ ہوں
جو ہو سکے تو چلا آ کسی کی خاطر تو

احمد فراز

گرفتہ دل تھے مگر حوصلہ نہ ہارا تھا
گرفتہ دل ہیں مگر حوصلے بھی اب کے گئے

احمد فراز

گو دکھی دل کو بہت ہم نے بچایا پھر بھی
جس جگہ زخم ہو واں چوٹ سدا لگتی ہے

احمد فراز

میں تیرا نام نہ لوں پھر بھی لوگ پہچانیں
کہ آپ اپنا تعارف ہوا بہار کی ہے

احمد فراز

نگار یار کا کیا ہے ،ہوئی ، ہوئی نہ ہوئی
یہ دل کا درد ہے پیارے، گیا گیا، نہ گیا

احمد فراز

ہم اپنے زعم میں خوش تھے کہ اس کو بھول چکے
مگر گماں تھا یہ بھی قیاس تھا وہ بھی

WWW.IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. 2002-2006

احمد فراز

برسوں بعد فراز کو دیکھا اس کا حال احوال نہ پوچھ
شعر وہی دل والوں جیسے شغل وہی بجاروں جیسا

احمد فراز

بعض اوقات بہ مجبوری دل
ہم تو کیا آپ بھی روئے ہونگے

احمد فراز

پہلے بھی روئے ہیں مگر اب کے وہ کرب ہے
آنسو کبھی بھی آنکھوں میں جیسے نہیں آئے

احمد فراز

پہلے بھی لوگ آئے کتنے ہی زندگی میں
وہ ہر طرح سے لیکن اوروں سے تھا جدا سا

احمد فراز

پہلے پہل کا عشق ابھی یاد ہے فراز
دل خود یہ چاہتا تھا کہ رسوائیاں بھی ہوں

احمد فراز

پہنچ گئے سر منزل، بخوبی قسمت
مگر وہ لطف کہاں ساتھ چلنے کا

احمد فراز

پھٹی پھٹی سی آنکھوں سے یوں نہ دیکھ مجھے
تجھے تلاش ہے جس شخص کی وہ مر بھی گیا

احمد فراز

پھر بو رہا ہوں آج انہی ساحلوں پہ پھول
پھر جیسے موج میں یہ سمندر نہ آئے گا

احمد فراز

پھر تو نے چھیڑ دی ہے گئی ساعتوں کی بات
وہ گفتگو نہ کر کہ تجھے بھی ملال ہو

احمد فراز

تجھ کو دیکھا ہے تو اب سوچتے ہیں
تجھ سے ملنے کا سبب کیا ہوگا

احمد فراز

تجھ کو کہاں چھپائیں کہ دل پر گرفت ہو
آنکھوں کا کیا کریں کہ وہی خواب دیکھنا

احمد فراز

تم بھی خفا ہو، لوگ بھی برہم ہیں دوستوں
اب ہو چلا یقین برے ہم ہی دوستو

احمد فراز

تنہائی میں رہتے ہیں کہ یوں دل کو سکون ہو
یہ چوٹ کسی صاحب محفل سے لگی تھی

احمد فراز

تو اگر چاہے تو ہم ایک دوسرے چھوڑ کر
اپنے اپنے بے وفاؤں کے لئے روتے رہیں

احمد فراز

تیرے ہوتے ہوئے آجاتی تھی ساری دنیا
آج تنہا ہوں تو کوئی نہیں آنے والا

احمد فراز

ٹھہرو ذرا کہ مرگ تمنا سے پیشتر
اپنی رفاقتوں کو پلٹ کر بھی دیکھ لیں

احمد فراز

جب تلک دور ہے تو تیری پرستش کر لیں
ہم جسے چھو نہ سکیں اس کو خدا کہتے ہیں

احمد فراز

جدائیوں کے زمانے پھر آگئے شاید
کہ دل ابھی سے کسی کو صدائیں دیتا ہے

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

احمد فراز

دو گھڑی اس سے رہو دور تو یوں لگتا ہے
جس طرح سایہ دیوار سے دیوار جدا

احمد فراز

دو گھڑی اس سے رہو دور تو یہ لگتا ہے
جس طرح سائے دیوار سے دیوار جدا

احمد فراز

ڈھونڈتا پھرتا ہوں لوگوں میں شباہت اس کی
کہ وہ خوابوں میں لگتی ہے خیالوں جیسی

احمد فراز

ڈھونڈھ اجڑے ہوئے لوگوں میں وفا کے موتی
یہ خزانے تجھے ممکن ہے خوابوں میں ملیں

احمد فراز

ذرا سی بات پہ دامن چھڑا لیا ہم سے
تمام عمر کی وابستگی کو بھول گئے

احمد فراز

ذکر اس کا ہی سہی بزم میں بیٹھے رہو فراز
درد کیسا ہی اٹھے ہاتھ نہ دل پر رکھنا

احمد فراز

راستے بھر کی رفاقت بھی بہت ہے جان من
ورنہ منزل پر پہنچ کر کون کس کا آشنا

احمد فراز

راہ میں لٹ کے بیٹھنے والو
اب کسی کو نہ ہم سفر کہنا

احمد فراز

رت جگے خواب پریشاں سے کہیں بہتر ہیں
لرز اٹھتا ہوں اگر آنکھ ذرا لگتی ہے

احمد فراز

رفتہ رفتہ یہ ہی زنداں میں بدل جاتے ہیں
اب کسی شہر کی بنیاد نہ ڈالی جائے

احمد فراز

رنجش ہی سہی، دل ہی دکھانے کے لئے آ
آ پھر سے مجھے چھوڑ کے جانے کے لئے آ

احمد فراز

رو پڑا ہوں تو کوئی بات ہی ایسی ہوگی
میں کہ واقف تھا تیرے ہجر کے آداب سے بھی

احمد فراز

زخم جتنے بھی تھے سب منسوب قاتل سے ہوئے
تیرے ہاتھوں کے نشاں اے چارہ گر دیکھے گا کون

احمد فراز

زخموں سے بدن گلزار سہی، پر ان کے شکستہ تیر گنو
خود ترکش والے کہہ دیں گے یہ بازی کس نے ہاری ہے

احمد فراز

زنجیر کٹ گئی کہ کوئی دوست کٹ گیا
کچھ تو کہو یہ کیسی صدا آئی دوستو

احمد فراز

زندگی تیری عطا تھی سو تیرے نام کی ہے
ہم نے جیسے بھی بسر کی تیرا احسان جاناں

احمد فراز

زندگی تیری عطا ہے تو یہ جانے والا
تیری بخشش تیری دہلیز پہ دھر جائے گا

احمد فراز

زندگی ہم تیرے داغوں سے رہے شرمندہ
اور تو ہے کہ سدا آئینہ خانے مانگے

احمد فراز

زیست وہ جنس گراں ہے کہ فراز
موت کے مول بھی سستی ہے یہاں

احمد فراز

سادہ دل چارہ گروں کو نہیں معلوم فراز
بعض اوقات دلاسا بھی بلا ہوتا ہے

احمد فراز

سلوٹیں ہیں میرے چہرے پہ حیرت کیوں
زندگی نے مجھے کچھ تم سے زیادہ پہنا

احمد فراز

صحرائے زندگی میں کوئی دوسرا نہ تھا
سنتے رہے ہیں آپ ہی اپنی صدائیں ہم

احمد فراز

ضبط غم نے اب تو پتھر کر دیا ورنہ فراز
دیکھتا کوئی کہ دل کے زخم جب آنکھوں میں تھے

احمد فراز

ضبط لازم ہے مگر دکھ ہے قیامت کا فراز
ظالم اب کے بھی نہ روئے گا تو مر جائے گا

احمد فراز

طعنہ زن تھا ہر کوئی ہم پہ دل ناداں سمیت
ہم نے چھوڑا شہر رسوائی در جاناں سمیت

احمد فراز

عشق میں سر پھوڑنا بھی کیا کہ یہ بے مہر لوگ
جوئے خوں کو نام دے دیتے ہیں جوئے شیر کا

احمد فراز

عمر گزری ہے سجاتے ہوئے بام و در کو
اس تمنا پہ کہ وہ جان بہار آئے گی

احمد فراز

فراز اس نے وفا کی کہ بے وفائی کی
جوابدہ تو ہمیں ہیں سوال جو بھی ہو

احمد فراز

فراز آج شکستہ پڑا ہوں بُت کی طرح
میں دیوتا تھا کبھی ایک دیوداسی کا

احمد فراز

فراز تو نے اسے مشکلوں میں ڈال دیا
زمانہ صاحب زر اور صرف شاعر تو!

احمد فراز

فراز دل کو نگاہوں سے اختلاف رہا
وگرنہ شہر میں ہم شکل صورتیں تھیں بہت

احمد فراز

فراز راحت جاں بھی وہی ہے کیا کیجیے
وہ جس کے ہاتھ سے سینہ فگار اپنا ہے

احمد فراز

فراز ! ترک تعلق تو خیر کیا ہوگا
یہی بہت ہے کہ کم کم ملا کرو اس سے

احمد فراز

فراز ! کس کے ستم کا گلہ کریں کسی سے
کہ بے نیاز ہوئی خلق بھی خدا کی طرح

احمد فراز

کرے گا کون تری بے وفائیوں کا گلہ
یہی ہے رسم زمانہ تو ہم بھی اب کے گئے

احمد فراز

گر مئے نہیں تو زہر ہی لاؤ کہ اس طرح
شاید کوئی نجات کا رستہ دکھائی دے

احمد فراز

گزرا ہوں جس طرف سے بھی پتھر لگے مجھے
ایسے بھی کیا تھے لعل و جواہر لگے مجھے

احمد فراز

گلہ نہ کر دل ویراں کی ناسپاسی کا
ترا کرم ہی سبب بن گیا اداسی کا

احمد فراز

گو ترک تعلق تھا مگر جاں پہ بنی تھی
مرتے جو تجھے یاد نہ کرتے کوئی دن اور

احمد فراز

لب و دھن بھی ملا، گفتگو کا فن بھی ملا
مگر جو دل پہ گزرتی ہے کہہ سکوں بھی نہیں

احمد فراز

لٹ کے بھی خوش ہوں کہ اشکوں سے بھرا ہے دامن
دیکھ غرت گر دل، یہ بھی خزانے میرے

احمد فراز

لو ہو چکی شفا کہ مداوائے درد دل
اب تیری دسترس سے بھی باہر لگے مجھے

احمد فراز

مجھے وفا کی طلب ہے مگر ہر اک سے نہیں
کوئی ملے مگر اس یار بے وفا کی طرح

احمد فراز

مدتوں بعد بھی یہ عالم ہے
آج ہی تو جدا ہوا ہو جیسے

احمد فراز

منتظر کس کا ہوں ٹوٹی ہوی دہلیز پہ میں
کون آئے گا یہاں ،کون ہے آنے والا

احمد فراز

منصف ہو اگر تم تو کب انصاف کرو گے
مجرم ہیں اگر ہم تو سزا کیوں نہیں دیتے

احمد فراز

میری قسمت کی لکیریں میرے ہاتھ میں نہ تھیں
تیرے ماتھے پہ کوئی میرا مقدر دیکھتا

احمد فراز

میرے تمام دوست اجنبی رفاقتوں میں گم
مری نظر میں تیرے خدوخال تیرے خواب تھے

www.IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. 2002-2006

احمد فراز

میں تجھے کھو کر بھی زندہ ہوں یہ دیکھا تو نے
کس قدر حوصلہ ہارے ہوئے انسان میں ہے

احمد فراز

میں تیرا نام نہ لوں پھر بھی لوگ پہچانیں
کہ آپ اپنا تعارف ہوا بہار کی ہے

احمد فراز

میں رات ٹوٹ کے رویا تو چین سے سویا
کہ دل کا زہر میری چشم تر سے نکلا

احمد فراز

میں کیا کروں میرے قاتل نہ چاہنے پر بھی
ترے لیے میرے دل سے دعا نکلتی ہے

احمد فراز

نا مرادی کی تھکن سے جسم پتھر ہوگیا
اب سکت کیسی دل ویراں ذرا آہستہ چل

احمد فراز

نہ جانے کب کا پہنچ بھی چکا سر منزل
وہ شخص جس کا ہمیں انتظار راہ میں ہے

احمد فراز

نہ جانے کب کا پہنچ بھی چکا سر منزل
وہ شخص جس کا ہمیں انتظار راہ میں ہے

احمد فراز

نہ جانے کیوں میری آنکھیں برسنے لگتی ہیں
جو سچ کہوں تو کچھ ایسا اداس ہوں بھی نہیں

احمد فراز

وہ جس گھمنڈ سے بچھڑا، گلہ تو اس کا ہے
کہ ساری بات محبت میں رکھ رکھاؤ کی تھی

احمد فراز

وہ زندگی ہو کہ دنیا کیا کیجیے
کہ جس سے عشق کرو بے وفا نکلتی ہے

احمد فراز

وہ مجھ سے پیار نہ کرتا تو اور کیا کرتا
کہ دشمنی میں بھی شدت اسی لگاؤ کی تھی

احمد فراز

وہ مدتوں کی جدائی کے بعد ہم سے ملا!
تو اس طرح سے کہ اب ہم گریز کرنے لگے

احمد فراز

ہجر کے ماروں کی خوش فہمی! جاگ رہے ہیں پہروں سے
جیسے یوں شب کٹ جائے گی جیسے تم آ جاؤ گے

احمد فراز

ہر آشنا میں کہاں خوئے محرمانہ وہ
کہ بے وفا تھا مگر دوست تھا پرانا وہ

احمد فراز

ہر کوئی ہم سے ملا عمر گریزاں کی طرح
وہ تو جس دل سے بھی گزرا گھر کر آیا

احمد فراز

ہم بھرے شہروں میں بھی تنہا ہیں جانے کس طرح
لوگ ویرانوں میں کر لیتے ہیں پیدا آشنا

احمد فراز

ہم تیرے لطف سے نادم ہیں کہ اکثر اوقات
دل کسی اور کی باتوں سے دکھا ہوتا ہے

احمد فراز

ہم چراغ شب ہی جب ٹھہرے تو پھر کیا سوچنا
رات تھی کس کا مقدر اور سحر دیکھے گا کون

احمد فراز

ہم کہ روٹھی ہوئی رت کو بھی منا لیتے ہیں
ہم نے دیکھا ہی نہیں موسم ہجراں جاناں

احمد فراز

ہمیں نے ترک تعلق میں پہل کی کہ فراز
وہ چاہتا تھا مگر حوصلہ نہ تھا اس کا

احمد فراز

ہنسی خوشی بچھڑ جا اگر بچھڑنا ہے!
یہ ہر مقام پہ کیا سوچتا ہے آخر تو

احمد فراز

ہوا ہے تجھ سے بچھڑنے کے بعد اب معلوم
کہ تو نہیں تھا تیرے ساتھ ایک دنیا تھی

احمد فراز

ہونٹ سل جائیں مگر جراتء اظہار ہے
دل کی آواز کو مدہم نہ کرو دیوانو

احمد فراز

ہے دل کی موت عہد وفا کی شکستگی
پھر بھی جو کوئی ترک محبت کرے کرے

احمد فراز

یوں پھر رہا ہے کانچ کا پیکر لیے ہوئے
غافل کو یہ گماں ہے کہ پتھر نہ آئے گا

احمد فراز

یہ ہی دل تھا کہ ترستا تھا مراسم کے لیے
اب یہ ہی ترک تعلق کے بہانے مانگے

احمد مشتاق

سب پھول دروازوں میں تھے سب رنگ آوازوں میں تھے
اک شہر دیکھا تھا کبھی اس شہر کی کیا بات تھی

احمد مشتاق

سنتے رہتے تھے کہ یوں ہوگا وہ ایسا ہوگا
لیکن اس کو تو کسی اور طرح کا دیکھا

احمد ندیم قاسمی

بہار کتنی ہی بے رنگ ہو بہار تو ہے
جو گل نہیں تو کوئی زخم ہی کھلا ہوگا

احمد ندیم قاسمی

بہت مشکل ہے ترک عاشقی کا درد سہنا بھی
بجا دشوار ہے لیکن محبت کرتے رہنا بھی

احمد ندیم قاسمی

پورے قد سے میں کھڑا ہوں تو یہ تیرا کرم ہے
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا

احمد ندیم قاسمی

پیاس کیا بجھتی کہ صحرا کا تھا منظر سامنے
دھوپ اتنی تیز نکلی، رنگ دریا جل گیا

احمد ندیم قاسمی

ٹوٹا تو کتنے آئینہ خانوں پہ زد پڑی
اٹکا ہوا گلے میں جو پتھر صدا کا تھا

احمد ندیم قاسمی

ٹھن جائے کس بلا کی ،یزداں،و اہرمن میں
انسان اگر کسی دن ہٹ جا ئے درمیاں سے

احمد ندیم قاسمی

جو برائی تھی میرے نام سے منسوب ہوئی
دوستو کتنا برا تھا میرا اچھا ہونا

احمد ندیم قاسمی

چارہ سازوں سے الگ ہے میرا معیار کہ میں
زخم کھاؤں گا تو کچھ اور سنور جاؤں گا

احمد ندیم قاسمی

چھپ چھپ کے روؤں اور سر انجمن ہنسوں
مجھ کو یہ مشورہ میرے درد آشنا کا ہے

احمد ندیم قاسمی

حوصلہ تجھ کو نہ تھا مجھ سے جدا ہونے کا
ورنہ کاجل تیری آنکھوں میں نہ پھیلا ہوتا

احمد ندیم قاسمی

حیرت ہے اس نے اپنی پرستش ہی کیوں نہ کی
جب آدمی کو پہلے پہل آئینہ ملا

احمد ندیم قاسمی

ذکر اک روز پلٹنے کا کیا تھا تم نے
اک دیا دل کے اندھروں میں جلا رکھا ہے

احمد ندیم قاسمی

ذہن چھلنی جو کیا ہے تو یہ مجبوری ہے
جتنے کانٹے ہیں وہ تلووں میں پروئیں کیسے

احمد ندیم قاسمی

رگوں میں خون کی گرمی کا معجزہ ہے تمام
وگرنہ آدمی پتھر سے مختلف تو نہ تھا

احمد ندیم قاسمی

زندگی شمع کی مانند جلاتا ہوں ندیم
بجھ تو جاؤں گا مگر صبح تو کر جاؤں گا

احمد ندیم قاسمی

زندگی شمع کی مانند جلاتا ہوں ندیم
بجھ تو جاؤں گامگر صبح تو کر جاؤں گا

احمد ندیم قاسمی

زینت حلقہء آغوش بنو
دور بیٹھو گے تو چرچا ہو گا

احمد ندیم قاسمی

ساری دنیا ہمیں پہچانتی ہے
کوئی ہم سا بھی نہ تنہا ہو گا

احمد ندیم قاسمی

صبر کیوں دلاتے ہوضبط کیوں سکھاتے ہو
مجھ کو کتنی صدیوں سے یہ سبق ازبر یاد ہیں

احمد ندیم قاسمی

صرف اس شوق سے پوچھی ہیں ہزاروں باتیں
میں تیرا حسن ہترے حسن بیاں تک دیکھوں

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. 2003-2006

احمد ندیم قاسمی

ضمیر زندہ نہیں آفتاب حشر سے کم
کہ بیچ کے دھوپ سے اب جل رہا ہوں چھاؤں میں

احمد ندیم قاسمی

ظلم یہ ہے کہ ہے یکتا تیری بیگانہ روی
لطف یہ ہے کہ میں اب تک تجھے اپنا سمجھوں

احمد ندیم قاسمی

عشق کا کھیل بھی ہے دوسرے کھیلوں جیسا
مات کا جن میں نہیں حوصلہ کھیلے کیوں ہے

احمد ندیم قاسمی

عمر بھر روئے فقط اس دھن میں
رات بھیگی تو اجالا ہوگا

احمد ندیم قاسمی

قدم قدم پہ اگر رک رہے ہیں دشت ہم
تو کیا کریں کہ تعارف ہے خار خار کے ساتھ

احمد ندیم قاسمی

کس توقع پہ کسی کو دیکھیں
کوئی تم سے بھی حسین کیا ہوگا

احمد ندیم قاسمی

لب خاموش سے افشا ہو گا
راز ہر رنگ میں رسوا ہو گا

احمد ندیم قاسمی

لفظوں سے ان کو پیار ہے مفہوم سے مجھے
وہ گل کہیں جسے میں ترا نقش پا کہوں

احمد ندیم قاسمی

محبت ایک سمندر ہے وہ بھی اتنا بسیط
کہ اس میں کوئی تصور نہیں کنارے کا

احمد ندیم قاسمی

موت آئے گی کہ تو آئے گا، کچھ ہوگا ضرور
ہجر کی شب چاند کا چہرہ کبھی ایسا نہ تھا

احمد ندیم قاسمی

میں تو اس وقت سے ڈرتا ہوں کہ وہ پوچھ نہ لے
یہ اگر ضبط کا آنسو ہے تو ٹپکا کیسے

احمد ندیم قاسمی

نہ ملے زہر تو اپنا ہی لہو پیتے ہیں
جام خالی نہیں رہتے کبھی سقراطوں کے

احمد ندیم

پوچھ بیٹھا ہوں تجھ سے تیرے کوچے کا پتہ
تیرے حالات نے کیسی میری صورت کر دی

احمد ہمدانی

سادگی سے ہم نے سمجھا تھا،ہمارا ذکر ہے
تذکرے کچھ اور ہی ان کی بیا ن میں آئے تھے

احمد ہمدانی

صورتیں کیا کیا دل آئینہ گر میں بس گئیں
ہم سے بے صورت بھی تو بزم جہاں میں آئے تھے

احمد ہمدانی

عجیب وحشتیں حصے میں اپنے آئی ہیں
کہ تیرے گھر بھی پہنچ کر سکوں نہ پائیں ہم

احمد ہمدانی

عمر کاٹی ہے گھنی چھاؤں میں زلفوں کی بہت
آؤ اب رنج کی دہلیز پہ سجدے کچھ سال

احمد ہمدانی

کیوں ہمارے سانس بھی ہوتے ہیں لوگوں پر گراں
ہم بھی تو اک عمر لے کر اس جہاں میں آئے تھے

احمد شریف

جل جل کے بجھ گئے ہیں آفاق کے ستارے
لیکن دیا وفا کا اب تک بجھا نہیں

اختر انصاری اکبر آبادی

صنم کدہ ہے کہ اک محفل خداونداں
بہت خفا ہوا وہ بت جسے خدا نہ کہا

اختر انصاری اکبر آبادی

لحاظ وضعداری میں کبھی ممکن نہ ہو شاید
تمہارا دو قدم آنا ہمارا دو قدم جانا

اختر انصاری

عذار گل کی دہک سے جلا کے ہونٹوں کو
لگی دلوں کی بجھاؤ بہار کے دن ہیں

اختر انصاری

لچک رہی ہے وفور ثمر سے شاخ حیات
یہ بار ہنس کے اٹھاؤ بہار کے دن ہیں

اختر حسین شیخ

چوٹ کھانے کا بڑا شوق تھا تم کو اختر
درد مہکا ہے تو اب شور مچاتے کیوں ہو

اختر حسین

زباں پہ حرف شکایت !نہ آہ سینے میں
محبتوں کو نبھایا بڑے قرینے سے

اختر شیروانی

عظمت گریہ کو کوتاہ نظر کیا سمجھیں
اشک گر اشک نہ ہوتا تو ستارہ ہوتا

اختر شیرانی

جس دن سے ملے ہیں دونوں کا سب چین گیا آرام گیا
چہروں سے بہار صبح گئی،آنکھوں سے فروغ شام گیا

اختر ہوشیار پوری

ٹوٹے ہوئے مکاں ہیں مگر چاند سے مکین
اس شہر آرزو میں اک ایسی گلی بھی ہے

اختر ہوشیار پوری

چاندنی سے بھی سلگ اٹھتا ہے ویرانہ جاناں
یہ اگر جانتے سورج ہی کو چاہا ہوتا

اختر ہوشیار پوری

ڈوب کر جس میں اپنی تھاہ ملی
لمحہ وہی بھنور ہے یہاں

اختر ہوشیار پوری

زندگی خواب پریشاں ہے بہار ایک خیال
ان کو ملنے سے بہت پہلے یہ ہی سوچا تھا

اختر ہوشیار پوری

طوفان ابر و باد سے ہر سو نمی بھی ہے
پیڑو ں کے ٹوٹنے کا سماں دیدنی بھی ہے

اختر انصاری

جب سے منہ کو لگ گئی اختر محبت کی شراب
بے پئے آٹھوں پہر مدہوش رہنا آ گیا

ادا جعفری

بدلے تو نہیں ہیں وہی آنکھوں کے قرینے
آنکھوں کی جلن دل کی چبھن اب بھی وہی ہے

ادا جعفری

تم پاس نہیں ہو تو عجب حال ہے دل کا
یو ں جیسے میں کچھ رکھ کے کہیں بھول گئی ہوں

ادا جعفری

حسرت کی پناہ گاہوں میں
کیا ٹھکانے ہیں سر چھپانے کو

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

ادا جعفری

گھبرا کے تیرا غم بھی ہمیں چھوڑ نہ جائے
اس راہ میں بن جاتے ہیں اپنے بھی پرائے

ادا جعفری

لفظوں کے تراشیدہ صنم چپ تو نہیں ہیں
لہجے کی درخشندہ کرن اب بھی وہ ہی ہے

ادا جعفری

ہاتھ کانٹوں سے کر لیے زخمی
پھول بالوں میں اک سجانے کو

ادا جعفری

ہر لفظ دل کی آرزو ہر چہرہ آئینہ لگے
ہم خوش یقین اتنے ہمیں ہر خواب سچا لگے

ادا جعفری

حیران ہیں لب بستہ ہیں دل گیر ہیں غنچے
خوشبو کی زبانی تیرا پیغام ہی آئے

ارشد کاکوروی

نہ ہنسنے دے نہ رونے دے، نہ جینے دے نہ مرنے دے
اسی کو اصلاحاً ہم زمانہ کہتے آئے ہیں

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. 2002-2006

ارشد کا کورو ہی

چھوٹتی ہوئی منزل،ٹوٹتے ہوئے تارے، ڈوبتا ہوا سورج
آپ نے نہیں جانا ،آپ نے نہیں سمجھا آپ نے نہیں دیکھا

ارشد لطیف

جو زہر تھا تو اسے زہر ہی کہا ہم نے
یہ اور بات ہے کہ پھر اس کو پی لیا ہم نے

ارشد لطیف

گھنے درخت کا سایہ تلاش کرتے ہیں
یہ بھول جاتے ہیں شاخوں سے کیا کیا ہم نے

ارشد ملتانی

ہمارے نام سے ہونگی روائتیں زندہ
ہمارے حصے میں پرچم وفا کے آئے ہیں

از ہر درانی

گھومتا ہے خیال کا طائر
تیری خاطر فلک فلک تنہا

از ہر درانی

چاند تاروں سے کہ گیا سورج
تھک گیا ہوں چمک چمک تنہا

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. 2002-2006

اسحاق

ثبوت عشق میں چاک گریباں مانگنے والو
کبھی کھلنے سے پہلے پھول کچھ مرجھا بھی جاتے ہیں

اسد اللہ خاں غالب

پھر بھی تیرے وعدے پہ مجھے اعتبار ہے
جاتا ہوں روز وعدہ فردا لیے ہوئے

اسد بدایونی

سجاتا رہتا ہوں کاغذ کے پھول پیڑوں پر
میں تتلیوں کو پریشان کرتا رہتا ہوں

اسد بدایونی

گھرے سمندروں سے شکایت نہیں کوئی
دل جس میں ڈوبتا ہے وہ گرداب اور ہے

اسد حسین ازل

روشنی آنکھوں سے دل سے ولولے، چہرے سے رنگ
لے گئی سب کچھ اڑا کے غم کی وہ اندھی چلی

اسد حسین ازل

زہے نصیب کہ ہم جب چمن میں آئے ہیں
خزاں نے ہاتھ بڑھایا ہے دوستی کے لئے

اسد حسین ازل

گو رنج بھی بتوں نے دیے ہیں کبھی کبھی
یارب تیرا جہاں کوئی اتنا برا نہ تھا

اسد حسین ازل

ہم تجھ سے الگ رہ کے بھی رہتے ہیں تیرے پاس
ہوتے ہیں تیری بزم میں ہوتے ہیں جہاں بھی

اسد حسین ازل

ہے تجھ کو گلہ میرے خیالات سے اب تک
میں بھی تیرے حالات سے شاکی تو رہا ہوں

اسرار اکبر آبادی

رک جائیں جو کچھ دیر تو ہم بیٹھ کے دم لیں
بدلے ہی چلے جاتے ہیں حالات مسلسل

اسرار الحق مجاز

زمانے سے آگے تو بڑھیئے مجاز
زمانے کو آگے بڑھانا بھی ہے

اسرار زیدی

خلقت پہ سادگی کا میں الزام کیا دھروں
جتنے شگاف تھے میری دانائیوں میں تھے

اسرار زیدی

سلگ رہا ہوں خود اپنی ہی آگ میں کب سے
یہ مشغلہ تو میرے درد کی اساس نہ تھا

اسرار زیدی

کچھ خواب تھے جو ایک سے چہرے کا عکس تھے
کچھ شعبدے بھی اس کی مسیحائیوں کے تھے

اسرار زیدی

یہ سال طول مسافت سے چور چور گیا
یہ ایک سال تو گزرا ہے اک صدی کی طرح

اسرار الحق مجاز

ٹھکرا دیئے ہیں عقل و خرد کے صنم کدے
گھبرا چکے ہیں کشمکش امتحا ن سے ہم

اسعد بدایونی

خزاں نے مجھ کو بھی قربت سے ہمکنار کیا
کہ زرد ہوگئے پتے بھی میری آنکھیں بھی

اسعد بدایونی

غیروں کو کیا پڑی ہے کہ رسوا کریں مجھے
ان سازشوں میں ہاتھ کسی آشنا کا ہے

اسلم انصاری

اک زندگی گزیدہ سے یہ دشمنی نہ کر
اے دوست مجھ کو عمر ابد کی دعا نہ دے

اسلم انصاری

تو خواب تھا تو مجھے نیند سے جگایا کیوں
تو وہم تھا تو میرے ساتھ کیوں نہ چلا

اسلم انصاری

خفا نہ ہو کہ تیرا حسن ہی کچھ ایسا تھا
میں تجھ سے پیار نہ کرتا تو اور کیا کرتا

اسلم انصاری

خود بھی گم ہوگئے ہم اپنی صداوں کی طرح
دشت فرقت میں تجھے یوں نہ پکارا ہوتا

اسلم انصاری

فر صت شوق نہ دی کرب وفا نے ورنہ
کوئی اعجاز تو ہم نے بھی دکھایا ہوتا

اسلم انصاری

گل کر نہ دے چراغ وفا ہجر کی ہوا
طول شب الم مجھے پتھر نہ بنا دے

اسلم کولسری

دل کی اجڑی اداس بستی میں
چاہتے تھے کئی مکیں رہنا

اسلم کولسری

صرف میرے لیے نہیں رہنا
تم میرے بعد بھی حسین رہنا

اسلم کولسری

غلط کہ کوئی شریک سفر نہیں اسلم
سلگتے عکس ہیں جلتے ہوئے اشارے ہیں

اسلم کولسری

نہیں کہ عرصہء گرداب ہی غنیمت تھا
مگر یقین تو دلاؤ یہ ہی کنارے ہیں

اشرف شعاع

جاتے جاتے گلدانوں کو سونپ گیا
موسم وعدوں کا سرمایا آخر

اشرف شعاع

کافی پیتے پیتے سردی چونک پڑی
کمرے میں یہ دل گھبرایا آخر کیوں

Iqbal CyberLibrary.Net All rights reserved. 2006

اصغر یگانہ

مخلص ہوں میں دشمن پہ بھی کرتا ہوں بھروسہ
تا عمر مجھے جینے کے آداب نہ آئے

اطہر نفیس

خنجر سی زبان کا زخم کھا کے
مرہم سی نظر نہ مل سکے گی

اطہر نفیس

راہ وفا میں جان دینا ہی پیشر وَ وں کا شیوہ تھا
ہم نے جب سے جینا سیکھا ،جینا کار مثال ہوا

اظہار رامپوری

تمہاری دوستی کو دیکھ کر سب رشک کرتے ہیں
جو بس چلتا تو دنیا چھین لیتی زندگی میری

اظہر عنایتی

آج کا دن بھی درو بام کو تکتے گزرا
آج کی رات بھی آنکھوں میں گنوا دی جائے

اظہر عنایتی

ذہانتوں کو کہاں وقت خوں بہانے کا
ہمارے شہر میں کردار قتل ہوتے ہیں

اظہر عنایتی

عجب سنجیدگی تھی شہر بھر میں
کہ پاگل بھی کوئی تنہا نہیں تھا

اظہر عنایتی

فضا میں ہم ہی بناتے ہیں آگ کے منظر
سندروں میں ہی کشتیاں ڈبوتے ہیں

اعتبار ساجد

طاق شب میں جلے جس قدر جل سکے
کیا ضروری تھا ہم بھی سحر دیکھتے

اعتبار ساجد

بچھڑا ہوں قافلے سے الگ ہے یہ المیہ
اب سوچنا ہے کیسے کٹے شام دشت میں

اعتبار ساجد

تمہارے بعد مرے زخم نارسائی کو
نہ ہو نصیب کوئی چارہ گر دعا کرنا

اعتبار ساجد

جب کوئی پھول گرا جب کوئی پتہ ٹوٹا
تجھ سے پت جھڑ میں بچھڑنے کا سماں یاد آیا

اعتبار ساجد

جی یہ چاہے جذب کر لوں میں رگ و پے میں اسے
بے سبب اکثر وہ مجھ کو اس قدر پیارا لگے

اعتبار ساجد

چہک رہا تھا جو بے برگ وبار شاخوں سے
اڑا دیا دیار خزاں سے وہ اک پرندہ بھی

اعتبار ساجد

چھوڑ آئے گی پھر دشت و بیاباں میں اکیلا
خوشبو کی رفاقت تمہیں کچھ بھی نہیں دے گی

اعتبار ساجد

خزاں نہ آئے میرے صحن درد میں ساجد
گلاب زخم طلب کا نکھار زندہ رہے

اعتبار ساجد

رقص پرور فضا میں اکیلا تھا میں
لوگ کیوں میرا زخم جگر دیکھتے

اعتبار ساجد

زندگی ہم نے اندھیروں میں بسر کی ساجد
اس پہ تہمت ہے کہ سورج کے پرستار ہوئے

اعتبار ساجد

طاری ہے تمناؤں پہ سکرات کا عالم
ہر سانس رفاقت کی تمنائی تو اب ہے

اعتبار ساجد

عمر بھر کی تشنگی جس کی رفاقت میں ملی
ایسی اک شاداب ہستی بھی محبت میں ملی

اعتبار ساجد

گاہے گاہے کوئی زنجیر چھنک اٹھتی ہے
ورنہ اخبار ہیں خاموش رسالے چپ ہیں

اعتبار ساجد

ہجر کا دکھ بھی کڑا دکھ ہے مگر اس کے سوا
دل نے جھیلے ہیں جس عنوان سے غم کیوں نہ لکھیں

افتخار نسیم

تمام عمر کٹے گی یونہی سرابوں میں
وہ سامنے بھی نہ ہوگا نظر بھی آئے گا

افتخار نسیم

رچی ہے میرے بدن میں تمام دن کی تھکن
ابھی تو رات کا لمبا سفر بھی آئے گا

افتخار نسیم

نام بھی جس کا زباں پر تھا دعاؤں کی طرح
وہ مجھے ملتا رہا ناآشناؤں کی طرح

افضل پرویز

صدا سر پھوڑ کے آئے گی واپس
ہی ہی چابک سہوں آہستہ بولو

افضل منہاس

رات بھر خوف سے چیخے تھے سحر کی خاطر
صبح دم خود کو بکھرتے ہوئے در پر دیکھا

افضل منہاس

زندگی اتنی پریشان ہے سوچا بھی نہ تھا
اس کے اطراف میں شعلوں کا سمندر دیکھا

افضل منہاس

سوچ کا پیڑ جواں ہو کے بنا ایسا رفیق
ذہن کے قد نے اسے اپنے برابر دیکھا

افضل منہاس

گر پڑا تُو آخری زینے کو چھو کر کس لیے
آ گیا پھر آسماں سے زمیں پر کس لیے

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. 2006

افضل منہاس

یہ بھی شاید زندگی کی اک ادا ہے دوستو
جس کو ساتھی مل گیا وہ اور تنہا ہو گیا

افضل

ہم دل کے آئینے کی حفاظت نہ کر سکے
پتھر برس پڑے ہیں کبھی ٹکرا گئے ہیں لوگ

اقبال راہی

زندگی بھر ساتھ دینے کی قسم کھاؤ نہ
میں نے سایوں کو بھی دیکھا ہے جدا ہوتے ہوئے

اقبال ساجد

راس آئے مجھے مرجھائے ہوئے زرد گلاب
غم کا پر تو میرے چہرے کی بحالی نکلا

اقبال ساجد

صورت تو بھول بیٹھا ہوں آواز یاد ہے
اک عمر اور ذہن گرانی میں آئے گا

اقبال سعدی

دیکھا تجھے تو بڑھ گئیں اس دل کی دھڑکنیں
کیا تیرا دل بھی زور سے دھڑکا ہے سچ بتا

اقبال عظیم

گلشن سے دور دور، بہاروں سے دور دور
جینا پڑا تمام سہاروں سے دور دور

اقبال عظیم

بھر جائے گا یہ زخم بھی کیوں فکر مند ہو
گہرا تو ہے ضرور مگر زخم ہی تو ہے

اقبال عظیم

تمہاری یاد میری زندگی ہے یہ تسلیم
مگر میں چاہوں تو تم کو بھلا بھی سکتا ہوں

اقبال عظیم

حد سے بڑھ کر محبت مناسب نہیں اس میں اندیشہ بدگمانی بھی ہے
دشمنوں سے تعلق تو ہے ہی غلط دوستوں میں بھی کچھ فاصلہ چاہئے

اقبال عظیم

زلفوں کو دام، آنکھوں کو جادو، لبوں کو پھول
اور آدمی کو چاند کا ٹکڑا نہیں کہا

اقبال عظیم

فی الحال دشمنوں کی ضرورت نہیں ہمیں
کافی ہیں دوستوں کے خصوصی کرم ابھی

اقبال عظیم

ہم وفائیں کرکے رکھتے ہیں وفاؤں کی امید
دوست میں اس قدر سوداگری بھی جرم ہے

اقبال

ڈھونڈتا پھرتا ہوں اے اقبال اپنے آپ کو
آپ ہی گویا مسافر آپ ہی منزل ہوں میں

اقبال

عروج آدم خاکی سے انجم سہمے جاتے ہیں
کہیں یہ ٹوٹا ہوا تارہ ماہ کامل نہ بن جائے

اقبال

عشق کا ایک جست نے طے کر دیا قصہ تمام
اس زمین وآسماں کو بے کراں سمجھا تھا میں

اقبال

قناعت نہ کر عالم رنگ و بو پر
چمن اور بھی آشیاں اور بھی ہیں

اقبال

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زور بازو کا
نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

اقتدار واجد

گیلی لکڑی کی طرح جلنے کی عادت دے گیا
جانے والا جاتے جاتے کیا امانت دے گیا

اکبر الہ آبادی

خدا کی شان وہ میرا تڑپنا دل لگی سمجھیں
کسی کی جان جاتی ہے کسی کا دل بہلتا ہے

اکبر الہ آبادی

زندہ جو تیرے ہجر میں ہوں میں تو کیا عجب
گو تو نہیں ہے پاس تیری آرزو تو ہے

اکبر حمیدی

چہرے انسان کے ،بدن شیشے کا،دل پتھر کے
ہم بھی کس شہر طلسمات میں آنکلے ہیں

اکبر حمیدی

اب یہ سمجھائیں بھی کسی کو کہ تیری چاہت میں
جان ہی نکلی ہے ارمان تو کیا نکلے

اکبر حمیدی

عرض احوال کا دعویٰ تھا جنہیں وہ اکبر
وقت پر صاحب تسلیم و رضا نکلے ہیں

امتہ الرؤف نسرین

زباں ابھی سے کہے داستان الفت کیوں
ابھی نگاہ میں تاب کلام باقی ہے

امجد اسلام امجد

درد کا رستہ ہے یا ہے ساعت روز حساب
سینکڑوں لوگوں کو روکا، ایک بھی ٹھہرا نہیں

امجد اسلام امجد

بھیڑ میں اک اجنبی کا سامنا اچھا لگا
سب سے چھپ کر وہ کسی کا دیکھنا اچھا لگا

امجد اسلام امجد

پیڑ کو دیمک لگ جائے یا آدم زاد کو غم
دونوں ہی کو ہم نے امجد بچتے دیکھا کم

امجد اسلام امجد

جو بساط جاں ہی الٹ گیاوہ جو راستے سے پلٹ گیا
اسے روکنے سے حصول کیا اسے مت بلا اسے بھول جا

امجد اسلام امجد

جو دوست ہی نہ رہا اس سے اب گلا کیا
مرے خدا یہ محبت کا سلسلہ کیا

امجد اسلام امجد

چاند کے ساتھ کئی درد پرانے نکلے
کتنے غم تھے جو تیرے غم کے بہانے نکلے

امجد اسلام امجد

درد کا نام اگر میرے لیے لکھا تھا
پھر کوئی اور مرے ساتھ پریشاں کیوں ہے

امجد اسلام امجد

دل کے دریا کو کسی پار اتر جانا ہے
اتنا بے سمت نہ چل لوٹ کے گھر جانا ہے

امجد اسلام امجد

رات اگر بیت چکی ہے تو بتا امجد
یہ ستارہ سا چمکتا سر مژ گاں کیوں ہے

امجد اسلام امجد

رات میں اس کشمکش میں ایک پل سویا نہیں
کل میں جب جانے لگا تو اس نے کیوں روکا نہیں

امجد اسلام امجد

راز محبت کہنے والے لوگ تو لاکھوں ملتے ہیں
راز محبت رکھنے والا ہم سا دیکھا ہو تو کہو

امجد اسلام امجد

راستوں میں تیرگی کی یہ فروانی نہ تھی
اس سے پہلے بھی تمہارے شہر میں آیا تھا میں

امجد اسلام امجد

شبنمی آنکھوں کے جگنو، کانپتے ہونٹوں کے پھول
ایک لمحہ تھا جو آج تک گزرا نہیں

امجد اسلام امجد

ضروری کیوں ہے زخم بے وفائی
گزرتی کیوں نہیں تنہا کسی کی

امجد اسلام امجد

کیوں اڑاتی پھر رہی ہے در بدر مجھ کو ہوا
میں اگر اک شاخ سے ٹوٹا ہوا پتا نہیں

امجد اسلام امجد

گزر رہا ہے جو لمحہ اسے امر کر لیں
میں اپنے خون سے لکھتا ہوں تم گواہی دو

امجد اسلام امجد

گزر گیا جو زمانہ اسے بھلا ہی دو
جو نقش بن نہیں سکتا اسے مٹا ہی دو

امجد اسلام امجد

گزرے ہیں تیرے بعد بھی کچھ لوگ ادھر سے
لیکن تیری خوشبو نہ گئی راہ گزر سے

امجد اسلام امجد

میں اپنی ہر اک سانس اسی رات کو دے دوں
سر رکھ کے میرے سینے پہ سو جاؤ کسی دن

امجد اسلام امجد

نہ ٹھہرا ایک بھی امجد میری آنکھوں کے ساحل پر
ہزاروں کارواں اس راہگذر آب سے نکلے

امجد اسلام امجد

ویسے تو ہر شخص کے دل میں ایک کہانی ہوتی ہے
ہجر کا لاوا، غم کا سلیقہ، درد کا لہجہ ہو تو کہو

امجد اسلام امجد

ہر سمندر کا ایک ساحل ہے
ہجر کی رات کا کنارہ نہیں

امجد اسلام امجد

ہنس پڑتا ہے بہت زیادہ غم میں بھی انسان
بہت خوشی سے بھی تو آنکھیں ہو جاتی ہیں نم

امجد اسلام امجد

یوں اگر سوچوں تو اک اک نقش ہے سینے پہ نقش
ہائے وہ چہرہ کہ پھر بھی آنکھ میں بنتا نہیں

امجد حیدر آبادی

رہتے ہوئے اس جہاں میں مدت گزر گئی
پھر بھی اپنے کو اجنبی پاتا ہوں میں

امید فاضلی

تو ہے خورشید نہ میں ہوں شبنم
کیا ملاقات کی صورت ٹھہرے

امید فاضلی

حجاب اٹھے ہیں لیکن وہ رو برو تو نہیں
شریک عشق کہیں کوئی آرزو تو نہیں

امید فاضلی

خود اسے درکار تھی میری نظر
خود نما جلوہ مجھے دیتا بھی کیا

امید فاضلی

خوشی سے ترک محبت کا عہد لے اے دوست
مگر یہ دیکھ تیرا دل لہو لہو تو نہیں

امید فاضلی

زندگی خود لاکھ زہروں کا تھی زہر
زہر غم تجھ سے میرا ہوتا بھی کیا

امید فاضلی

سکوت! وہ بھی مسلسل سکوت کیا معنی
کہیں یہ تیرا انداز گفتگو تو نہیں

امید فاضلی

عشق میں منزل آرام بھی تھی
ہم سر کوچہ وحشت ٹھہرے

امید فاضلی

عہد وہ آیا ہے کہ ہر شخص اسی سوچ میں ہے
سچے لوگوں میں میرا نام نہ آئے اب کے

امید فاضلی

کہاں یہ عشق کا عالم کہاں وہ حسن تمام
یہ سوچتا ہوں کہ میں اپنے رو برو تو نہیں

امید فاضلی

گاہے گاہے پیار کی بھی اک نظر
ہم سے روٹھے ہی رہو، ایسا بھی کیا

امید فاضلی

نہ گرد راہ ہے رخ پر نہ آنکھ میں آنسو
یہ جستجو بھی سہی اس کی جستجو تو نہیں

امین راحت چغتائی

ذات کے پردے سے باہر آکے بھی تنہا رہوں
میں اگر ہوں اجنبی تو میرے گھر میں کون ہے

امین راحت چغتائی

سب گریبان سی رہے ہیں،صحن گل میں بیٹھ کر
کون اب صحرا کو جائے ،ہے کہاں چرچا تیرا

انجم رومانی

پھر آتی ہے اسی صحرا سے آواز جرس مجھ کو
جہاں مجنوں سے دیوانے بھی ہمت ہار بیٹھے ہیں

انجم رومانی

تمہیں انجم کوئی اس سے توقع ہو تو ہو ورنہ
یہا ں تو آدمی کی شکل سے بیزار بیٹھے ہیں

انجم رومانی

گزرے ہیں وہ لمحے کہ سدا یاد رہیں گے
دیکھا ہے وہ عالم کہ فراموش نہ ہوگا

انجم سلیمی

میں جب بھی نئے دوستوں کی کرتا ہوں تمنا
کچھ دوست میرے اور بچھڑ جاتے ہیں انجم

انشاء

جس دن کی راہ تکی انشاء اتنے برسوں آج اور کل
وہ دن آ کر بیت گیا من پھر بھی رہا بوجھل بوجھل

آنند نرائن ملّا

بڑھ گیا دو دلوں میں شائد ربط
گفتگو ہوتی جاتی ہے کم کم

انور شعور

تری زبان نہ کھلی تھی تو آنکھ تو اٹھتی
سمجھ میں کچھ بھی نہ آتا مگر سمجھتا میں

انور شعور

ٹوٹا طلسم وقت تو کیا دیکھتا ہوں میں
اب تک اسی جگہ پہ اکیلا کھڑا ہوں میں

انور شعور

خوبان شہر بھی نہ ہوئے مجھ پہ ملتفت
میں بھی وہ بد دماغ ہوں کہ حسرت نہیں مجھے

انور شعور

خود کشی تک حرام ہے یعنی
یہ بھی ممکن نہیں کہ مر جاؤ

انور شعور

رات لغات عمر سے میں نے چنا تھا ایک لفظ
لفظ بہت عجیب تھا،یاد نہیں رہا مجھے

انور شعور

عشق میں ذات کیا،انا کیسی
ان مقامات سے گزر جاؤ

انور شعور

فن کو سمجھ لیا گیا محض عطیہ ء **فلک**
سعی و ریاض کا صلہ،خوب دیا گیا مجھے

انور شعور

لکھی گئی ہے،نامہ اعمال میں میرے
جن لغزشوں سے دور کی نسبت نہیں مجھے

انور شعور

نہ سہہ سکوں گا غم ذ ات گو اکیلا میں
کہاں تک اور کسی پر کروں بھروسہ میں

انور شعور

یہ کشمکش الگ ہے کہ کس کشمکش میں ہوں
آتا نہیں سمجھ بہت سوچتا ہوں میں

انور محمد خالد

لبوں سے پھوٹ بہا گیت سسکیاں بن کر
کہ لفظ لفظ میں اس کے ملال ایسا تھا

انور محمود خالد

یو ں بھی شاید مل سکے ہونے نہ ہونے کا سراغ
اب مسلسل خود کے اندر جھانکتا رہتا ہوں میں

انور مسعود

تیرگی ٹوٹ پڑے بھی تو برا مت کہیو
ہو سکے گر تو چراغوں کو جلائے رکھا

انور مسعود

تیرے راستے کا جو کانٹا بھی میسر آئے
میں اسے شوق سے کالر پہ سجاؤں اپنے

انور مسعود

ڈوبے ہوئے تاروں پہ میں کیا اشک بہاتا
چڑھتے ہوئے سورج سے میری آنکھ لڑی تھی

انور مسعود

راہ میں بھیڑ بھی پڑتی ہے ابھی سے سن لو
ہاتھ سے ہاتھ ملا ہے تو ملائے رکھنا

انور مسعود

سوچتا ہوں کہ بجھا دوں میں یہ کمرے کا دیا
اپنے سائے کو بھی کیوں ساتھ جگاؤں اپنے

انور مسعود

شبنم کی تراوش سے بھی دکھتا تھا دل زار
گھنگھور گھٹاؤں کو برسنے کی پڑی تھی

انور مسعود

شعر لوگوں کے بہت یاد ہیں اوروں کے لیے
تو ملے تو میں تجھے شعر سناؤں اپنے

انور مسعود

کتنا آسان ہے تائید کی خو کر لینا
کتنا دشوار ہے اپنی کوئی رائے رکھنا

انور معظم

ڈوبتے تاروں سے پوچھو نہ قمر سے پوچھو
قصہ رخصت شب ، شمع سحر سے پوچھو

Iqbal Cyber Library.Net all rights reserved. © 2002-2006

انور معظم

طلسم رنگ و بو تھا ٹوٹنے تک
ٹھکانہ پھر نہ تھا،گل کا نہ دل کا

انور معظم

قطرے قطرے سے لہو کے ، اسے سر سبز کیا
اور دیوانے اسی شاخ پہ مصلوب ہوئے

انور معظم

نہ ملا پر نہ ملا عشق کو انداز جنون
ہم نے مجنوں کی بھی آشفتہ سری دیکھی ہے

ایوب پیام

میں جنگ ہار بھی جاوں تو اگلے موسم میں
مجھے عدو کے مقابل سپاہ میں رکھنا

ایوب خاور

صورت ماہ منیر اب کے سر بام آکر
ہم غریبوں کو بھی کچھ رنج عنایت کرنا

ایوب خاور

ضبط کرنا نہ کبھی ضبط میں وحشت کرنا
اتنا آساں بھی نہیں تجھ سے محبت کرنا

ایوب خاور

کام ایسا کوئی مشکل تو نہیں ہے خاور
مگر اک دست حنا رنگ پہ بیعت کرنا

ایوب صابر

یہ کس مقام پہ پہنچا ہے کار وان وفا
ہے ایک زہر سا پھیلا ہوا فضاؤں میں

آتش

تصور سے کسی کے میں نے کی ہے گفتگو برسوں
رہی ہے ایک تصویر خیالی روبرو برسوں

آرزو لکھنوی

جس کو تم لا دوا بتاتے تھے
تم ہی اس درد کی دوا ٹھہرے

آرزو لکھنوی

حیات لذت آزار کا ہے دوسرا نام
نمک چھڑک تو چھڑک ،زخم پر دوا نہ لگا

آرزو لکھنوی

خوشی یہ دل کی ہے اس میں نہیں ہے عقل کو دخل
برا وہ کہتے رہے اور کچھ برا نہ لگا

آرزو لکھنوی

عشق کا جرم سہل کام نہیں
کہ ہر اک لائق سزا ٹھہرے

آرزو لکھنوی

قتال جہاں معشوق جو تھے سونے پڑے ہیں مرقد ان کے
یا مرنے والے لاکھوں تھے ،یا رونے والا کوئی نہیں

آزاد گلاٹی

اپنے ہی سر کے زخم کا کچھ کیجیے علاج
آیا ہے کس طرف سے یہ پتھر نہ دیکھیے

آزاد گلاٹی

پھر یوں نہ ہو کہ اپنا بدن اجنبی لگے
بہتر ہے اس کے خول سے باہر نہ دیکھیے

آزاد گلاٹی

جاگے تو محض ریت ہی پائیں گے ہر طرف
گر ہو سکے تو خواب میں ساحل نہ دیکھئے

آزاد گلاٹی

جو دسترس میں نہ ہوں ان حسین لمحوں کو
حیات کرنے کے رنگین خواب کیا کرنا

آس لدھیانوی

زخموں کے باوجود مرا حوصلہ تو دیکھ!
تو ہنس دیا تو میں بھی ترے ساتھ ہنس دیا

آغا حشر

محبت بھی کیا چیز ہے دیکھنا
ادھر بات کی چشم تر ہو گئی

آغا شاعر

پہلے اس میں اک ادا تھی ناز تھا انداز تھا
روٹھنا اب تو تیری عادت میں شامل ہوگیا

آل احمد سرور

ڈھلتی ہے وہ مئے اک تیرے پیمانے میں ساقی
مستی کو بھی جو ہوش کے آداب سکھائے

آل احمد سرور

غیرت عشق کا یہ ایک سہارا نہ گیا
لاکھ مجبور ہوئے ان کو پکارا نہ گیا

آل احمد سرور

معرکہ عشق کا سر دے کے بھی سر ہو نہ سکا
کون راہی تھا جو اس راہ میں مارا نہ گیا

آنند نرائن ملاّ

نگاہ و دل کا فسانہ قریب اختتام آیا !
ہمیں اب اس سے کیا،آئی سحر یا وقت شام آیا

آنند نرائن ملا

جانے کیوں اداس سے ہو گئے ہم
ہنس رہے تھے رفیق دو باہم

آنند نرائن ملا

صدیوں قرنوں میں انسان نے جینے کے طریقے کچھ سیکھے
جینے کے طریقے جب آئے جینے کے ارادے چھوڑ دیئے

آنند نراین ملاّ

عشق کرتا ہے تو پھر عشق کی توہین نہ کر
یا تو بے ہوش نہ ہو ہو تو نہ پھر ہوش میں آ

باقی صدیقی

اس بدلتے ہوئے زمانے میں
تیرے قصے بھی کچھ پرانے لگے

باقی صدیقی

برف ہو جاتا ہے صدیوں کا لہو
ایک ٹھرا ہوا لمحہ دیکھو

باقی صدیقی

تیرے غم سے تو سکون ملتا ہے
اپنے شعلوں نے جلایا ہم کو

باقی صدیقی

رخ بدلنے لگا فسانے کا
لوگ محفل سے اٹھ کے جانے لگے

باقی صدیقی

سادہ کاغذ کی طرح دل چپ ہے
حاصل رنگ تمنا دیکھو

باقی صدیقی

غمگساروں کا سہارا کب تک
خود پہ بھی کرکے بھروسہ دیکھو

باقی صدیقی

غموں کی بھیڑ میں امید کا وہ عالم
کہ جیسے ایک سخی ہو کئی گداؤں میں

باقی صدیقی

کشتیاں ٹوٹ گئی ہیں ساری
اب لیے پھرتا ہے دریا ہم کو

باقی صدیقی

گھر کو یوں دیکھ رہے ہیں جیسے
آج ہی گھر نظر آیا ہم کو

باقی صدیقی

لے گیا ساتھ اڑا کر باقی
ایک سوکھا ہوا پتہ ہم کو

باقی صدیقی

وقت کے پاس ہیں کچھ تصویریں
کوئی ڈوبا ہے کہ ابھرا دیکھو !

باقی صدیقی

یہ ہی تسکین کی صورت ہے تو پھر
چار دن غم کو بھی اپنا دیکھو

بدیع الزمان خاور

جانے کیا حال نگاہوں کا زمانہ کر دے
جب نہ کچھ تیرے سوا مجھ کو دکھائی دے

بدیع الزماں خاور

ڈوبتے وقت کی آواز ہوں کر لو محفوظ
پھر میرے بعد یہ نغمہ نہ سنائی دے گا

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. 2006

بدیع الزماں خاور

رات کو پیار کی سوغات ملی ہے جس سے
صبح ہو گی تو وہی زخم جدائی دے گا

بشر نواز

جانے کن رشتوں نے مجھ کو باندھ رکھا ہے کہ میں
مدتوں سے اندھیوں کی زد میں ہوں بکھرا نہیں

بشر نواز

چپ چاپ سلگتا ہے دیا تم بھی تو دیکھو
کس درد کو کہتے ہیں وفا تم بھی تو دیکھو

بشیر احمد بشیر

صد ہا گہری سوچ میں ڈوبی صدیاں ہم پر صرف ہوئیں
اک دو برس کی بات نہیں،ہم قرنوں میں تعمیر ہوئے

بشیر بدر

لو کی طرح چراغ کا قیدی نہیں ہوں میں
اچھا ہوا کہ اپنا مکاں کوئی بھی نہ تھا

بشیر بدر

لہروں میں ڈوبتے رہے دریا نہیں ملا
اس سے بچھڑ کے پھر کوئی ویسا نہیں ملا

بمل کرشن اشک

میں اس درجہ معزز ہو گیا ہوں
وہ میرے سامنے ہنستا نہیں ہے

بہادر شاہ ظفر

ظفر اس آدمی کو نہ جانیئے گا ہو وہ کیسا ہی صاحب فہم و ذکا
جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی جسے طیش میں خوف خدا نہ رہا

بیخود دہلوی

جادو ہے یا تبسم تمہاری زبان میں
تم جھوٹ کہہ رہے تھے مجھے اعتبار ہے

پرکاش فکری

جلائیں گے یہ جی کو اور فکری
یہ سوکھے پھول دریا میں بہا دیں

پرکاش فکری

جہاں سے ہر صدا ناکام لوٹی
کہو تو ہم اسی در پر صدا دیں

پرکاش فکری

دعا میری سر سبز ہونے لگی
ہواؤں نے آکر سنایا مجھے

پروین

تمام رات میرے گھر کا ایک در کھلا رہا
میں راہ دیکھتی رہی، وہ راستہ بدل گیا

پروین

شوخ ہو جاتی ہے اب بھی تیری آنکھوں کی چمک
گاہے گاہے ترے دلچسپ جوابوں کی طرح

پروین

کوئی آہٹ، کوئی آواز، کوئی چاپ نہیں
دل کی گلیاں بڑی سنسان ہیں، آئے کوئی

پروین

کیوں جان پہ بن آئی ہے، بگڑا ہے اگر وہ
اس کی تو یہ عادت ہے کہ ہواؤں سے لڑے وہ

پروین

مجھ سے بچھڑا تھا وہ پہلے بھی مگر
اب کے یہ زخم نیا ہو جیسے

پروین

میں پھول چنتی رہی اور مجھے خبر نہ ہوئی
وہ شخص آ کے میرے شہر سے چلا بھی گیا

پروین

میں سوچتی ہوں مجھ میں کمی تھی کس چیز کی
کہ سب کا ہو کے رہا وہ ، بس اک میرا نہ ہوا

پروین

میں وجہ دوستی سن کر مسکرائی تو
وہ چونک اٹھا ، عجب نظر سے مجھ کو دیکھنے لگا

پروین

وہ کہیں بھی گیا ،لوٹا تو میرے پاس آیا
بس یہی بات ہے اچھی میرے ہرجائی کی

پروین شاکر

ہم تو یہ سمجھے تھے اک زخم ہے بھر جائے گا
کیا خبر تھی کہ رگ جاں میں اتر جائے گا

پرویز شاہدی

ڈرا دیتی ہے جن کو انقلاب وقت کی پائل
انہیں کیوں کر میں سمجھاؤں کہ رقص ارتقا کیا ہے

پرویز شاہدی

زنداں سے نکلیں بھی تو کہاں جائیں گے اسیر
دیوار سی کھڑی نظر آتی ہے در کے بعد

پروین شاکر

خواب مین بھی تجھے بھولوں تو روا رکھ مجھ سے
وہ رویہ جو ہوا کا خس وخاشاک سے ہے

پروین شاکر

گلی کے موڑ پہ دیکھا اسے تو کیسی خوشی
کسی کے واسطے ہوگا رکا ہوا وہ بھی

پروین شاکر

نہ جانے دشمنوں کی کون سی بات یاد آ گئی
لبوں تک آتے آتے بددعا ہی اور ہو گئی

پروین شاکر

وہ اب میری ضرورت بن گیا ہے
کہاں ممکن رہا اس سے نہ بولوں

پروین شاکر

بچھڑتے وقت دلوں کو اگرچہ دکھ تو ہوا
کھلی فضا میں مگر سانس لینا اچھا لگا

پروین شاکر

بس تیرے رویوں کا سبب ڈھونڈتے رہنا
یہ سلسلہ اب اور تو چلنے کا نہیں ہے

پروین شاکر

بکھر چکا ہے مگر مسکرا کے ملتا ہے
وہ رکھ رکھاؤ ابھی میرے کجکلاہ میں ہے

پروین شاکر

بے فیض رفاقت میں ثمر کس کے لئے تھا
جب دھوپ تھی قسمت تو شجر کس کے لئے تھا

پروین شاکر

پلٹنے کا ارادہ ہو سکے تو تم بھی کر لو
یہ بازی آج تک دل نے کبھی ہاری نہیں

پروین شاکر

تیرے سوا بھی کئی رنگ خوش نظر تھے مگر
جو تجھ کو دیکھ چکا ہو وہ اور کیا دیکھے

پروین شاکر

ٹوٹنا یوں تو مقدر ہے مگر کچھ لمحے
پھولوں کی طرح میسر ہو شجر میں رہنا

پروین شاکر

ٹھہر کے دیکھیے تو رک جائے نبض ساعت کی
شب فراق کی قامت ہے کس قیامت کی

پروین شاکر

جب بھی گئے عذاب در و بام تھا وہی
آخر کو کتنی دیر سے گھر جانا چاہیے

پروین شاکر

جب تک وہ بے نشان رہا دسترس میں تھا
خوش نام ہو گیا تو ہمارا نہیں رہا

پروین شاکر

جب ستارے ہی مل نہیں پاتے
لے کے ہم شمس و قمر کیا کرتے

پروین شاکر

جب مسافر کا ارادہ ہی بھٹکنے کا ہوا
اک چراغ اور سر رہگذر کیا لائے

پروین شاکر

جدائی کا فیصلہ تو پھر بھی ہمارا ہوتا
یہ مان بھی لیں اگر کوئی درمیاں میں تھا

پروین شاکر

جس کے ماتھے پہ مرے بخت کا تارہ چمکا
چاند کے ڈوبنے کی بات اسی شام کی تھی

پروین شاکر

جستجو کھوئے ہوؤں کی عمر بھر کرتے رہے
چاند کے ہمراہ ہم ہر شب سفر کرتے رہے

پروین شاکر

جن چیزوں کے ہر ا رہنے کی دعا کی تھی
ان میں آج سے شامل زخم ہنر بھی ہے

پروین شاکر

جو بادلوں سے بھی مجھ کو چھپائے رکھتا تھا
بڑی ہے دھوپ تو بے سائبان چھوڑ گیا

پروین شاکر

چاند کی آخری راتوں میں بہت لازم ہے
اک مٹی کا دیا راہگزر میں رہنا

پروین شاکر

حساب عدوات بھی ہوتا رہے گا
محبت نے جینے کی مہلت اگر دی

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved 2002-2006

پروین شاکر

حسن کے سمجھنے کو عمر چاہیئے جا ناں
دو گھڑی کی چاہت میں لڑکیاں نہیں کھلتیں

پروین شاکر

خاموش تھے لب،صورت اقرار عجب تھی
کیا کہتے صفائی میں کہ سرکار عجب تھی

پروین شاکر

خزاں کی رت میں لمحہ جمال کیسے آگیا
یہ آج پھر سنگھار کا خیال کیسے آگیا

پروین شاکر

خوشبو کہیں نہ جائے یہ اصرار ہے بہت
اور یہ بھی آرزو کہ ذرا زلف کھولیے

پروین شاکر

دل تو کہتا ہے کہ شائد ہو افسردہ تو بھی
دل کی کیا بات کریں دل تو ہے ناداں جاناں

پروین شاکر

ذکر آئے گا جہاں بھنوروں کا
بات ہوگی میرے ہر جائی کی

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. 2002-2006

پروین شاکر

رخصت کرنے کے آداب نبھانے ہی تھے
بند آنکھوں سے اس کو جاتا دیکھ لیا ہے

پروین شاکر

رفاقتوں کا میری اس کو دھیان کتنا تھا
زمین لے لی مگر آسمان چھوڑ گیا

پروین شاکر

رفاقتوں کے نئے خواب خوشنما ہیں مگر
گزر چکا ہے تیرے اعتبار کا موسم

پروین شاکر

رگ رگ میں اس کا لمس اترتا دکھائی دے
جو کیفیت بھی جسم کو دے ا نتہا ئی دے

پروین شاکر

رنگ پھیلا تھا لہو میں،نہ ستارہ چمکا
اب کے ہر لمس تیرا جھوٹ رہا ہو جیسے

پروین شاکر

ریت ابھی پچھلے مکانوں کی نہ واپس آئی تھی
پھر لب ساحل گھروندا کر گیا تعمیر کون

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
2002-2006

پروین شاکر

ریت پر لکھا گیا یا سطحِ موجِ آب پر
نام جو اس آنکھ کی وحشت سے وابستہ ہوا

پروین شاکر

زخم ہی کھولنے آئے ہیں تو عجلت کیسی
چھو مرے زخم کو اے بادِ صبا آہستہ

پروین شاکر

زندگی کی کوئی محرومی نہیں یاد آئی
جب تک ہم تھے تیرے قرب کی آسائش میں

پروین شاکر

سب رتیں آ کر چلی جاتی ہیں
موسمِ غم بھی تو ہجرت کرتا ہے

پروین شاکر

سکھ تیری میراث تھے تجھ کو ملے
دکھ ہمارے تھے، مقدور ہو گئے

پروین شاکر

شام ہونے کو ہے اور آنکھ میں اک خواب نہیں
کوئی اس گھر میں نہیں روشنی کرنے والا

پروین شاکر

صبا تو کیا مجھے دھوپ تک جگا نہ سکی
کہاں کی نیند اتر آئی ہے ان آنکھوں میں

پروین شاکر

صحرا کی طرح رہتے ہوئے تھک گئی آنکھیں
دکھ کہتا ہے اب میں کوئی دریا بھی تو دیکھوں

پروین شاکر

ضبط کی شہر پناہوں کی میرے مالک خیر
غم کا سیلاب اگر مجھ کو بہانے آئے

پروین شاکر

ضروری ہو گئی ہے اب دل کی زینت
مکیں پہچانے جاتے ہیں مکاں سے

پروین شاکر

طوفان ہے تو کیا غم، مجھے آواز تو دیجیے
کیا بھول گئے آپ مرے کچے گھڑے وہ

پروین شاکر

ظلم سہنا بھی ہوا ظلم ہی اک حد کے بعد
خامشی بھی تو ہوئی پشت پناہی کی طرح

پروین شاکر

عشق نے سیکھ ہی لی وقت کی تقسیم کہ اب
وہ مجھے یاد تو آتا ہے مگر کام کے بعد

پروین شاکر

غیر ممکن ہے ترے گھر کے گلابوں کا شمار
میرے رستے ہوئے زخموں کے حسابوں کی طرح

پروین شاکر

فصیل شہر تمنا کی زرد بیلوں پر
ترا جمال کبھی صورت سحاب اترے

پروین شاکر

فضا میں تیر رہی ہوں،صدا کے رنگ میں ہوں
لہو سے پوچھ رہی ہوں یہ کس ترنگ میں ہوں

پروین شاکر

فیصلہ موج ہوا نے لکھا
آندھیاں میری بہاریں اس کی

پروین شاکر

قبائے جسم کے ہر تار سے گزرتا ہوا
کرن کا پیار مجھے آفتاب کر دے گا

پروین شاکر

قریہء جاں میں کوئی پھول کھلانے آئے
وہ میرے دل پہ نیا زخم لگانے آئے

پروین شاکر

قصور ہو تو ہمارے حساب میں لکھ جائے
محبتوں میں جو احسان ہو تمہارا ہو

پروین شاکر

قوت غم ہے جو اس طرح سنبھالے ہے مجھے
ورنہ بکھروں کسی لمحے تو سمٹنا مشکل

پروین شاکر

گئی رتوں سے میرے نیم وا دریچوں میں
ٹھہر گیا ہے میرے انتظار کا موسم

پروین شاکر

گئے موسم میں جو کھلتے تھے گلابوں کی طرح
دل پہ اتریں گے وہ ہی خواب عذابوں کی طرح

پروین شاکر

گھر کا دروازہ کھلا رکھا ہے
وقت مل جائے تو زحمت کرنا

پروین شاکر

لازم تھا گزرنا زندگی سے
بن زہر پئے گزارا کب تھا

پروین شاکر

لمحہ،لمحہ وقت کی جھیل میں ڈوب گیا
اب پانی میں اتریں بھی تو پائیں کیا

پروین شاکر

لوگ نہ جانے کن راتوں کی مرادیں مانگا کرتے ہیں
اپنی رات تو وہ جو تیرے ساتھ گزر گئی جاناں

پروین شاکر

لے جائیں مجھ کو مال غنیمت کے ساتھ عدو
تم نے تو ڈال دی ہے سپر تم کو اس سے کیا

پروین شاکر

مجھ میں ایسی ہی خامی دیکھی اس نے
ترک وفا ورنہ اتنا آسان نہیں

پروین شاکر

مرے سکوت سے جس کو گلے رہے کیا کیا
بچھڑتے وقت ان آنکھوں کا بولنا دیکھے

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
2002-2006

پروین شاکر

میرے دل آنسوؤں سے ہاتھ اٹھا
کیسی بارش سے زخم دھوتا ہے

پروین شاکر

نکلے اگر تو چاند دریچے میں رک بھی جائے
اس شہر بے چراغ میں کس کا نصیب تھا

پروین شاکر

نکلے ہیں تو رستے میں کہیں شام بھی ہو گی
سورج بھی مگر آئے گا اس راہگزر سے

پروین شاکر

نہیں نہیں، یہ خبر دشمنوں نے دی ہو گی
وہ آئے، آ کے چلے بھی گئے، ملے بھی نہیں

پروین شاکر

ورنہ یوں طنز کا لہجہ بھی کسے ملتا ہے
ان کا یہ طرز سخن خاص عنایت جانیں

پروین شاکر

وہ اپنی ایک ذات میں کل کائنات تھا
دنیا کے ہر فریب سے ملوا دیا مجھے

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. 2002-2006

پروین شاکر

وہ ایک رشتہ ء بے نام بھی نہیں لیکن
میں اب بھی اس کے اشاروں پہ سر جھکاؤں گی

پروین شاکر

وہ تردید وفا تو کر رہا تھا
مگر اس شخص کی حالت عجیب تھی

پروین شاکر

وہ جب آئے گا تو پھر اس کی رفاقت کے لیے
موسم گل میرے آنگن میں ٹھہر جائے گا

پروین شاکر

وہ چاند بن کے میرے جسم میں پگھلتا رہا
لہو میں ہوتی گئی روشنی کی آمیزش

پروین شاکر

وہ مجھ کو برف کے طوفاں میں کیسے چھوڑ گیا
ہوائے سرد میں بھی جب میری حفاظت کی

پروین شاکر

ہارنے والوں سے سمجھوتہ کہاں ممکن تھا
حرف بدلتے بھی تو مفہوم بدل جانا تھا

WWW.IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. 2002-2006

پروین شاکر

ہجرت کا اعتبار کہاں ہو سکے کہ جب
چھوڑی ہوئی جگہ کی نشانی بھی ساتھ ہے

پروین فنا سید

باغباں تیری عنایت کا بھرم کیوں کھلتا
ایک بھی پھول جو گلشن میں ہمارا ہوتا

پروین فنا سید

تم ہی واقف نہ تھے آداب جفا سے ورنہ
ہم نے ہر ظلم کو ہنس ہنس کے سہا ہوتا

پروین فنا سید

خرد کی انتہا مجھ سے نہ پوچھو
جب اس کی ابتدا دیوانگی ہے

پروین فنا سید

کھل کے رو لوں تو ذرا جی سنبھلے
مسکرانا ہی مسرت تو نہیں

پروین

اب کسی طور سے گھر جانے کی صورت ہی نہیں
راستے میرے لیے ہو گئے دلدل کی طرح

پروین

اس خوف سے وہ ساتھ نبھانے کے حق میں ہے
کھو کر مجھے ، یہ لڑکی کہیں دکھ سے مر نہ جائے

پروین

بہت عزیز سہی اس کو میری دلداری
مگر یہ ہے کہ کبھی دل میرا دکھا بھی گیا

پروین

بہت عزیز ہیں آنکھیں میری اسے ، لیکن
وہ جاتے جاتے انہیں کر گیا ہے پر نم پھر

پروین

پلکوں پہ کچی نیندوں کا رس پھیلتا ہو جب
ایسے آنکھ دھوپ کے رخ کیسے کھو لیے

پروین

جو حرف سادہ کی صورت ہمیشہ لکھی گئی
وہ لڑکی تیرے لیے کس طرح پہلی ہوئی

پروین

خوش نہ تھا مجھ سے بچھڑ کے وہ بھی
اس کے چہرے پہ لکھا تھا لوگو

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

پروین

وہ سمندر ہے تو پھر روح کو شاداب کرے
تشنگی کیوں مجھے دیتا ہے سرابوں کی طرح

پروین

وہ کیا گیا کہ رفاقت کے سارے لطف گئے
میں کس سے روٹھ سکوں گی کسے مناؤں گی

پروین

اب بھی برسات کی راتوں میں بدن ٹوٹتا ہے
جاگ اٹھتی ہیں عجب خواہشیں انگڑائی کی

پروین

اتر رہی ہیں عجب خوشبو میں رگ و پے میں
یہ کس کو چھو کے میرے شہر میں صبا آئی

پروین

اس سے اک بار تو روٹھوں میں اسی کی مانند
اور مری طرح سے وہ مجھ کو منانے آئے

پروین

اسی کوچے میں کئی اس کے شناسا بھی تو ہیں
وہ کسی در سے ملنے کے بہانے آئے

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

پروین

سکون دل کے لئے میں کہاں کہاں نہ گئی
مگر یہ دل کہ سدا اس کی انجمن میں رہا

پروین

گئے دنوں کے تعاقب میں تتلیوں کی طرح
تیرے خیال کے ہمراہ کر رہی ہوں سفر

پروین

لڑکیوں کے دکھ عجب ہوتے ہیں،سکھ اس سے عجیب
ہنس رہی ہیں اور کاجل بھیگتا ہے ساتھ ساتھ

پروین

میں سچ کہوں گی پھر بھی ہار جاؤں گی
وہ جھوٹ بولے گا اور لاجواب کر دے گا

پروین

نہ دے سکا مجھے تعبیر، خواب تو بخشے
میں احترام کروں گی تری بڑائی کا

پروین

وہ تو خوشبو ہے ،ہوا ؤ ں میں بکھر جائے گا
مسئلہ پھول کا ہے پھول کدھر جائے گا

پروین

وہ چاند بن کر میرے ساتھ چلتا رہا
میں اس کے ہجر کی راتوں میں کب اکیلی ہوئی

پروین

وہ میرا نام لیے جائے اور میں اس کا نام
لہو میں گونج رہا ہے ، پکا رکا موسم

پروین

ہاتھ میرے بھول بیٹھے دستکیں دینے کا فن
بند مجھ پر جب سے اس کے گھر کا دروازہ ہوا

پروین

یاد تو ہونگی وہ باتیں تجھے اب بھی لیکن
شیلف میں رکھی ہوئی بند کتابوں کی طرح

پروین

یوں بہت ہنس کے ملا تھا، لیکن
دل ہی دل میں وہ خفا ہو جیسے

پروین

یہ اتنی رات گئے کون دستکیں دے گا
کہیں ہوا کا ہی اس نے نہ روپ دھا را ہو

پیام شاہ جہان پوری

مت ہو خفا سمجھ لے مسافر کوئی غریب
آ نکلا ہے کسی کا پتہ پوچھتا ہوا

پیام شاہجہان پوری

خون ضمیر ،خون صبا،خون آبرو
یارو ہمارے عہد میں کیا کیا روا ہوا

پیرزادہ قاسم

پھر وہ ہوا کا قہقہہ کان میں گونجنے لگا
اور بھی اک دیا بجھا مجھ کو یقین آ گیا

تاباں

راہ طلب میں چلتے چلتے تھک کے جب ہم چور ہوئے
زلف کی ٹھنڈی چھاؤں میں بیٹھے پل دو پل آرام کیا

تابش صدیقی

مر گیا دل وفا کے دھوکے میں
نہ سنی تم نے واردات اس کی

تاثیر

عافیت کوش مسافر جنہیں منزل سمجھیں
عشق کی راہ میں ایسے بھی مقام آتے ہیں

تاجدار عادل

چاند کی آنکھیں پھول کی خوشبو بہتی رات
قربت کا ہر ایک وسیلہ تیرے نام

تاجدار عادل

ہمیشہ ہونٹوں پہ اس کے ہنسی نظر آئی
ہماری آنکھوں آنسو بھی بے شمار ملے

تاجور نجیب آبادی

سبب ہر ایک مجھ سے پوچھتا ہے میرے رونے کا
الٰہی ساری دنیا کو میں کیسے راز داں کر لوں

تبسم

ہر اک نقش پہ تھا تیرے نقش پا کا گماں
قدم قدم پہ تیرے رہگذر سے گزرے ہیں

تخت سنگھ

شاید یہ ہی ہے حاصل عمر گریز پا !
پھیلا ہوا دماغ میں ہر سو دھواں سا ہے

تصدق حسین الم

سوئے گلشن جو نہیں تو سوئے صحرا لے چلے
چل پڑا ہوں میں کسی جانب تو رستہ جائے گا

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

تنویر سپرا

چند لمحوں کا نہیں یہ عمر بھر کا سفر ہے
راہ کی پڑتال کر لے راہبر کو دیکھ لے

تنویر قاضی

وقت سے پہلے ٹوٹ کا جاتے ہیں
جن کھلونوں کی دیکھ بھال نہ ہو

توصیف تبسم

شوق کہتا ہے ہر جسم کو سجدہ کیجیے
آنکھ کہتی ہے تونے ابھی دیکھا کیا ہے

توصیف تبسم

دل کی بازی ہار کے روئے ہو تو یہ بھی سن رکھو
اور ابھی تم پیار کرو گے اور ابھی پچھتاؤ گے

ثاقب لکھنوی

ثاقب بڑی تو قیر ہے اس ضبط وفا میں
ہر اشک جو آنکھوں سے نہ ٹپکے وہ گوہر ہے

ثاقب لکھنوی

طینت آدم میں تھی اللہ کیا نشو و نما
اک مٹھی خاک یوں پھیلی کہ دنیا ہو گئی

ثاقب لکھنوی

قفس میں آج تماشائے غم ہے قابل دید

ثروت حسین

لو دیتی ہے تصویر، نہاں خانہ دل میں
لازم نہیں اس پھول کا پوشاک پہ ہونا

جاذب قریشی

زخم سفر ہے دھوپ کا صحرا ہے اور میں
دریا تو ساتھ چھوڑ گیا درمیان سے

جان نثار اختر

تیری زلفیں تیری آنکھیں تیرے آبرو تیرے لب
اب بھی مشہور ہے دنیا میں مثالوں کی طرح

جان نثار اختر

جینے کا ہمیں خود نہ ملا وقت تو کیا ہے
لوگوں کو سکھاتے رہے جینے کا ہنر ہم

جان نثار اختر

طوفان حوادث سے ڈراتا ہے ہمیں کیا
ہم لوگ تو اکثر تہ گرداب رہے ہیں

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2006

جان نثار اختر

فرصت کار فقط چار گھڑی ہے یارو
یہ نہ سوچو کہ ابھی عمر پڑی ہے یارو

جان نثار اختر

جب رات گئے کوئی کرن میرے برابر
چپ چاپ سے سو جائے تو لگتا ہے کہ تم ہو

جان نثار اختر

زندگی جس کو تیرا پیار ملا وہ جانے
ہم تو ناکام رہے چاہنے والوں کی طرح

جان نثار اختر

اور کیا اس سے زیادہ کوئی نرمی برتوں
دل کے زخموں کو چھوا ہے تیرے گالوں کی طرح

جاں نثار اختر

چلو نہ عشق ہی جیتانہ عقل ہار سکی
تمام قت مزے کا مقابلہ تو رہا

جاں نثار اختر

جب شاخ کوئی ہاتھ لگاتے ہی چمن میں
شرمائے لچک جائے تو لگتا ہے کہ تم ہو

جاں نثار اختر

جستجو نے کسی منزل پہ ٹھہرنے نہ دیا
ہم بھٹکتے رہے آوارہ خیالوں کی طرح

جاں نثار اختر

چند وہموں پہ نہ رکھ فکر و عمل کی بنیاد
صرف بنیاد سے تعمیر بدل جاتی ہے

جاں نثار اختر

حدود ذات سے باہر نکل کے دیکھ ذرا
نہ کوئی غیر نہ کوئی رقیب لگتا ہے

جاں نثار اختر

صندل سے مہکتی ہو ئی پر کیف ہوا کا
جھونکا کوئی ٹکرائے تو لگتا ہے کہ تم ہو

جاں نثار اختر

لوگ باتیں بنانے پہ ایسے تلے
چھپ گئی ہر حقیقت فسانوں کے بیچ

جاں نثار اختر

ملے تو تو ہی ملے اور کچھ قبول نہیں
جہاں میں حوصلے اہل وفا کے دیکھ ذرا

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. 2002-2006

جاں نثار اختر

زندگی یوں تو نہ بانہوں میں چلی آ
غم دوراں کے ذرا ناز اٹھاؤ یارو

جاوید انور

شب بھر ہم پر اتنی وصل کی بارش ہو
دن نکلے تو ہم بھی گل تر بن جائیں

جاوید شاہین

ذرا سراغ لگا میرے رنگ خستہ کا
غموں کی دھوپ میں بند نقاب کھول کے دیکھ

جاوید شاہین

راہ میں چھاؤں ذرا سی کر گئی مجھ کو خراب
دو گھڑی رکنے سے میرے پاؤں بوجھل ہو گئے

جاوید صہبا

خزاں عزیز ہے ہم کو اور اس کے سوا
بچا ہی کیا ہے ہمارے لیے تمہارے بعد

جعفر شیرازی

دیکھتا کیا مجھ کو وہ مصروف گلگشت چمن
میں نے جب دیکھا تو وہ گل کو مسلنے لگ گیا

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved.

جعفر شیرازی

کیا جانیے کیا بات ہے،اب دشت کی نسبت
دل شہر کے سکوت سے ڈرتا ہے زیادہ

جعفر شیرازی

نہیں یہ زندگی اک دو قدم کی
پڑا ہے راہ میں صحرا کا صحرا

جعفر طاہر

زندگی کچھ بھی سہی پھر بھی بڑی دولت ہے
موت سی شے بھی یہاں جنس گراں ہے کہ نہیں

جعفر طاہر

شبنم کی بوند بوند نے ہنس ہنس کے جان دی
طاہر کرن کرن بھی ترستی نظر پڑی

جعفر طاہر

ظلم چپ چاپ سہے جاؤ گے آخر کب تک
اے اسیران قفس منہ میں زباں ہے کہ نہیں

جگر مرادآبادی

میں نے جس بت پر نظر ڈالی جنون شوق میں
دیکھتا کیا ہوں وہ تیرا ہی سراپا ہو گیا

جگرمرادآبادی

جھوٹی ہے ہر ایک مسرت
روح اگر تسکین نہ پائے

جگرمرادآبادی

حسرت اس طائر مایوس کی حالت پہ جو
قید سے چھوٹ کے بھی مائل پرواز نہیں

جگرمرادآبادی

طبیعت عشق کی خودار بھی ہے
ادھر نازک مزاج یار بھی ہے

جگرمرادآبادی

عشق کی چوٹ تو لگتی ہے ہر اک کے دل پر
ظرف کے فرق سے آواز بدل جاتی ہے

جگرمرادآبادی

غنیمت ہے کہ اس دور ہوس میں
ترا ملنا بہت دشوار بھی ہے

جگرمرادآبادی

گلشن پرست ہوں مجھے گل ہی نہیں عزیز
کانٹوں سے بھی نبھاہ کیے جارہاہوں

جگر مرادآبادی

آج نہ جانے راز یہ کیا ہے
ہجر کی رات اور اتنی روشن

جگن ناتھ آزاد

بہ فیض مصلحت ایسا بھی ہوتا ہے
کہ رہزن کو امیر کارواں کہنا ہی پڑتا ہے

جگن ناتھ آزاد

ذوق نگاہ اور بہاروں کے درمیان
پردے گرے ہیں وہ کہ نہ جن کو اٹھا سکوں

جگن ناتھ آزاد

زبانوں پر دلوں کی بات جب ہم لا نہیں سکتے
جفا کو پھر وفا کی داستاں کہنا ہی پڑتا ہے

جگن ناتھ آزاد

زندگی اک آئینہ ہے جس کا پس منظر ہے رنگ
تو فقط منظر کو دیکھ آزاد! پس منظر نہ دیکھ

جگن ناتھ آزاد

نہ پوچھو کیا گزرتی ہے دل خوددار پہ اکثر
کسی بے مہر کو جب مہرباں کہنا ہی پڑتا ہے

جلیل حشمی

اتنی فرصت بھی کسے ہے لیکن
گاہے گاہے ہمیں پوچھا کیجیے

جلیل حشمی

حادثہ سخت تھا جانکاہ تھا اب کے یارو
ورنہ ہم نے تو کبھی ہار مانی نہ تھی

جلیل حشمی

رابطہ بھی رکھنا ہے معنی اپنے
بات بے بات نہ ٹوکا کیجیے

جلیل حشمی

زندگی سنگ بنی تھی، تجھے رخصت کرکے
دل نہ دھڑکا تھا تو مرنے میں بھی آسانی تھی

جلیل حشمی

شام کو گھر سے نکل کر نہ پلٹنے والے
در و دیوار سے سائے تیرے رخصت نہ ہوئے

جلیل حشمی

صدیوں میں بھی جو گزاریں تو نہ گزرے یارو
ہائے وہ لمحہ ہے کہ جس میں کوئی پیارا بچھڑے

www.IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

جلیل عالی

عبادتوں کی شرابیں بھی پی چکا لیکن
سکوں دے نہ سکے تم میرے خداؤ بھی

جمال احسانی

بوجھ سے جھکنے لگی شاخ تو ہم نے
آشیانے کو کسی اور شجر پر رکھا

جمال احسانی

پوچھنا چاہتا ہوں میں یہ ان آنکھوں سے جمال
کس کو آباد کیا ہے مجھے بے گھر کرکے

جمال احسانی

عین ممکن ہے چراغوں کو وہ خاطر میں نہ لائے
گھر کا گھر ہم نے اٹھا رہگذر پر رکھا

جمیل الدین عالی

اپنا کام ہے صرف محبت باقی اس کا کام
جب چاہے وہ روٹھے ہم سے ،جب چاہے من جائے

جمیل الدین عالی

عالی جی اب آپ چلو تم اپنے بوجھ اٹھائے
ساتھ بھی دے تو آخر پیارے کوئی کہاں تک جائے

جمیل الدین عالی

کیا کیا روگ لگے ہیں دل کو کیا کیا ان کے بھید
ہم سب کو سمجھانے والے کون ہمیں سمجھائے

جمیل ملک

برسوں کی دوستی کا چلن کیا سے کیا ہوا
کس منہ سے ہم ملیں گے اگر سامنا ہوا

جمیل ملک

پتھر بنے ہوئے تھے زبان دے گیا ہمیں
احساس کی رگوں میں لہو بولتا ہوا

جمیل ملک

دل کی قیمت تو محبت کے سوا کچھ بھی نہ تھی
جو ملے صورت زیبا کے خریدار ملے

جمیل ملک

ڈھونڈتے پھرتے ہیں زخموں کا مداوا نکلے
اس بھرے شہر میں کوئی تو مسیحا نکلے

جمیل ملک

ڈھونڈنے نکلے ہیں تجھ کو ماورائے آب وگل
عمر گزری یم بہ یم، صحرا بہ صحرا دیکھتے

جمیل ملک

راہیں سمٹ سمٹ کے نگاہوں میں آ گئیں
جو بھی قدم اٹھا وہی منزل نما اٹھا

جمیل یوسف

دل جہاں لے جائے دل کے ساتھ جانا چاہیے
اس سے بڑھ کر اور کوئی رہنما ہوتا نہیں

جمیل یوسف

زخم پر رہنے دے تھوڑی دیر تک مرہم کی تہہ
اے شفق کے ڈوبتے بادل ذرا آہستہ چل

جوش ملیسانی

رنج و غم درد و الم ،یاس تمنا ،حسرت
اک تیری یاد کے ہونے سے ہے کیا کیا دل میں

جوش

غرق عشرت بن کے جینے سے کہیں بہتر ہے جوش
درس عبرت بن کے مر جانا زمانے کے لیے

جوش

غم اتنے ہیں اور ایک بھی غم خوار نہیں
جز ذات خدا کوئی بھی غم خوار نہیں

جوش

باقی میرے حصے کی اب دو ہی یہ باتیں ہیں
جینے کی دعا دینا مرنے کی دعا کرنا

جوش

ثبوت ہے یہ محبت کی سادہ لوحی کا
جب اس نے وعدہ کیا ہم نے اعتبار کیا

جوش

خلاف مصلحت میں بھی سمجھتا ہوں مگر ناصح
وہ آتے ہیں تو چہرے پر تغیر آ ہی جاتا ہے

جوش

ظالم یہ خموشی بے جا ہے، اقرار نہیں ،انکار تو ہو
اک آہ نکلے توڑ کے دل، نغمے نہ سہی جھنکار تو ہو

جون ایلیا

اک عجب شور سا بپا ہے کہیں
کوئی خاموش ہو گیا ہے کہیں

جون ایلیا

تو مجھے ڈھونڈھ میں تجھے ڈھونڈوں
کوئی ہم میں سے رہ گیا ہے کہیں

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. 2002-2006

جون ایلیا

خموشی سے ادا ہو رسم دوری
کوئی ہنگامہ بر پا کیوں کریں ہم

جون ایلیا

زیست اب کس طرح بسر ہوگی
دل نہیں لگ رہا محبت میں

جون ایلیا

کون سمجھے کہ بے غرض جذبے
کتنے اوچھے ہیں اپنی فطرت میں

جون ایلیا

نہیں دنیا کو جب پرواہ ہماری
تو پھر دنیا کی پرواہ کیوں کریں ہم

جون ایلیا

یہ کافی ہے کہ ہم دشمن نہیں ہیں
وفا داری کا دعویٰ کیوں کریں ہم

جون ایلیا

یہ مجھے چین کیوں نہیں پڑتا
ایک ہی شخص تھا جہاں میں کیا

چراغ حسن حسرت

اک عشق کا غم آفت اور اس پہ یہ دل آفت
یا غم نہ دیا ہوتا یا دل نہ دیا ہوتا

چراغ حسن حسرت

زلف برہم ہے، دل آشفتہ، صبا آوارہ
خواب ہستی سا نہیں خواب پریشاں کوئی

چراغ حسن حسرت

غیروں سے کہا تم نے غیروں سے سنا تم نے
کچھ ہم سے کہا ہوتا کچھ ہم سے سنا ہوتا

چراغ حسن حسرت

محبت تیرے جلوے کتنے رنگا رنگ جلوے ہیں
کہیں محسوس ہوتی ہے کہیں معلوم ہوتی ہے

چراغ حسن حسرت

ناکام تمنا دل اس سوچ میں رہتا ہے
یوں ہوتا تو کیا ہوتا، یوں ہوتا تو کیا ہوتا

حاصل مرادآبادی

تکمیل تمنا تو بڑی بات ہے حاصل
وہ عرض تمنا پہ برا مان رہا ہے

حافظ لدھیانوی

قائم رہی جنوں میں بھی اک وضع احتیاط
دل خون ہو گیا ہے مگر آنکھ نم نہیں

حبیب جالب

اب تیری ضرورت بھی بہت کم ہے مری جاں
اب شوق کا کچھ اور ہی عالم ہے مری جاں

حبیب جالب

پھول دامن پہ سجائے پھرتے ہیں وہ لوگ
جن کو نسبت ہی نہیں تھی کوئی چمن سے یارو

حبیب جالب

حسرت ہے کوئی غنچہ ہمیں پیار سے دیکھے
ارمان ہے کوئی پھول ہمیں دل سے پکارے

حبیب جالب

سزا کے طور پر ہم کو ملا قفس جالب
بہت شوق تھا ہمیں آشیاں بنانے کا

حبیب جالب

کچھ اور بھی ہیں کام ہمیں اے غم جاناں
کب تک کوئی الجھی ہوئی زلفوں کو سنوارے

www.IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. 2002-2006

حبیب جالب

یہ اعجاز ہے حسن آوارگی کا
جہاں بھی گئے داستاں چھوڑ آئے

حبیب جالب

یہ تیری توجہ کا ہے اعجاز کہ مجھ سے
ہر شخص ترے شہر کا برہم ہے میری جاں

حزیں لدھیانوی

نگل رہی ہے اگر تیرگی تو کیا تم لوگ !
سحر کے وقت چراغوں کی لو ابھارو گے

حزیں لدھیانوی

طلوع ہوگا ابھی کوئی آفتاب ضرور
دھواں اٹھا ہے سر شام پھر چراغوں سے

حسرت موہانی

بزم اغیار میں بے جا ہیں تمہارے یہ ستم
اب نہ کرنا میری جانب کو اشارہ دیکھو

حسرت موہانی

چپکے چپکے رات دن آنسو بہا نا یاد ہے
ہم کو اب تک عاشقی کا وہ زمانہ یاد ہے

حسرت موہانی

حال کھل جائے گا بے تابی دل کا حسرت
بار بار آپ انہیں شوق سے دیکھا نہ کریں

حسرت موہانی

حقیقت کھل گئی حسرت تیری ترک محبت کی
تجھے تو وہ اب پہلے سے بڑھ کر یاد آتے ہیں

حسرت موہانی

خندہ اہل جہاں کی مجھے پرواہ کیا تھی
تم بھی ہنستے ہو مرے حال پہ رونا ہے یہی

حسرت موہانی

شوق جب حد سے گزر جائے تو ہوتا ہے یہ ہی
ورنہ ہم اور کرم یار کی پرواہ نہ کریں

حسن اختر جلیل

ان سے ملی نظر تو پلٹ کر نہ آسکی
وہ رشتہ ء نگاہ بھی کب درمیان رہا

حسن اختر جلیل

تری نگاہ کرم ہے وگر نہ اے غم دوست
زمانہ کیا تیرے شیدائیوں سے خالی ہے

حسن اختر جلیل

حریم دل میں تیری آرزو نے روشن کی
وہ آگ جس نے شب زندگی اجالی ہے

حسن اختر جلیل

ستم ہے میری طرف پیار سے نظر نہ کرے
وہ بت کہ جس میں مرے فن نے جان ڈالی ہے

حسن اختر جلیل

مجھ کو جلیل کون کہے گا شکستہ دل
کھایا تھا ایک زخم سو وہ بے نشاں رہا

حسن عباس رضا

فقط اک پل کے فراق میں کئی خواب کرچیاں ہو گئے
جو پلٹ کے آئے تو یوں لگا یہاں سلسلہ کوئی اور ہے

حفیظ تائب

چھٹ جاتی ہے الام زمانے کی سیاہی
جب دور تیری یاد کا چلتا ہے سر شام

حفیظ جالندھری

ایک بھی تو دکھاؤ منزل پر
جس کو دیکھا ہو رہنما کے سوا

حفیظ جالندھری

باریابی کا برا ہو کہ اب ان کے در پر
اگلے وقتوں کی مدارات نہیں ہوتی

حفیظ جالندھری

پری رخوں کی زبانی کلام سن کے میرا
بہت سے لوگ مری شکل دیکھنے آئے

حفیظ جالندھری

خوش تھے آنکھوں سے کیا رنگین چشمہ پھوٹا ہے
ٹوٹا ہے دل کا پیمانہ اب معلوم ہوا

حفیظ جالندھری

زندگی سے نپٹ رہا ہوں ابھی
موت کیا ہے میری بلا جانے

حفیظ جالندھری

صبح دم اپنی اپنی راہ لگے
شمع کے جان نثار پروانے

حفیظ جالندھری

ضبط گریہ کبھی کرتا ہوں تو فرماتے ہیں
آج کیا بات ہے برسات نہیں ہوتی ہے

حفیظ جالندھری

غم تو گھنگور گھٹاؤں کی طرح ہوتے ہیں
ضبط کا دشت ہے برسات نہیں ہوتی ہے

حفیظ جالندھری

کر رہا ہوں تلاش اپنوں کی
جب سے گم ہوگئے ہیں بیگانے

حفیظ جالندھری

یہ میرا تجربہ ہے حسن کوئی چال چلے
بازی عشق کبھی مات نہیں ہوتی

حفیظ ہوشیاپوری

اگر تو اتفاقاً مل بھی جائے
تیری فرقت کے صدمے کم نہ ہونگے

حفیظ ہوشیارپوری

ابھی ابھی وہ گئے ہیں مگر یہ عالم ہے
بہت دنوں سے وہ جیسے نظر نہیں آئے

حفیظ ہوشیارپوری

نہ چھیڑ ان کو خدا کے لیے کہ اہل وفا
بھٹک گئے تو پھر راہ پر نہیں آئے

حفیظ ہوشیارپوری

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. 2006

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

حمایت علی شاعر

زخموں کو پھول،اشک کو شبنم کہوکہ اب
صاحب یہ چاہتے ہیں کہ غم کا بیاں نہ ہو

حمایت علی شاعر

کس لیے کیجیے کسی گم گشتہ جنت کی تلاش
جب کہ مٹی کے کھلونوں سے بہل جاتے ہیں لوگ

حمایت علی شاعر

شاید ان کی دوستی کا اب بھی دم بھر تے ہیں آپ
ٹھوکریں کھا کر تو سنتے ہیں سنبھل جاتے ہیں لوگ

حیدرقریشی

مرجھا چکے ہیں پھول تیری یاد کے مگر
محسوس ہو رہی ہے عجب تازگی مجھے

خاطرغزنوی

گو ذرا سی بات پر برسوں کے یارانے گئے
لیکن اتنا تو ہوا کچھ لوگ پہچانے گئے

خاطرغزنوی

اب بھی ان یادوں کی خوشبو ذہن میں محفوظ ہے
بارہا ہم جن سے گلزاروں کو مہکانے گئے

خاطرغزنوی

خاطر یہ ہے بازی دل
اس میں جیت سے مات بھلی

خاطرغزنوی

زندگی نے جس طرف دیکھا نظر آئے سراب
غیر تو پھر غیر تھے اپنوں نے بھی دھوکے دیئے

خاطرغزنوی

گرمئی محفل فقط اک نعرہ مستانہ ہے
اور وہ خوش ہیں کہ اس محفل سے دیوانے گئے

خاطرغزنوی

یوں تو وہ میری رگ و جاں سے بھی تھے نزدیک تر
آنسوؤں کی دھند میں لیکن نہ پہچانے گئے

خالداحمد

ریزہ سنگ انا تھا راہ کا کوہ گراں
بڑھ کے لگ جاتا میرے سینے سے ایسا کون تھا

خالداحمد

سنگ دل جب بھی کوئی یاد آیا
لگ کے دیوار سے رویا کوئی

www.IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. 2006

خالد احمد

کچھ برے تھے کچھ بھلے تھے خار کچھ ، گلزار کچھ
ہر کوئی انسان تھا ،آخر فرشتہ کون تھا

خالد اقبال یاسر

فضا بھی کچھ ساز گار ہے سازشوں کی خاطر
اور اس پر یاسر کچھ اہل دربار بھی مخالف

خالد بزمی

گو اس میں بھی سکون کی صورت محال ہے
اس دل سے ان کی یاد بھلا کر تو دیکھ لوں

خالد شریف

شب وصال کوئی خواب تو نہ تھی لیکن
وہ میرے ساتھ رہا پھر بھی میں اکیلا تھا

خالد شریف

میں اپنے آپ میں آؤں تو بات کر پاؤں
کہ اب تلک میرا ہمزاد مجھ میں رہتا تھا

خالد

خالد وہ سانحہ تو انھیں یاد بھی نہیں
جو ہم نے عمر بھر کی نشانی بنا لیا

خاور احمد

جانے کتنے دوست میرے پتھر کے بن جائیں
اس خوف سے دے نہیں سکتا میں آواز کسی کو

خلیل الرحمٰن اعظمی

خیر سے اب اہل ستم کو دیوانوں سے کام پڑا ہے
دیکھیں کتنی زنجیریں ہیں دیکھیں کتنے زنداں ہیں

خلیل الرحمٰن اعظمی

عشق رسوا تیرے ہر زخم فروزاں کی قسم
میرے سینے میں کئی زخم ہرے اور بھی ہیں

خلیل تنویر

عجب گھڑی تھی لگی چپ بیان کر نہ سکے
نہ جانے کون سا غم درد کی تہوں میں تھا

خلیل رامپوری

خود سے جب باتیں کرنے کو جی چاہا ہے
گھر سے اٹھ کر ندی کنارے جا بیٹھا ہوں

خلیل رامپوری

سایہ بھی تیرا تجھ کو کہیں چھوڑ جائے گا
آئی بھی تیرے کام تو تنہائی آئے گی

خمار بارہ بنکوی

روشنی کے لئے دل جلانا پڑا
ایسی ظلمت بڑھی تیری جانے کے بعد

خمار

حال دل کہنے بڑی شان سے آئے تھے خمار
اب جو سننے کو وہ بیٹھے ہیں تو کچھ یاد نہیں

خمار

ٹوٹ کر جب تک حوادث آشنا ہوتا نہیں
اور کچھ بھی ہو تو ہو دل آئینہ ہوتا نہیں

خمار

ضبط کی منزلیں کہہ کہہ کے یہ طے میں نے کیں
ان کے پہلو میں بھی دل ہے کوئی فولاد نہیں

خورشید الاسلام

عجیب لطف سے گزریں یہ دن جو یوں گزریں
کہ تیرے دل میں رہیں اور اپنے گھر میں رہیں

خورشید السلام

نہ کوئی یار نہ کوئی دیار کیا کیجیے
سوائے سانس کے اب کوئی سلسلہ نہیں رہا

www.IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. 2002-2006

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

داغ

رہتا ہے روز اس کی ملاقات کا خیال
ہو جائے خواب کاش یہ دن رات کا خیال

داغ

زیست سے تنگ ہوا ہے تو کیوں جیتے ہو
جان پیاری بھی نہیں جان سے جاتے بھی نہیں

داغ

سر محفل مجھی سے پردہ کرنا تھا تجھے ظالم
پھر اس پر یہ قیامت غیر کے دامن سے منہ ڈھانپا

داغ

غیروں سے التفات پہ ٹوکا تو یوں کہا
دنیا میں بات بھی نہ کریں کیا کسی سے ہم

داغ

لطف مے تجھ سے کیا کہوں زاہد
ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہیں

داغ

ہو چکا قطع تعلق تو جفائیں کیوں ہوں
جن کو مطلب کہیں رہتا ہے وہ ستاتے بھی نہیں

Iqbal Cyber Library.Net All rights reserved. 2002-2006

درد

زندگی ہے یا کوئی طوفان ہے
ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے

ڈاکٹر وحید اختر

زندگی ہم تیرے اتنے خطا وار نہ تھے
کہ جسے اپنا بنائیں، وہی بیگانہ بنے

ڈاکٹر وحید اختر

عہد رفتہ کے پر اسرار گھنے جنگل میں
پھونک کر سحر ، بنا دیتی ہیں پتھر یادیں

ڈاکٹر سعید اقبال سعدی

گر ہو سکے تو دوستی ہر ایک سے کریں
لیکن کبھی کسی سے عدوات نہ کیجیے

ذوالفقار علی بخاری

کیا بتاؤں کس طر ح اب کٹ رہی زندگی
میری ہر ہر سانس اک تلوار ہے تیرے بغیر

ذوالفقار احمد تابش

صدائیں دیتے ہیں ہر شب جو قریہ ء دل سے
یہاں پر آپ نے اپنا مکاں بھی رکھا ہے

ذوالفقار علی بخاری

میرے غم کی تلخیوں کا اس سے کچھ اندازہ کر
مجھ کو مئے نوشی سے بھی انکار ہے تیرے بغیر

ذوالفقار احمد تابش

شور سا اٹھتا ہے کوئے دل سے شب کے پچھلے پہر
کون رہتا ہے یہاں پر نوحہ گر کھلتا نہیں

رام ریاض

کانوں میں بڑی دیر تلک گونج رہے گی
خاموش چٹانوں سے کبھی بول کے دیکھو

راسخ عرفانی

بھوک کی آگ سے جھلسے ہوئے چہرے نکھرے
کونپلیں خشک زمینوں سے نکل آئی ہیں

راشد مفتی

مقابلہ تو کروں راشد اپنے دشمن سے
یہ اور بات ہے جیتوں کہ ہارتا جاؤں

رام ریاض

ذرہ انسان کبھی دشت نگر لگتا ہے
بعض اوقات ہمیں ایسا بھی ڈر لگتا ہے

رام ریاض

ذرے ہیں مگر کم نہیں پاؤ گے کسی سے
پھر جانچ کے دیکھو ہمیں پھر تول کے دیکھو

رام ریاض

کوئی لیتا ہے تیرا نام تو رک جاتا ہوں
اب تیرا ذکر بھی صدیوں کا سفر لگتا ہے

رزید قیصرانی

مانا کہ وہ اک خواب تھا دھوکا نظر کا تھا
اس بے وفا سے ربط مگر عمر بھر کا تھا

رسا چغتائی

لوگ کب کے آشنا نکلے
وقت کتنا گریز پا نکلا

رشید خان رشید

خود کو پایا نہ تجھ کو ڈھونڈھ سکے
زندگی اپنی رائیگاں گزری

رشید قیصرانی

جو کسی سوچ کے سانچے میں نہیں آ سکتا
تو نے کیا سوچ اس شخص کو چاہا مرے دل

رشید قیصرانی

صحرا کے سر کی مانگ ہے اب تک وہ اک لکیر
حاصل جسے غرور تیری رہگذر کا تھا

رشید قیصرانی

لوٹ کر آئے نہ بھٹکے ہوئے راہی دل میں
آگ اس دشت میں ہم نے تو جلائی پہروں

رضا ہمدانی

عجب چیز ہے یہ محبت کی بازی
جو ہارے وہ جیتے ،جو جیتے وہ ہارے

رضا

فریاد کر رہی ہے یہ ترسی ہوئی نگاہ
دیکھے ہوئے کسی کو بہت دن گزر گئے

رضی اختر شوق

میں بہر آزمایش بھی جلا ہوں
کہ دیکھوں مجھ میں کتنی روشنی ہے

رضی اختر

مجھ کو پانا ہے تو پھر مجھ میں اتر کر دیکھو
یوں کنارے سے سمندر نہیں دیکھا جاتا

رفعت سلطان

زمانہ ساز نکلے تم تو کیا ہے
ذرا سی بات کو کیا دیں ہوا ہم

رفعت سلطان

عمر بھر تجھ کو دیکھنے پہ
ذوق نظارہ کم نہیں ہوتا

رفعت سلطان

گریز عشق سے لازم سہی مگر رفعت
جو دل ہی بات نہ مانے تو کیا کیا جائے

رفعت سلطان

ہم فقیروں کو بھلا آپ سے کیا شکوہ
ہم تو بس آپ کے ممنون کرم رہتے ہیں

رفعت سلطان

ہو غرض کوئی اگر پیش نظر
اہتمام دوستی کرتے ہیں لوگ

رفیق ارم

چاروں طرف دھیان کی چادر سی تان کے
بیٹھا ہوا ہوں سائے میں اپنے مکان کے

رفیق خاور جسکانی

چاندنی راہ ملاقات میں دیوار بنی
چاند بھی جیسا تیرا چاہنے والا نکلا

روحی کنجاہی

بے تعلق ہوئے روحی عجب انداز سے لوگ
کس پہ کیا حادثہ گزرا نہ کسی نے پوچھا

روحی کنجاہی

تجھے چھو کر بھی تجھے پا نہ سکیں گے تو ہمیں
صورت درد تیرے دل میں اترنا ہو گا

روحی کنجاہی

ذہن آوارہ، دل آوارہ، نظر آوارہ
کیسے اس حال کو پہنچا نہ کسی نے پوچھا

روحی کنجاہی

رہے گی یاد ہمیں اس کی خوش مزاقی بھی
ملا ہے جب بھی وہ خوش فہمیوں میں ڈال گیا

روحی کنجاہی

فہرست محسنوں کی نہایت طویل ہے
مجھ سے میری تباہیوں کی داستاں نہ پوچھ

روحی

فرط خوشی کہوں کہ اسے غم کا نام دوں
آنکھوں میں اشک آگئے جب بھی ملا ہے وہ

روشن صدیقی

شایان جرم عشق نہ تھی قید زندگی
جی شاد ہو گیا رسن و دار دیکھ کر

رئیس امروہوی

صبح کے قافلوں سے نبھ نہ سکی
میں اکیلا سواد شب میں چلا

رئیس امروہوی

صدیوں تک اہتمام شب ہجر میں رہے
صدیوں سے انتظار سحر کر رہے ہیں ہم

رئیس امروہوی

صبح ازل سے شام ابد تک ہے ایک دن
یہ دن تڑپ کے بسر کر رہے ہیں ہم

رئیس امروہوی

گردش وقت بھی آگے مجھے لے جا نہ سکی
تم جہاں چھوڑ گئے تھے میں وہیں ہوں اب تک

رئیس امروہوی

زمانہ پی تو رہا شراب دانش کو
خدا کرے کہ یہ ہی زہر کار گر ہو جائے

ریاض خیرآبادی

حاصل اگر ہوئی بھی ہے تو حاصل نہیں ہے کچھ
بے اعتبار چیز ہے دنیا کہیں جسے

ریاض مجید

آپ اپنے قتل میں شامل تھا میں مقتول شوق
یہ کھلا مجھ پر طلب کا خون بہا دیتے ہوئے

ریاض مجید

بچھڑنے والے تجھے دیکھ دیکھ سوچتا ہوں
تو پھر ملے گا تو کتنا بدل چکا ہو گا

ریاض مجید

بے زبانی بخش دی خود احتسابی نے مجھے
ہونٹ سل جاتے ہیں دنیا کو گلہ دیتے ہوئے

ریاض مجید

تو میرے سا منے بیٹھا ہے اور میں سوچتا ہوں
کہ آتے لمحوں میں جینا بھی اک سزا ہوگا

ریاض مجید

خدا کرے کہ تجھے دوری ہی راس آجائے
تو کیا کرے گا بھلا اب یہاں پر آکر بھی

ریاض مجید

دل دھڑکتا ہے کسی بے نام خدشے سے ریاض
کون کہہ سکتا ہے آتی رت میں کیا ہونے کو ہے

ریاض مجید

مر گیا ہوتا تو شاید صبر آجاتا ریاض
کب تک اس بچھڑے ہوئے کی یاد میں روتا رہوں

ریاض مجید

یہ بھی میرا جرم ہے بے بس تو ہوں بے حس نہیں
سیر دنیا کتنا جان لیوا تماشا ہے مجھے

ریحانہ رضوی

رات دن ہم تیری یادوں کا سہارا لے کر
اپنی تنہائی کا ایوان سجا لیتے ہیں

رئیس امروہوی

کوئی قدم نہ اٹھے سوئے منزل مقصود
دعا کرو کہ ہر اک راہ پر خطر ہو جائے

CyberLibrary.Net
M. Iqbal
All rights reserved.
2002-2006

زاہد حسین زاہد

ہستی کے مسائل نے تیری یاد بھلا دی
یوں تجھ کو بھلانے کا ارادہ تو نہیں تھا

زاہد فارانی

قیام کرتا نہیں دل میں چار دن کوئی
مکین خانہء بے در بدلتے رہتے ہیں

زاہد فارانی

وہ دیکھتا ہے میرے اضطراب کو ہنس کر
میں تیز رو ہوں وہ ٹھہرا ہو اسمندر ہے

زبیر رضوی

ان قربتوں نے اور بھی تنہا سا کر دیا
اب درمیان ہمارے کوئی فاصلہ نہیں

زبیر رضوی

جلا ہے دل یا کوئی گھر یہ دیکھنا لوگو
ہوائیں پھرتی ہیں چاروں طرف دھواں لے کر

زبیر رضوی

حضور درست عجب حادثہ ہوا یارو
ہر اک حرف شکایت نے خود کشی کر لی

زبیر رضوی

دو چار صحبتوں میں اسے اور دیکھ لیں
وہ شخص پہلی بار تو اچھا نہیں لگا

زبیر رضوی

مجھ سے بچھڑ گیا وہ ہرے جنگلوں کے بیچ
میں کس طرف کو جاؤں ،کوئی راستہ نہیں

زخمی لکھنوی

ذرا سے ظلم پہ کیوں عہد ماضی کو بھلا دیتا
جنہیں برسوں دعا دی تھی انہیں کیا بدعا دیتے

زہرہ نگار

اب ذوق طلب وجہء جنوں ٹھہر گیا ہے
اب عرض وفا باعث رسوائی ہے

زہرہ نگار

خوب ہے صاحب محفل کی ادا
کوئی بدلا تو برا مان گئے

زہرہ نگار

غم اپنے ہی اشکوں کا خریدار ہوا ہے
دل اپنی ہی حالت کا تماشائی ہے دیکھو

زہرہ نگار

فریب خوردہ منزل ہیں ہم کو کیا معلوم
بہ طرز راہبری، راہزن کی بات کرو

ساغرصدیقی

جلتے ہوئے دیکھے وہی معصوم شگوفے
تھا جن کو بھروسہ تیرے دامن کی ہوا کا

ساحرلدھیانوی

مانا کہ اس زمیں کو نہ گلزار کر سکے
کچھ خار کم تو کر گئے گزرے جدھر سے ہم

ساحرلدھیانوی

چہرے کے پھول، زلف کے سائے،بدن کی آنچ
کیا کیا سمیٹ لائی تیرے بدن کی ہوا

ساحرلدھیانوی

تم میرے لئے اور کوئی الزام نہ ڈھونڈو
چاہا تھا تمہیں اک یہ ہی الزام بہت ہے

ساحرلدھیانوی

ٹکڑا کوئی عطا ہو احرام بندگی کا
سوراخ پڑ گئے ہیں اخلاص کے کفن میں

ساحرلدھیانوی

ٹوٹا طلسم عہد محبت کچھ اس طرح
پھر آرزو کی شمع فروزاں نہ کر سکے

ساحرلدھیانوی

زندگی یوں تو ہمیشہ سے پریشان سی تھی
اب تو ہر سانس گراں بار ہوئی جاتی ہے

ساحرلدھیانوی

شاید تمہارے آنے سے یہ بھید کھل سکے
حیران ہیں کہ آج نئی بات کیا کریں

ساحرلدھیانوی

طرب زاروں پہ کیا بیتی، صنم خانوں پہ کیا گزری
دل زندہ تیرے مرحوم ارمانوں پہ کیا گزری

ساحرلدھیانوی

فطرت کی مشیت بھی بڑی چیز ہے لیکن
فطرت کبھی بے بس کا سہارا نہیں ہوتی

ساحرلدھیانوی

لو آج ہم نے توڑ دیا رشتہ امید
لو اب کبھی گلہ نہ کریں گے کسی سے ہم

www.IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. 2006

ساحرلدھیانوی

لے دے کے اپنے پاس فقط اک نظر تو ہے
کیوں دیکھیں زندگی کو کسی کی نظر سے ہم

ساحرہوشیارپوری

ترے لطف وکرم کا معترف ہے اک جہاں لیکن
کسی مجبور غم کی داستاں کچھ اور کہتی ہے

ساحرہوشیارپوری

حرف مطلب زباں پہ کیوں آئے
یہ تو اظہار آرزو ہو گا

ساحرہوشیارپوری

خوب تقسیم عیش و غم یہ رہی
غم ہم کو نصیب ہوتے ہیں

ساحرہوشیارپوری

دیکھ کر میرے دل کی بربادی
کون شیدائے رنگ و بو ہوگا

ساحرہوشیارپوری

ڈھونڈتے ہیں دوائے درد دل
چارہ گر بھی عجیب ہوتے ہیں

ساحر ہوشیار پوری

سیر کو آئے ، زخم کھا کے چلے
حادثے بھی عجیب ہوتے ہیں

ساحر ہوشیار پوری

نظر ان کی زباں ان کی، تعجب ہے کہ اس پر بھی
نظر کچھ اور کہتی ہے زباں کچھ اور کہتی ہے

ساحر لدھیانوی

ابھی نہ چھیڑ محبت کے گیت اے مطرب
ابھی حیات کا ماحول خوشگوار نہیں

ساحر لدھیانوی

ہمیں سے رنگ گلستاں ہمیں سے رنگ بہار
ہمیں کو نظم گلستاں پہ اختیار نہیں

ساحر لدھیانوی

ہوس نصیب نظر کو کہیں قرار نہیں
میں منتظر ہوں مگر تیرا انتظار نہیں

ساحر لدھیانوی

پھر نہ کیجئے میری گستاخ نگاہی کا گلہ
دیکھئے آپ نے پھر پیار سے دیکھا مجھ کو

ساحرلدھیانوی

تنگ آچکے ہیں کش مکش زندگی سے ہم
ٹھکرا نہ دیں جہاں کو کہیں بے دلی سے ہم

ساحرلدھیانوی

دیکھا تو تھا یوں ہی کسی غفلت شعار نے
دیوانہ کر دیا دل بے اختیار نے

ساغرصدیقی

رنگ اڑنے لگا ہے پھولوں کا
اب تو آجاؤ وقت نازک ہے

ساغرصدیقی

حا دثے کیا کیا تمہاری بے رخی سے ہو گئے
ساری دنیا کے لئے ہم اجنبی سے ہوگئے

ساغرصدیقی

بادل فضا میں آپ کی تصویر بن گئے
سایہ کوئی خیال سے گزرا تو رو دیئے

ساغرصدیقی

بے ساختہ بکھر گئی جلوں کی کائنات
آئینہ ٹوٹ کر تیری انگڑائی بن گیا

ساغر صدیقی

پھول چاہے تھے مگر ہاتھ میں آئے پتھر
ہم نے آغوش محبت میں سلائے پتھر

ساغر صدیقی

تو ے کیا توڑا گلستان سے وفا کا ایک پھول
ہر کلی ہے غیر محرم ، ہر شگوفہ اجنبی

ساغر صدیقی

تیری دنیا میں یا رب زیست کے سامان جلتے ہیں
فریب زندگی کی آگ میں انسان جلتے ہیں

ساغر صدیقی

جن کے دامن میں کچھ نہیں ہوتا
ان کے سینوں میں پیار ہوتا ہے

ساغر صدیقی

چراغ زندگی کو ایک جھونکے کی ضرورت ہے
تمہیں میری قسم ہے ذرا دا من کو لہرانا

ساغر صدیقی

چھو ٹ جاتی ہے پھول سے خوشبو
روٹھ جاتے ہیں یار چپ ہوجا

ساغرصدیقی

حوادث رقص فرما ہیں قیامت مسکراتی ہے
سنا ہے نا خدا کے نام سے طوفان جلتے ہیں

ساغرصدیقی

رات کی رانی کا جھونکا تھا کسی کی یاد بھی
دیر تک آنگن میرے احساس کا مہکا رہا

ساغرصدیقی

رسم فرہاد پھر زندہ کریں
آؤ پھر پتھروں کا دل چیریں

ساغرصدیقی

روداد محبت کیا کہیے کچھ یاد رہی کچھ بھول گئے
دو دن کی مسرت کیا کہیے کچھ یاد رہی کچھ بھول گئے

ساغرصدیقی

زمانے کو نہ دے الزام اے ناواقف منزل
زمانے کی نظر ہم ہیں،زمانے کا چلن ہم میں

ساغرصدیقی

زندگی جبر مسلسل کی طرح کاٹی ہے
جانے کس ظلم کی پائی ہے سزا یاد نہیں

ساغر صدیقی

زندگی کی بات سن کر کیا کہیں
اک تمنا تھی تقاضا بن گئی

ساغر صدیقی

ساغر کسی کی یاد میں جب اشک بار تھے
کتنے حسین دن تھے جہان خراب میں

ساغر صدیقی

غم سے رونق ہو گئی کاشانہ تقدیر میں
مطمئن ہے دل کی دنیا ہر خوشی سے روٹھ کر

ساغر صدیقی

فغاں ہے درد ہے، سوز و فراق ،و داغ الم
ابھی تو گھر میں بہت مہربان بیٹھے ہیں

ساغر صدیقی

فقیہہ شہر نے تہمت لگائی ساغر پر
یہ شخص درد کی دولت کو عام کرتا ہے

ساغر صدیقی

گردش دوراں ،زمانے کی نظر آنکھوں کی نیند
کتنے دشمن ایک رسم دوستی سے ہو گئے

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved.

ساغر صدیقی

میرے ساتھ تم بھی چلنا میرے ساتھ تم بھی آنا
ذرا غم کے راستوں میں بڑی تیز تیرگی ہے

ساغر صدیقی

میں یاد دلاتا ہوں شکایت نہیں کرتا
بھولے ہوئے اقرار پہ تنقید کا حق ہے

ساغر نظامی

دشت میں قیس نہیں کوہ پہ فرہاد نہیں
ہے وہی عشق کی دنیا مگر آباد نہیں

ساغر نظامی

ڈھونڈنے کو تجھے او ! میرے نہ ملنے والے
وہ چلا ہے جسے اپنا بھی پتہ یاد نہیں

ساغر صدیقی

قریب دار کٹا دن تو رات کانٹو ں
گزار دی ہے کسی نے حیات کانٹوں پر

ساغر صدیقی

ہر شام وصل ہو نئی تمہید دلبری
اتنا بھی انتظار کا قائل نہیں ہوں میں

ساقی فاروقی

میں نے چاہا تھا کہ اشکوں کا تماشا دیکھوں
اور آنکھوں کا خزانہ تھا کہ خالی نکلا

ساقی فاروقی

خاک میں اس کی جدائی میں پریشاں پھروں
جب کہ یہ مانا بچھڑنا میری مرضی نکلا

ساحر لدھیانوی

تنگ آ چکے ہیں کشمکش زندگی سے ہم
ٹھکرا نہ دیں جہاں کو کہیں بے دلی سے ہم

سجاد باقر رضوی

ڈوبے سے کہاں پیاس بجھی اہل طلب کی
میں وادی گل میں بھی بیاباں کی طرح تھا

سجاد باقر رضوی

سنا تو تھا مگر اس رمز کو کو سمجھتے نہ تھے
کہ تیری خوش نگہی میں بھی تلخیاں ہوں گی

سجاد باقر رضوی

یہ عہد وہ ہے کہ میری وفا کے قصوں میں
تیری جفا کی حکایات بھی بیاں ہو گی

سحر انصاری

بے خودی رسوا تو کیا کرتی مجھے
مجھ میں کوئی بے خبر آباد ہے

سحر انصاری

راہ جنوں میں تیشہ بدست آ گیا ہوں میں
ہر سنگ ہے گراں مگر اتنا گراں کہاں

سحر انصاری

صبا نے فاش کیا راز بوئے گیسوئے یار
یہ جرم اہل تمنا کے سر نہیں آیا

سحر انصاری

کبھی کوئی ترے وعدوں کا تذکرہ چھیڑے
تو کیا کہوں کہ کوئی نامہ بر نہیں آیا

سحر انصاری

میرے لہو کو میری خاک ناگزیر کو دیکھ
یونہی سلیقہ عرض ہنر نہیں آیا

سحر انصاری

میں وہ مسافر دشت غم محبت ہوں
جو گھر پہنچ کے بھی سوچے کہ گھر نہیں آیا

سحر زیدی

یہی نہیں کہ زمانے میں آشنا نہ ملا
ستم تو یہ ہے کہ وفاؤں کا بھی صلا نہ ملا

سراج الدین ظفر

حدیث زہر ہو یا واردات زہرہ مثال
کسی کے نام کو ہم زیب ہر مقالہ کریں

سراج الدین ظفر

لا صراحی کہ کروں وہم و گماں غرق شراب
اس سے پہلے کہ میں خود وہم و گماں ہو جاؤں

سراج لکھنوی

پھول بننے کی خوشی میں مسکرائی تھی کلی
کیا خبر تھی یہ تغیر موت کا پیغام ہے

سراج لکھنوی

حسن مدہوش ادا،رنگ پہ بھر پور شباب
اور ان سب کا خلاصہ تیری انگڑائی ہے

سرمد صہبائی

اس آس پہ ہر آئینے کو جوڑ رہا ہوں
شائد کوئی ریزہ میرے چہرے کا پتا دے

سرمد صہبائی

کون ہے کس نے پکارا ہے صدا کیسے ہوئی
یہ کرن تاریکیٔ شب سے رہا کیسے ہوئی

سرمد صہبائی

گزری ہے مری عمر سرابوں کے سفر میں
اے ریگِ رواں اب کسی چشمے کا پتا دے

سرور بارہ بنکوی

پا بہ جولاں اپنے شانوں پہ لئے اپنی صلیب
میں سفیرِ حق ہوں لیکن نرغۂ باطل میں ہوں

سرور بارہ بنکوی

خوشبو کے رنگ دستِ صبا سے اتر گئے
پل بھر میں تیری چاہ کے موسم بدل گئے

سعید اختر

طوفاں کی دشمنی سے نہ بچتے تو خیر تھی
ساحل سے دوستی کے بھرم نے ڈبو دیا

سلطان اختر

ظلمت انتشار میں آنکھیں کھلی رکھو
تم جس کو ڈھونڈتے ہو وہ دنیا ہے سامنے

سلطان رشک

میری آنکھوں سے عیاں ہوتا ہے میرے دل کا کرب
جب کسی مہربان کونا مہر بان کہنا پڑے

سلیم احمد سلیم

ہم کو پوچھا ہمارے بعد سلیم
جیسے سوتے کو کوئی دے پیار

سلیم احمد

اے صبا آکہ دکھائیں تجھے وہ گل جس نے
باتوں ہی باتوں میں گلزار کھلا رکھا ہے

سلیم احمد

حاصل کا حساب ہو رہے گا
فی الحال تو جان دے رہا ہوں

سلیم احمد

رسم جہاں نہ چھوٹ سکی ترک عشق سے
جب مل گئے تو پرسش حالات ہو گئی

سلیم احمد

تیرے آنے کی خبر پا کے ابھی سے دل نے
شکوہ کو اور کسی دن پہ اٹھا رکھا ہے

سلیم احمد

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved 2002-2006

ریا کاری لبوں نے سیکھ لی
کوئی حالت ہو یہ ہنستے رہیں گے

سلیم احمد

زمانہ گرم سفر ہے، کہیں تو پائے گا
وہ دل جو مہر و محبت کی سر زمیں ہونگے

سلیم احمد

عشق میں جس کے یہ احوال بنا رکھا ہے
اب وہی کہتا ہے اس وضع میں کیا رکھا ہے

سلیم احمد

لے چلے ہو مجھے ،اس بزم میں یارو!لیکن
کچھ میرا حال بھی ،پہلے سے سنا رکھا ہے

سلیم احمد

نہ جانے کس کی آمد ہے کہ تارے
دورویہ مشعلیں لے کر کھڑے ہیں

سلیم شاہد

احساس بھی نہ تھا کہ ہے پتھر بدن میرا
ہاں ڈوبنا پڑا ہے ابھرنے کی آس پر

سلیم شاہد

بہتر ہے خود ہی ا جنبی بن کر اسے ملوں
الزام آئے کیوں میرے صورت شناس پر

سلیم شاہد

ڈھونڈ اب کچھ بھاگتے لوگوں میں صورت آشنا
ان بگولوں میں گئے لمحوں کی پروائی نہ ہو

سلیم شاہد

زخم دل ترے گھر کی زینت ہیں انھیں پردے میں رکھو
کوئی نا محرم تیرے گھر کا تماشائی نہ ہو ! ! ! !

سلیم شاہد

قید میرے جسم کے اندر کوئی وحشی نہ ہو
سانس لیتا ہوں تو آتی ہے صدا زنجیر کی

سلیم شاہد

کیا ہے پرسش احوال زخم نے رسوا !
یہ چاک اور نمایاں ہوا رفو ہو کر

سلیم شہزاد

چھوٹے سے آنگن میں جو ہوتی ہے بات
پھیلا کرتی ہے وہ اکثر چاروں اور

سلیم شہزاد

یہ جو اک حرف دعا ہے لب پہ
نا رسا ہو کہ رسا کافی ہے

سلیم کوثر

بس اب کے اتنی تبدیلی ہوئی ہے
پرانے گھر میں تنہائی نئی ہے

سلیم کوثر

ہماری آنکھوں میں چاند تارے تھے،ابر گریہ تھا،کہکشاں تھی
تم ایسے موسم میں آئے ہو جب تمام دریا اتر گئے ہیں

سلیم واحد سلیم

اک کرن بھی تو نہیں غم کی اندھیری رات میں
کوئی جگنو، کوئی آنسو کوئی تارہ کچھ تو ہو

سلیمان ادیب

چاندنی پھول ،ہوا ،جام ،ستارے خوشبو
زہر کے نام ہیں جس شب نہیں ہوتا کوئی

سلیمان ادیب

چہرے کتبے ہی سہی کتبوں کی عبارت پہ نہ جا
ابھی لفظوں سے کہاں پردے اٹھائے ہم نے

سلیمان ادیب

زندگی کون سے ناکردہ گناہ کی ہے سزا
خود نہیں جانتا کیا اوروں کو بتلاوں میں

سیماب اکبر آبادی

مرکز پر اپنے دھوپ سمٹتی ہے جس طرح
یوں رفتہ رفتہ تیرے قریب آ رہا ہوں میں

سودا

ظالم میں کہہ رہا تھا تو اس خو سے در گزر
سودا کا قتل ہے یہ چھپایا نہ جائے گا

سودا

فکر معاش عشق بتاں یاد رفتگاں

سید سبط علی اعجاز

یہ کہہ کے اس نے شجر کو تنے سے کاٹ دیا
کہ اس درخت میں کچھ ٹہنیاں پرانی ہیں

سید سبط علی صبا

عجیب سوچ ہے اس شہر کے مکینوں کی
مکاں نئے ہیں مگر کھڑکیاں پرانی ہیں

سید ضمیر جعفری

طوفان نہیں گزرے کہ بیاباں نہیں گزرے
ہم مرحلہ ء زیست سے آساں نہیں گزرے

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. © 2002-2006

سید ضمیر جعفری

عرصہ ہوا وہ زلف پریشاں نہیں دیکھی
مدت ہوئی نظروں سے گلستاں نہیں گزرے

سید ضمیر جعفری

غم جہاں بہت اچھا، انہیں بھلا دیں گے
زہے نصیب اگر دل پہ اختیار ہوا

سید عابد علی عابد

یہ ہی دل جس کو شکایت ہے گراں جانی کی
یہ ہی دل کارگہ شیشہ گراں ہوتا ہے

سید عبدالحمید عدم

وہ آتے ہیں تو دل میں اک کسک محسوس ہوتی ہے
میں ڈرتا ہوں کہیں اس کو محبت تو نہیں کہتے

سید عبدالحمید عدم

تمام زخم عدم دل کے ہوگئے تازہ
وہ آج اتنی محبت سے خندہ لب گزرے

سید عبدالحمید عدم

تو ملتا ہے ہمیں لیکن نہایت اجنبیت سے
اسے اے دوست طرز واقفیت تو نہیں کہتے

www.IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. 2002-2006

سیدعبدالحمیدعدم

چاندنی راتوں میں معلوم نہیں مجھ کو عدم
بھولے بسرے ہوئے غم کس لئے یاد آتے ہیں

سیدعبدالحمیدعدم

ذرا آگے چلو گے تو اضافہ علم میں ہو گا
محبت پہلے ،پہلے بے ضرر محسوس ہوتی ہے

سیدعبدالحمیدعدم

راہ حیات میں وہ ملے تو تھے اک بار
پر ان سے بات چیت بہت مختصر ہوئی

سیدعبدالحمیدعدم

ریاضت چیز تو اچھی ہے لیکن حضرت زاہد
یہ بے موسم سی شے معلوم ہوتی ہے جوانی میں

سیدعبدالحمیدعدم

زبانی تھا سچی محبت کا عہد
نہ کاغذ تھا کوئی نہ تحریر تھی

سیدعبدالحمیدعدم

زندگی کا راستہ کاٹنا تو تھا عدم
جاگ اٹھے تو چل دیئے،تھک گئے تو سو لیے

سیدعبدالحمیدعدم

زندگی کے اداس لمحوں میں
بے وفا دوست یاد آتے ہیں

سیدعبدالحمیدعدم

سنا تھا ٹوٹے ہوئے ساز خوب بجتے ہیں
بڑے خلوص سے دل کا رباب لایا ہوں

سیدعبدالحمیدعدم

طور پہ چھیڑا تھا جس نے آپ کو
وہ میری دیوانگی تھی میں نہ تھا

سیدعبدالحمیدعدم

مرنے والے تو خیر بے بس ہیں
جینے والے کمال کرتے ہیں

سیدعبدالحمیدعدم

منجدھار تک پہنچنا تو ہمت کی بات تھی
ساحل کے آس پاس ہی طوفان بن گئے

سیدعبدالحمیدعدم

وہ جھوٹے موتیوں کی چمک پر پھسل گئی
میں ہاتھ میں لیے ہوئے الماس رہ گیا

سید عبدالحمید عدم

ہمت نہ ہار ایک قدم کا ہی فرق ہے
کانٹوں کی وادیوں سے گلوں کے دیار تک

سید عبدالحمید عدم

ہوا ہی ایسی چلی ہے کہ جی بحال نہیں
ورنہ ہم تو بہت کم اداس رہتے ہیں

سید عبدالحمید عدم

ہیں تری آنکھوں میں کچھ عہدبہاراں کے نشان
ورنہ دنیا کی ہر اک چیز خزاں دیدہ لگے

www.IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved ©2002-2006

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

سید عبدالحمید عدم

تری نگاہ میں اک رنگ اجنبیت تھا
کس اعتبار میں ہم کھل کے گفتگو کرتے

سید عبدالحمید عدم

ترے بغیر کسی چیز کی کمی تو نہیں
تیرے بغیر طبیعت اداس رہتی ہے

سید عبدالحمید عدم

تم اور اتنی کشادہ دلی سے پیش آؤ
میں سوچتا ہوں کہ ستم ہے کہ مہربانی ہے

سید عبدالحمید عدم

ٹھر جائیں اک آخری جام پی لوں
بہاروں کو حکم خزاں دینے والے

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved ©2002-2006

سید عبدالحمید عدم

جب بھی کسی نے ہنس کے مروت سے بات کی
دل سے تمام عمر کے غم دور ہو گئے

سید عبدالحمید عدم

جیسے کہ ہاتھ میں نے دو عالم پہ رکھ دیا
محسوس یہ ہوا تیرے دامن کو تھام کر

سید عبدالحمید عدم

چھڑ گئی جو نگاہوں کے تصادم سے عدم
اب وہ گھر کی گفتگو بھی داستان ہونے لگی

سید عبدالحمید عدم

حسن کو آتا ہے جب اپنی ضرورت کا خیال
عشق پر لطف کی برسات بھی ہو جاتی ہے

سید عبدالحمید عدم

حوادث روزگار دیکھیں، ابھی دکھاتے ہیں اور کیا کیا
ابھی تو اتنا سمجھ میں آتا ہے بے کسوں کا خدا نہیں ہے

سید عبدالحمید عدم

حیات ہم کو طلاطم میں لے کے ڈوب گئی
وگرنہ موت نے ساحل دکھا دیا ہوتا

سید عبدالحمید عدم

خلوص دل سے کہو ہم کو بھولنے والو
کبھی تمہیں بھی ہمارا خیال آتا ہے

سید عبدالحمید عدم

ڈھونڈتا ہے عدم انہیں اب کیا
وہ تو دل میں سمائے بیٹھے ہیں

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2003-2006

سید عبدالحمید عدم

ذرا سا عشق کا بھی اس میں دخل ہوتا ہے
کوئی حسین مکمل حسین نہیں ہوتا

سید عبدالحمید عدم

گزرے گی زندگی کی سیاہ رات کس طرح
دل کا چراغ گل ہوا جاتا ہے شام سے

سید عبدالحمید عدم

گل چیں وہ کلی کیا تجھے شاداب کرے گی
آغاز بہاراں میں جو مرجھائی ہوئی ہے

سید عبدالحمید عدم

گلے آپس میں جب ملتے ہیں دو بچھڑے ہوئے ساتھی
عدم ہم بے سہاروں کو بڑی تکلیف ہوتی ہے

سید عبدالحمید عدم

گماں نہ کر مجھے جرات سوال نہیں
فقط یہ ڈر ہے، تجھے لاجواب کر دوں گا

سید عبدالحمید عدم

میں اس عظیم خوشی کا نہ ہوسکوں گا حریف
مجھے خدا کے لیے اپنا آشنا نہ بنا

سید عبدالحمید عدم

ناداں تھا جو پرندہ وہ اڑ اڑ کے تھک گیا
جو رمز آشنا تھا، تہہ دام سو گیا

سید عبدالحمید عدم

ہرج تو کوئی نہیں پھر بھی خیال آتا ہے
کیوں برے وقت میں سرکار کا احسان لینا

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

سید عبدالحمید عدم

ہے گنجائش ابھی آواز دے کر روک لو مجھ کو
گیا تو پھر کبھی واپس پلٹ کر میں نہ آؤں گا

سید عبدالحمید عدم

اک ہم سفر کو کھو کے یہ حالت ہوئی عدم
جنگل میں جس طرح کوئی بے آس رہ گیا

سید عبدالحمید عدم

حادثہ ہے مگر ایسا تو المناک نہیں
یعنی اک دوست نے اک دوست کو برباد کیا

سید عبدالحمید عدم

روح کی جوت بجھ چکی ہوتی، دل کے اجزاء بکھر گئے ہوتے
زندگی آپ کی نوازش ہے ورنہ ہم لوگ مر گئے ہوتے

This image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

سیف الدین سیف

ڈوبنے تک میں نا امید نہیں
کب نہ جانے ہوا پلٹ جائے

سیف الدین سیف

شام وصال خانہ غربت سے روٹھ کر
تم کیا گئے نصیب ہمارے چلے گئے

سیف الدین سیف

کشتی تڑپ کے حلقہ طوفان میں رہ گئی
دیکھو تو کتنی دور کنارے چلے گئے

سیف الدین سیف

مری آرزو کی دنیا، دل ناتواں کی حسرت
جسے کھو کے شاد مان تھے اسے آج پا کے روئے

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

سیماب اکبرآبادی

ضبط سے نا آشنا ہم صبر سے بیگانہ ہم
انجمن میں ہیں شریک قسمت پروانہ ہم

سیماب اکبرآبادی

طول راہ حیات سے گھبرا رہا ہوں میں
گھبرا رہا ہوں میں اور چلا جا رہا ہوں میں

سیماب اکبرآبادی

قفس سے چھوٹ کے بڑی دیر میں ٹھکانہ ملا
خیال سے بھی کہیں دور آشیانہ ملا

سیماب اکبر

نامہ گیا کوئی نہ کوئی نامہ بر گیا
تیری خبر نہ آئی زمانہ گزر گیا

شاذ تمکنت

بجھے بجھے نہ بجھے آگ کا بھروسہ کیا
غم فراق کو پابند ماہ و سال نہ کر

شاد امرتسری

عہد خزاں ،بہار کی رت،نام ہیں فقط
کیا بات کہہ گئی ہے نسیم سحر مجھے

شاد امرتسری

یوں جا رہا ہوں جیسے نہ آؤں گا پھر کبھی
مڑ مڑ کے دیکھتی ہے میری رہگزر مجھے

شاد امرتسری

منزل پہ آکے شاد عجب حادثہ ہوا
میں ہم سفر کو بھول گیا ہم سفر مجھے

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

شاد عارفی

شراب سرخ کی موجوں سے مدعا ہو گا
اگر میں خوں بہانے کی بات کرتا ہوں

شاد عارفی

فر صت عشق میسر ہی کہاں
اب کسے عشق کا مارا سمجھیں

شاد عظیم آبادی

ڈھونڈو گے اگر ملکو ں ملکوں، ملنے کے نہیں نایاب ہیں ہم
تعبیر ہے جس کی حسرت و غم،اے ہم نفسو، وہ خواب ہیں ہم

شاداب احسانی

بے جا بھٹک رہی ہیں نگا ہیں ا د ھر اُدھر
اب بھی پس غبار، رواں کچھ نہ کچھ تو ہے

شاداب احسانی

زندہ مجھے کرے گا اچانک تیرا خیال
صحرا میں شرح وہم وگماں کچھ نہ کچھ تو ہے

شاذ تمکنت

چاہوں تو میرے پاس ہے ہر بات کا جواب
چاہوں گا ایک روز ابھی چاہتا نہیں

شاذ تمکنت

ہنس ہنس کے میں نے آنکھ سے دریا بہا دیا
اب اس قدر بھی زندہ دلی چاہتا نہیں

شاذ تمکنت

فضا کی آنکھ بھر آئی ،ہوا کا رنگ اڑا
سکوت شام نے چپکے سے تیرا نام لیا

شاعر لکھنوی

لفظ و معنی کی صداقت نہ بدل جائے کہیں
آج اپنوں سے مجھے بوئے وفا آتی ہے

شاعر لکھنوی

ٹوٹ جاتے ہیں سب الفاظ و معانی کے طلسم
بے زبانی میں عجب قو ت گو یائی ہے

شان الحق حقی

بساط آرزو تصویر صحر ا ہو گئی آخر
وہ ہنگاموں کی بستی ہو کی دنیا ہو گئی آخر

شان الحق حقی

حسرت تو ہے یہ ہی کہ ہو دنیا سے دل کو میل
ہو جس سے دل کو میل وہ دنیا کہاں سے لائیں

شان الحق حقی

زہر ہو کر رہ گئی ترک محبت کی قسم
اس کا یہ کہنا کہ اچھا ہم اسی قابل سہی

شان الحق حقی

نہ سہی پسند حکمت، یہ شعار اہل دل ہے
کبھی سر بھی دے دیا ہے بہ صلاح دوست داراں

شاہد نصیر

آپ ہی تو نہیں مگر دل میں
ایک تصویر آپ کی سی ہے

شاہد نصیر

صرف حالات ہی نہ بدلے
حوصلوں میں بھی کچھ کمی سی ہے

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

شاہد واسطی

ایک گمنام مسرت کا بھی پہلو نکلے
کچھ قرینے سے اگر غم کو سجایا جائے

شاہد واسطی

ذوق تنہائی کی تکمیل تو ہو لینے دو
قید میں ساتھ میرے کیوں میرا سایہ جائے

شاہدہ حسن

سپرد رقص کیا میں نے ہر تمنا کو
لہو کے شور کی اب کوئی انتہا بھی ہے

شاہدہ حسن

نہیں جاتے ہیں دکھ اب آ کے گھر سے
کہ یہ آنا تیرا آنا نہیں ہے

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved ©2002-2006

شبنم رومانی

اجنبی سے نظر آئے تیرے چہرے کے نقوش
جب تیرے حسن پہ میں نے نظر ثانی کی

شبنم رومانی

تنہائی کا عالم بھی پر اسرار ہے کتنا
جیسے کوئی چھپ چھپ کے مجھے دیکھ رہا ہے

شبنم رومانی

زندگی کیا ہے ! طلسمات کی وادی کا سفر
پھر بھی فرصت نہیں ملتی مجھے حیرانی کی

شبنم رومانی

مجھ سے کہتا ہے کوئی آپ پریشان نہ ہوں
میری زلفوں کو تو عادت ہے پریشانی کی

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

شبنم شکیل

در کھلا ہی رہنے دو گھر سے نکلتے وقت تم
کچھ اگر ہے تو تمہاری ذات ہے گھر کچھ نہیں

شبنم شکیل

دے گیا عمر کی تنہائی مجھے
اک محفل میں ملا تھا مجھ کو

شبنم شکیل

زندگی کا کوئی احسان نہیں ہے مجھ پر
میں نے دنیا میں ہر اک سانس کی قیمت دی ہے

شبنم شکیل

کل ان کے بھی خیال کو میں نے جھٹک دیا
حد ہو گئی ہے میرے بھی صبر و قرار کی

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

شبنم فاروقی

چھپ کے آتا ہے کوئی خواب چرانے میرے
پھول ہر رات مہکتے ہیں سرہانے میرے

شجاع قادر

فلسفیوں کو اہمیت گر اس قدر دی جائے گی
جان پھر کیسے کسی کے نام پر دی جائے گی

شجاع قادر

قیام اوروں کی خاطر ا سی جہاں میں رکھو
مگر ضرورتیں اپنی بھی کچھ دھیان میں رکھو

شرافت نقوی

رہزن کے ہو گئے کبھی رہبر کے ہو گئے
جس در پہ آ گئے ہیں اسی در کے ہو گئے

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2003-2006

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

شکیب جلالی

عالم میں جس کی دھوم تھی اس شاہکار پر
دیمک نے جو لکھے کبھی وہ تبصرے بھی دیکھ

شکیب جلالی

نہ جانے رت کا تصرف تھا یا نظر کا فریب
کلی وہ ہی تھی مگر رنگ جھلملائے بہت

شکیب جلال

بس ایک رات ٹھہرنا ہے کیا گلہ کیجیے
مسافروں کو غنیمت ہے یہ سرائے بہت

شکیل احمد ضیا

جلا رہا ہوں خود اپنے لہو سے دل کے چراغ
نہ جانے کتنی محبت ہے روشنی سے مجھے

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

شکیل بدایونی

روداد اہل بزم محبت نہ پوچھئے
ہنستے ہوئے جو آئے تھے باچشم تر گئے

شکیل بدایونی

مری شندگی ہے ظلم تیرے غم سے آشکارا
ترا غم ہے در حقیقت مجھے زندگی سے پیارا

شکیل بدایونی

حال دل احوال غم شرح تمنا عرض شوق
بے خودی میں کہہ گئے افسانہ در افسانہ ہم

شکیل بدایونی

خود د اریوں نے سر نہ جھکانے دیا شکیل
حسرت سے ان کا نقش قدم دیکھتے رہے

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

شکیل بدایونی

مختصر تو ویسے ہی نہ تھی قید حیات
اور معیاد بڑھا دی شب تنہائی نے

شکیل بدایونی

نہ فنا میری نہ بقا میری، مجھے اے شکیل نہ ڈھونڈیئے
میں کسی کا حسن خیال ہوں، مرا کچھ وجود عدم نہیں

شمیم جے پوری

ڈرتا ہوں جو لیتا ہے کوئی نام خوشی کا
روتا ہوں جب آتا ہے کوئی وقت ہنسی کا

شمیم جے پوری

ظرف لازم ہے آدمی کے لئے
خواہ صہبا پیئے کہ اشک پیئے

شمیم جے پوری

عشق میں نارسائی بڑی چیز ہے
جس میں منزل ہو وہ رہگزر چھوڑ دے

شمیم جے پوری

عمر بھر سب کی نگاہوں میں کھٹکتا ہی رہا
جرم اتنا تھا کہ حق گوئی میرا مسلک رہی

شمیم جے پوری

فریاد دہی جائز ہے نہ یہ شکوہ ہی روا ہے
دنیائے محبت کا یہ دستور بھی کیا ہے

شمیم جے پوری

فلک تھا جن کی نگاہوں میں منزل یک گام
چمن میں آج وہ روتے ہیں بال و پر کے لئے

شمیم جے پوری

وہی زمیں ہے وہی آسماں وہی ہم تم
سوال یہ ہے زمانہ بدل گیا کیسے

شمیم حنفی

ڈوبنے والے ستا رے کو بھلا کب تک پکارے
زندگی کی رات کو سورج کے ہنس دینے کا ڈر ہے

شہریار

جدھر اندھیرا ہے تنہائی ہے اداسی ہے
سفر کی ہم نے وہی سمت کیوں مقرر کی

شہریار

جستجو جس کی تھی اس کو تو نہ پایا ہم نے
اس بہانے سے مگر دیکھ لی دنیا ہم نے

شہریار

جہاں پہ تیری کمی بھی نہ ہوسکے محسوس
تلاش ہی رہی آنکھوں کو ایسے منظر کی

شہریار

زندگی میں ابھی خوشیاں بھی ہیں رعنائی بھی
زندگی سے ابھی دامن نہ چھڑا مان بھی جا

شہریار

سینے میں جلن، آنکھوں میں طوفان سا کیوں ہے
اس شہر میں ہر شخص پریشان سا کیوں ہے

شہریار

شمع دل شمع تمنا نہ جلا، مان بھی جا
تیز آندھی ہے، مخالف ہے ہوا مان بھی جا

شہریار

عمر بھر سچ ہی کہا سچ کے سوا کچھ نہ کہا
اجر کیا اس کا ملے گا ،یہ نہ سوچا ہم نے

شہرت بخاری

جیسے کبھی تعلق خاطر نہیں رہا
یوں روٹھ کر چلی گئی شہرت ہر ایک آس

شہرت بخاری

سناٹے نے لہرائے وہاں ماتمی پرچم
دن رات کھوے چھلتے تھے جس راہگزر میں

شہرت بخاری

شہرت ! تجھ کو خبر ہے آخر کیا ہوگا انجام ترا
یاد نہیں اک بستی تجھ کو بھول گیا ویرانے تو

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

شہزاد احمد

ضبط کرنا ہے تو پھر حد سے گزرنا ہوگا
خون ہو جائے یہ دل آنکھ نہ بھرنے پائے

شہزاد احمد

گھر میں یہ مانوس سی خوشبو کہاں سے آگئی
اس خرابے میں اگر آیا گیا کوئی نہیں

شہزاد احمد

تیری آنکھوں کی ادا سی مجھے کرتی ہے اداس
تیری تنہائی کے احساس سے دل جلتا ہے

شہزاد احمد

خود وہ آغوش کشادہ ہے جزیرے کی طرح
پھیلے دریاوں کی مانند ہے محبت اس کی

شہزاد احمد

رات کا پہلا پہر ہے اہل دل خاموش ہیں
صبح تک روتی ہوئی آنکھوں سے بھر جائے گی رات

شہزاد احمد

زندگی بھر مجھے جلنے کے لئے چھوڑ دیا
سبز پتوں میں یہ کیا آگ لگا دی تو نے

شہزاد احمد

طلب صہبائے ہستی کے سوا اب اور کیا ہوگی
جنہیں منہ سے لگا رکھا ہے وہ خالی پیالے ہیں

شہزاد احمد

عمر بھر ایک ہی تصویر رہی آنکھوں میں
کتنے آرام سے گزری تیرے سودائی کی

شہزاد احمد

عمر بھر کی تلخیاں دے کر وہ رخصت ہوگیا
آج کے دن کے سوا روز جزا کوئی نہیں

شہزاد احمد

کوئی صورت بھی رہائی کی نہیں رہنے دی
ایسی دیوار پہ دیوار بنا دی تونے

شہزاد عالم

چپ کے عالم میں وہ تصویر سی صورت اس کی
بولتی ہے تو بدل جاتی ہے رنگت اسکی

شیر افضل جعفری

آج انسان کا چہرہ تو ہے سورج کی طرح
روح میں گھور اندھیرے کے سوا کچھ بھی نہیں

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

شیر افضل جعفری

دل کبھی شہر سدا رنگ ہوا کرتا تھا
اب تو اجڑے ہوئے ڈیرے کے سوا کچھ بھی نہیں

شیر افضل جعفری

عرش بریں پہ شان خدا جھومنے لگی
مرد خدا کی عظمت کردار دیکھ کر

شین کاف نظام

صورتیں چھین لے گیا کوئی
اس برس آئینے اکیلے ہیں

صابر ظفر

رقیب اپنا کسی در سے اگر خیرات پا لے تو یہی کہنا
تیرا کشکول اچھا ہے تیرا طرز گدائی خوبصورت ہے

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

صابر ظفر

یہ قید ماہ و سال اگر یوں ہی رہی تو
پہنچے گا مرے حال کو تو کتنے برس میں

صادق نسیم

دم وداع میں یوں مسکرا رہا ہوں نسیم
کہ جیسے ان سے جدائی کی بھی خوشی ہے بہت

صادق نسیم

قریب آئے تو گم کردہ راہ دکھائی دیئے
جو دور سے نظر آتے تھے منزلوں کی طرح

صادق نسیم

کدھر کو لے کے چلے گفتگو کے موڑ مجھے
میں ترے قرب میں بھی فاصلوں سے ڈرتا ہوں

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. © 2002-2006

صادق نسیم

گراں ہے جنس وفا اور مشتری نایاب
ہزار بار لٹا ہوں کہ دل غنی ہے بہت

صادق نسیم

مجھے نوید جدائی سنانے آیا تھا
جدا ہوا تو میری سمت دیکھتا بھی گیا

صادق نسیم

یہاں بھی ہو گئے اغیار انجمن آرا
میں اپنے دل کی بھری محفلوں میں تنہا ہوں

صادق

قدموں تلے تھے جتنے سمندر سرک گئے !
اب کیا کرو ں گا دیکھ کے منہ بادبان کا

IqbalCyberLibrary.net All rights reserved. ©2002-2006

صبا اکبر آبادی

صبا ترک محبت کر رہے ہو
محبت سے ضروری کام کیا ہے

صدف چنگیزی

قلم چلے تو نئ داستاں ابھرتی ہے
اسی لیے تو زمانہ ہمیں ڈراتا ہے

صدف چنگیزی

یہ غم نہیں کہ اجالوں نے ساتھ چھوڑ دیا
ترا خیال مجھے روشنی دکھاتا ہے

صدیق افغانی

شکست وریخت سے ابھریں گے میرے نقش و نگار
میں ایک عکس کی صورت کف حساب میں ہوں

صدیق افغانی

شہر احساس میں زخموں کے خریدار بہت
ہاتھ میں سنگ اٹھا شیشوں کے بازار بہت

صدیق افغانی

لفظ کرنوں کی طرح دل میں اتر جاتے ہیں
دل نشیں ہے ترا پیرائیہ اظہار بہت

صدیق افغانی

لہو صدیق !اب تک بہہ رہا ہے
کبھی اک پھول ماتھے پہ لگا تھا

صدیق افغانی

نہ انجمن میں سکوں ہے نہ کنج خلوت میں
خدا گواہ !قیامت کے اضطراب میں ہوں

This image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

صلاح الدین ندیم

ہم نے دیکھا ہے تیرا پیار سے روشن چہرہ
اب کسی گل پہ نہ تارے پہ نظر ٹھہرے گی

صمد انصاری

شب کو رہنے دو یوں ہی شام وسحر کا پیوند
ڈر کے ظلمات سے بنیاد جدائی نہ رکھو

صمد انصاری

شعلہ فکر پہ سورج کا گماں ہوتا ہے
شعلہ فکر کو محتاج بیاں کون کرے

صمد انصاری

کیوں ہاتھ میں تیرے، مجھے پتھر نظر آیا
دیوانہ اگر تھا میں تو دنیا کے لیے تھا

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

صوفی غلام مصطفیٰ تبسم

زباں پہ نام بھی آتا ہے تیرا رک رک کر
ہر اک تار نفس کا پاسباں سا ہے

صوفی غلام مصطفیٰ تبسم

یہ راہرو تھے کبھی راہ زندگی کا سراغ
یہ راہرو کہ بھٹکتے ہیں رہنما کے لیے

صوفی غلام مصطفیٰ تبسم

یہ کس نے آج جگائی ہے عہد رفتہ کی یاد
یہ کون دل کے قریں آج نوحہ خواں سا ہے

صوفی غلام مصطفیٰ تبسم

یہیں سے سیکھے تھے آداب بندگی میں نے
یہیں جبیں تھی کبھی اور یہیں زمیں تھی کبھی

صہبا اختر

ثبوت مانگ رہے ہیں میری تباہی کا
مجھے تباہ کیا جن کی کج ادائی نے

صہبا اختر

چاند ہو سورج ہو یا کوئی چراغ رہگزر
روشنی دیتا ہے جس کے دل میں جل اٹھتی ہے آگ

صہبا اختر

صہبا! کے ساتھ ساتھ نہ چل سایہ ضمیر
اے میرے ہم نشین میری فرد عمل نہ لکھ

صہبا اختر

فضا میں رقص ہے صہبا حسین پرندوں کا
مجھے بھی حسرت پرواز ہے کسی کے ساتھ

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

صہبا اختر

کبھی ملو تو سہی دور کے مکینوں سے
کہ دل کے شہر بھی گرد ، و نواح رکھتے ہیں

صہبا اختر

کسی سے عشق کے بارے میں گفتگو کیا ہو
کہ لوگ دل نہیں رکھتے صلاح رکھتے ہیں

صہبا اختر

لفظوں میں کب سمٹتا ہے وہ سحر بیکراں
شعروں کو حسن دوست کا نعم البدل نہ لکھ

صہبا اکبر آبادی

خرد کے مسئلے حل کرنے والو
تمہیں میرے جنوں سے کام کیا ہے

صہبا اکبر آبادی

ہے محبت کا سلیقہ ابھی پیدا کر نا
آ ہی جائے گا کبھی تیری تمنا کرنا

صہبا اکبر آبادی

حسن نے دعوت نظارہ ہر اک رنگ سے دی
عشق نے آنکھ اٹھا کر کبھی دیکھا بھی نہیں

ضمیر جعفری

بے سہار و ں کی محبت بے نواؤں کا خلوص
آہ یہ دولت کہ انسانوں نے ٹھکرائی بہت

ضمیر جعفری

درد میں لذت بہت اشکوں میں رعنائی بہت
اے غم ہستی تیری دنیا پسند آئی بہت

ضمیر جعفری

شاید انہیں کا عجز میرے کام آگیا
جن دوستوں نے چھوڑ دیا وقت پر مجھے

ضمیر جعفری

شعلوں کی گفتگو میں،صہبا کے خرام میں
آواز دے رہا ہے کوئی ہمسفر مجھے

ضمیر جعفری

مدت کے بعد اس نے سر انجمن ضمیر
دیکھا نگاہ عام سے اور خاص کر مجھے

ضمیر جعفری

مصلحت کا جبر ایسا تھا کہ چپ رہنا پڑا
ورنہ اسلوب زمانہ پر ہنسی آئی بہت

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2004-2006

ضیاالحسن

عشق کرنے کے سوا ہم نے کیا ہی کیا ہے
باعث فخر ہے جو وجہ ء پشیمانی ہے

ضیاجالندھری

بے حسی کا بھی اب نہیں احساس
کیا ہوا تیری بے رخی سے مجھے

ضیاجالندھری

پھر کسی پر نہ اعتبار آئے
یوں اتارو نہ اپنے جی سے مجھے

ضیاءجالندھری

طلب اس کی ہے جو سرحد امکاں میں نہیں
میری ہر راہ میں حائل ہے بیاباں اپنا

ضیاءجالندھری

موت کی آرزو بھی کر دیکھوں
کیا امیدیں تھی زندگی سے مجھے

طالب باغپتی

پابندی وفا ہے تو پھر مدعا سے کام
مر جایئے کسی کی تمنا نہ کیجیے

طفیل ہوشیارپوری

فطرت انسان کو راس آتی نہیں آسودگی
چھوڑ کر ساحل کو طوفان میں اتر جاتے ہیں لوگ

ظفر اقبال حیدری

ہر شخص کو مت ٹوٹ کے چاہو میرے یارو
ہر شخص کبھی پیار کا خوگر نہیں ہوتا

ظفر اقبال

جی سکیں گے یا نہیں اب اور ہم اس کے بغیر
پوچھتا پھرتا ہوں کیوں اس کو اگر معلوم ہے

ظفر اقبال

دیکھ کر شمع تمنا کی ضیا ء آنکھوں میں
مسکرائے گا مگر بات نہیں مانے گا

ظفر اقبال

ضد پر وہ اپنی آج بھی قائم تو ہے مگر
اگلا سا وہ بیان میں دم خم نہیں رہا

ظفر اقبال

کچھ راس آچلی ہے مجھے وحشت ہوس
کچھ اس کے جنگلوں کی ہوا مہربان بھی ہے

ظفراقبال

وہ تو خوشبو ہے اسے چوم سکوں گے کیسے
مر بھی جاؤ تو یہ ارماں نہ کبھی نکلے گا

ظفرغوری

ٹوٹے تختے پر سمندر پار کرنے آئے تھے
ہم سفر طوفان غم سے پیار کرنے آئے تھے

ظفرغوری

صبح جس روشنی کی خوشبو ہے
میں اسی گل کی چشم تر میں ہوں

ظفرغوری

لوگ سمجھے اپنی سچائی کی خاطر جان دی
ورنہ ہم تو جرم کا اقرار کرنے آئے تھے

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

ظہورنظر

زندگی اک دوسرے کو ڈھونڈنے میں کٹ گئی
جستجو میری بھی دشمن تھی عدو اس کی بھی تھی

ظہورنظر

عمر بھر ،عمر گریزاں سے نہ میری بن سکی
جو کرے کرتی رہے میں پوچھتا کچھ بھی نہیں

ظہورنظر

کچھ مجھے بھی سیدھے سادھے راستوں سے بیر ہے
کچھ بھٹک جانے کے باعث جستجو اس کی بھی تھی

ظہورنظر

گلشن گلشن ، محفل، محفل ایک ہی قصہ ایک ہی بات
ظلم دنیا جابر دنیا، جانے یہ کب بدلے گی

ظہورنظر

گھر سے اس کا بھی نکلنا ہو گیا آخر محال
میری رسوائی سے شہرت کو بکو اس کی بھی تھی

ظہورنظر

لوٹا ہے زمانے نے میرا بیش بھی ، کم بھی
چھینا تھا تجھے چھین لیا ہے تیرا غم بھی

ظہورنظر

وہ بھی شاید رو پڑے ویران کاغذ دیکھ کر
میں نے اس کو آخری خط میں لکھا کچھ بھی نہیں

ظہورنظر

یہ الگ بات ہے کہ ہارے ہم
حشر ایک بار تو اٹھا کے رہے ہم

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

ظہیر کاشمیری

ظہیر اس چشمک اول پہ یوں محسوس ہوتا ہے
بڑی مدت سے ہے جیسے کسی سے دوستی اپنی

ظہیر کاشمیری

ظہیر ان د ل زدوں کی عظمتیں دیکھو یہ دیوانے
چراغ عشق روشن وادی صحرا میں رکھتے ہیں

ظہیر کاشمیری

فرض برسوں کی عبادت کا ادا ہو جیسے
بت کو یوں پوج رہے ہیں کہ خدا ہو جیسے

ظہیر کاشمیری

مجھے شادابی صحن چمن سے خوف آتا ہے
یہ ہی انداز تھے جب لٹ گئی تھی زندگی اپنی

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

ظہیر کاشمیری

ہر روز ہی امروز کو فردا نہ کرو گے

وعدہ یہ کرو پھر کبھی وعدہ نہ کرو گے

ظہیر فتح پوری

رخصت کے بعد تیرے سراپا سے ماورا ء

یہ کون سی ادا ہے جو اب یاد آئی ہے

عابد حشری

اس کی چاہت میں بڑا جی کا زیاں ہے یارو

یہ الگ بات ہے کہ ہم نے اسے چاہا پھر بھی

عابد علی عابد

مدت کے بعد آئے ہیں اے رہبر جہاں

میرا قیاس ہے کہ چلے تھے یہیں سے ہم

عادل منصور

حدودِ وقت ہے عجب حصار میں ہوں

میں ایک لمحہ ہوں صدیوں کے انتظار میں ہوں

عادل منصور

عجب رات بستی کا نقشہ لگا

ہر اک نقش اندر سے ٹوٹا لگا

عارف عبدالمتین

قدم قدم پہ شکستوں کا سامنا ہے مگر

یہ دل وہ شیشۂ جاں ہے کہ ٹوٹتا بھی نہیں

عارف عبدالمتین

میں جس کے سحر سے کوہِ ندا تک آپہنچا

وہ حرف ابھی مرے لب سے ادا ہوا بھی نہیں

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved ©2002-2006

عالمتاب تشنہ

جنہیں بھلانے میں یارو بڑے زمانے لگے
جو دل دکھا تو وہی لوگ یاد آنے لگے

عالمتاب تشنہ

چراغ شعلہ سر ہوں اور ہوا میں
سر دیوار جاں رکھا ہوا ہے

عالمتاب تشنہ

نہیں میرے لیے کیا اور کوئی
اسی کا راستہ کیوں دیکھتا ہوں !

عالمتاب چشمہ

گزرنا ہے جسے صحرا سے ہو کر
میں اس دریا کے دکھ سے آشنا ہوں۔

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

عبدالرحمان غور

چمن کے پھول چمن کے لئے ترستے ہیں

روش روش پہ کرن کے لئے ترستے ہیں

عبدالعزیز فطرت

قفس میں رہے تا عمر، جن کا

خمیر اٹھا تھا خاک گلستاں سے

عبدالعلی شوکت

جنبش وقت نے کیا چال چلی ہے یارو

صاف انکار سے اقرار سے ڈر لگتا ہے

عبداللہ علیم

ابھی تو وعدہ و پیماں ہیں اور یہ حال اپنا

وصال ہو تو خوشی سے ہی مر نہ جائیں کہیں

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

عبدالمجید سالک

چراغ زندگی ہوگا فروزاں ہم نہیں ہونگے
چمن میں آئے گی فصل بہاراں ہم نہیں ہونگے

عبدالمجید سالک

کسی کو تو مشرف کردے اے ذوق جبیں سائی
تقاضا کر رہے ہیں کعبہ و بت خانہ برسوں سے

عبدالمجید سالک

نہ تھا اپنی ہی قسمت میں طلوع مہر کا جلوہ
سحر ہوجائے گی شام غریباں ہم نہیں ہونگے

عبیداللہ علیم

ٹوٹ جائیں نہ کہیں پیار کے نازک رشتے
وقت ظالم ہے ہر اک موڑ پہ ٹکرائے گا

عبیداللہ علیم

چاند کا دشت بھی آباد کبھی کرلینا
پہلے دنیا کے یہ اجڑے ہوئے گھر تو دیکھو

عبیداللہ علیم

کچھ دن تو بسو میری آنکھوں میں
پھر خواب اگر ہو جاؤ تو کیا !

عبیداللہ علیم

یہ رنگ چہرے کے اور خواب اپنی آنکھوں کے
ہوا چلے کوئی ایسی بکھر نہ جائیں کہیں

عبید صدیقی

چاند نکلا تو غضب ڈھا جائے گا
رات بہتر ہے یہ کالی ہی رہے

عبید صدیقی

صعوبت تو سفر میں لازمی تھی
مگر کچھ ہم سفر اچھے لگے تھے

عبیداللہ علیم

جب تک ہم مانوس نہ تھے درد کی ماری دنیا سے
عارض عارض رنگ بہت تھے آنکھوں آنکھوں سحر بہت

عبیداللہ علیم

عشق کو جرم سمجھتے ہیں زمانے والے
جو یہاں پیار کرے گا وہ سزا پائے گا

عبیداللہ علیم

فضائے شہر عقیدوں کی دھند میں ہے اسیر
نکل کے گھر سے اب اہل نظر نہ جائیں کہیں

عبیداللہ علیم

مجھے کچھ زخم ایسے بھی ملے ہیں
کہ جن کا وقت بھی مرہم نہیں

عبیداللہ علیم

وہ ساتھ تھا تو خدا بھی تھا مہرباں کیا کیا
بچھڑ گیا ہے تو ہوئی ہیں عدواتیں کیسی

عدیم ہاشمی

دو چار خراشوں سے ہو تسکین جفا کیا
شیشہ ہوں تو پتھر پہ اچھالے کوئی آ کر

عدیم ہاشمی

دیر سے ڈھونڈ رہا ہوں فقط اک شب کی پناہ
صاف انکار ہر اک در پہ لکھا لگتا ہے

عدیم ہاشمی

شور سا ایک ہر اک سمت بپا لگتا ہے
وہ خموشی ہے کہ لمحہ بھی صدا لگتا ہے

عدیم ہاشمی

صحرا میں اگا ہوں کہ میری چھاؤں کوئی پائے
ہلتا ہوں کہ پتوں کی ہوا لے کوئی آ کر

عدیم ہاشمی

فاصلے ایسے بھی ہوں گے یہ کبھی سوچا نہ تھا
سامنے بیٹھا تھا میرے اور وہ میرا نہ تھا

عدیم ہاشمی

کتنا ساکت نظر آتا ہے ہواؤں کا بدن
شاخ پر پھول بھی پتھرایا ہوا لگتا ہے

عرفانہ عزیز

نگاہ زود فراموش سے نہیں شکوہ
شریک غم ہے غم روزگار تیرے بعد

عرش صدیقی

چاہے بھی تو وہ مجھ سے جدا ہو نہیں سکتا
وہ ہے میری زنجیر تو میں اس کی صدا ہوں

عرش صدیقی

طوفان الم کیوں مجھے ساحل پہ اتارا
میں شور طلاطم سے ہراساں تو نہیں تھا

عرفانہ عزیز

صنم گری جو نہیں سخن وری ہی نہیں
کوئی تو راہ کریں اختیار تیرے بعد

عزم بہزاد

وہ صبح رہائی تھی یا شام اسیری تھی
جب میں در زنداں سے زنجیر اٹھا لایا

عزیز لکھنوی

حسن ہو جس رنگ میں محتاج آرائش نہیں
وہ بگڑتے جائیں گے جتنا سنورتے جائیں گے

عشرت ظفر

بڑھ گیا رنج اور بھی اس سے بچھڑ جانے کے بعد
وہ سمجھتا ہے کہ میں اس کو گنوا کر خوش ہوا

عشرت ظفر

عشرت ادا س طاق پہ یہ زرد رو چراغ
تنہائیوں میں میری ہے اک غمگسار سا

عطاالحق قاسمی

بھلا بیٹھے ہیں اپنے آپ کو بھی
کچھ ایسے کام میں الجھے ہوئے ہیں

عطاالحق قاسمی

عطا بدلے نظر آتے ہیں چہرے
یہ کیسے بے مروت آئینے ہیں

عطا شاد

زندگی آئینہ ہے، آئینہ آرائی ہے
اجنبی بھی ہے وہی جس سے شناسائی ہے

عطا شاد

ہزار امتحاں یہاں ہزار آزمائشیں
ہزار دکھ ہزار غم اٹھا سکو تو ساتھ دو

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

علامہ اقبال

ٹپک اے شمع آنسو بن کر پروانے کی آنکھوں سے
سراپا درد ہوں حسرت بھری ہے داستاں میری

علامہ اقبال

چشم حیراں ڈھونڈتی اب اور نظارے کو ہے
آرزو ساحل کی مجھ طوفاں کے مارے کو ہے

علامہ اقبال

ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشہ کرے کوئی
ہو دیکھنا تو دیدہ دل واہ کرے کوئی

علیم صبا نویدی

شیشے کی طرح وقت کے ہاتھوں میں ہوں ہنوز
کب جانے حادثات کا پتھر پکارے

علیم صبا نویدی

صدیوں کے درمیاں ہوں میں بھی تو اک صدی
اک بار مجھ کو اپنا سمجھ کر پکار لے

عنبر نظامی

جو اپنے راز کو بھی راز رکھ نہیں سکتا
اسی کے راز محبت بتا دیئے میں نے

عندلیب شادانی

چاہت کے بدلے ہم تو بیچ دیں اپنی مرضی تک
کوئی ملے دل کا گاہک کوئی ہمیں اپنائے تو

غالب احمد

چاندنی رات میں وہ پھول میرا
ہو گا شبنم میں شرابور کہیں

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

غالب

ٹوٹے ہیں شیشہ ہائے دل اتنے کہ اہل درد
رکھتے ہیں پاؤں خاک پہ سو بار دیکھ کر

غالب

عمر بھر کا تونے پیان وفا باندھا تو کیا
عمر کو بھی تو نہیں ہے پائیداری ہائے ہائے

غالب

غالب چھٹی شراب پر اب بھی کبھی کبھی
پیتا ہوں روز ابر وشب ماہتاب میں

غالب

ڈھانپا کفن نے داغ عیوب برہنگی
میں ورنہ ہر لباس میں ننگ وجود تھا

IqbalCyberLibrary.net All rights reserved ©2002-2006

غالب

ذکر اس پروش کا اور پھر بیان اپنا
بن گیا رقیب آخر تھا جو رازداں اپنا

غالب

سنبھلنے دے ، مجھے اے ناامیدی کیا قیامت ہے
کہ دامان خیال یار چھوٹا جائے ہے مجھ سے

غالب

ضد کی ہے اور بات مگر خو بری نہیں
بھولے سے اس نے سینکڑوں وعدے وفا کیے

غالب

قید حیات وبند غم اصل میں دونو ں ایک ہیں
موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں

غالب

گو ! میں رہا رہن ستم ہائے روزگار
لیکن تیرے خیال سے غافل نہیں رہا

غالب

وہ مزہ دیا تڑپ نے کہ یہ آرزو ہے یا رب
میرے دونوں پہلوؤں میں دل بے قرار ہوتا

غلام ربانی تاباں

غم زندگی اک مسلسل عذاب
غم زندگی سے مفر بھی نہیں

غلام جیلانی اصغر

چار سو اپنے ہی لوگوں کے ہوا میں ہاتھ تھے
کون سی جانب سے آیا کس کا پتھر دیکھتے

غلام جیلانی اصغر

چلے تھے یوں تو کئی لوگ کوئے جاناں کو
ذرا سا ہم سے مگر اختلاف راہ کا تھا

غلام جیلانی اصغر

دیکھو وہ چاند سسکتا ہے افق کی حد پر
تم بھی اس چاند کی مانند گزر جاؤ گے

غلام جیلانی اصغر

کھینچ لیں خود ہی لکیریں ہم نے اپنے ہاتھ پر
کس کو فرصت تھی کہ ہاتھوں کا مقدر دیکھتے

غلام حسین ساجد

میں ڈھونڈ لوں گا کوئی راستہ پلٹنے کا
جو بند ہوگا کبھی مجھ پر آپ کا در بھی

غلام ربانی تاباں

دل کی رفتار بدل جاتی تھی آواز کے ساتھ
یاد آتا ہے وہ پیرایہء گفتار بہت

غلام ربانی تاباں

عشق آوارہ کہاں،قید در و بام کہاں
بے نواؤں کے لیے سایہ ء دیوار بہت

غلام ربانی تاباں

غیر کا ذکر ہی کیا،مفت میں الزام نہ دو
دل کی ہر بات میں تم سے بھی کہاں کہتا ہوں

غلام مصطفٰے تبسم

ذوق وفا نہیں تمھیں داد وفا تو دو
روتے نہیں ہو ساتھ میرے مسکرا تو دو

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
© 2002-2006

فارغ بخاری

نڈھال ہو کے رو کے ہیں جہاں قدم فارغ
کسی کی یاد نے آ کر تھکن اتاری ہے

فارغ بخاری

ابھی تو ہم نفسوں کو ہے وہم چارہ گری
ہوئی نہ درد میں پھر بھی کمی تو کیا ہوگا

فارغ بخاری

تم اپنی ذات کے کہسار سے نکل نہ سکے
مری نظر میں مگر کائنات

فارغ بخاری

شب فرقت میں سلگتی ہوئی یادوں کے سوا
اور کیا رکھا ہے ہم چاہنے والوں کے لیے

فارغ بخاری

قطرے قطرے کو ترستے رہے صحرا فارغ
جھوم کر اٹھے بھی بادل تو وہ برسے آگے

فارغ بخاری

کم نہیں ہیں جب کہ شہروں میں بھی کچھ ویرانیاں
کس توقع پر کوئی جائے گا اب صحراؤں میں

فارغ بخاری

یہ تیرگی تو بہر حال چھٹ ہی جائے گی
نہ راس آئی ہمیں روشنی تو کیا ہو گا

فاروق شفق

دعا ہے ایسا کوئی حادثہ ہم پہ نہیں گزرے
اجالا گھر میں ہوں آنکھیں مگر بے نور ہوجائیں

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2007-2006

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

فراز

اب کہ وہ درد دے کہ میں روؤ ں تما م عمر
اب کے لگاوہ زخم کہ جینا محا ل ہو

فراز

اٹھو ستم ذدو چلیں یہ دکھ کڑا سہی مگر
وہ خو ش نصیب ہے یہ زخم جس کو راس آ گیا

فراز

پھر تو نے چھیڑ دی ہے گئی ساعتوں کی بات
وہ گفتگو نہ کر کہ تجھے بھی ملال ہو

فراز

تجھ سے بچھڑ کے ہم بھی مقدر کے ہو گئے
پھر جو بھی در ملا اسی در کے ہوگئے

فراز

دل گرفتہ ہی سہی بزم سجالی جائے
یا د جا نا ں سے کو ئی شام نہ خالی جا ئے

فراز

رفتہ رفتہ یہی زنداں میں بدل جاتے ہیں
اب کسی شہر کی بنیاد نہ ڈالی جائے

فراز

سلگتے سوچتے ویران موسموں کی طرح
کڑا تھا عہد جوانی ، مگر گزر بھی گیا

فراز

سلوٹیں ہیں میرے چہرے پر حیرت کیوں ہے
آزندگی نے مجھے کچھ تم سے زیادہ پہنا

فراز

صلیبوں پر کھینچے جا تے ہیں لیکن
کسی کے ہاتھ میں پر چم نہیں ہے

فرازاحمدفراز

زندگی کو بھی تیرے در سے بھکاری کی طرح
ایک پل کے لیے رکنا ہے، گزر جانا ہے

فراز

اب دیکھ یہ حسرت بھری اجڑی ہوئی آنکھیں
دنیا ترے بارے میں میرے خواب بہت تھے

فراز

اب سچ کہیں تو یارو ہم کو خبر نہیں تھی
بن جائے گا قیامت اک واقعہ ذرا سا

فراز

اب کے بچھڑے تو نہ پہچان سکیں گے چہرے

میری چاہت ترے پندار کا مرجانا ہے

فراز

اپنے اپنے بے وفاؤں نے ہمیں یکجا کیا

ورنہ میں تیرا نہیں تھا اور تو میرا نہ تھا

فراز

اتنی مروتیں تو کہاں دشمنوں میں تھیں

یاروں نے جو کہا میرے منہ پر نہیں کہا

فراز

اس شہر محبت میں عجب کال پڑا ہے

ہم جیسے سبک لوگ بھی نایاب بہت ہیں

فراز

اس کی باتیں بھی دلآویز ہیں صورت کی طرح
میری سوچیں بھی پریشان مرے بالوں جیسی

فراز

آ کہ اب تسلیم کر لیں،تو نہیں تو میں سہی
کون مانے گا کہ ہم میں بے وفا کوئی نہیں

فراز

برسوں کے بعد دیکھا اک شخص دلربا سا
اب ذہن میں نہیں ہے پر نام تھا بھلا سا

فراز

بنا بنا کے بہت اس نے جی سے باتیں کیں
میں جانتا تھا مگر حرف گیر میں بھی نہ تھا

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

فراز

پہلے بھی لوگ آئے کتنے ہی زندگی میں
وہ ہر طرح سے لیکن دردوں سے تھا جدا تھا

فراز

تجھ کو یہ دکھ کہ میری چارہ گوئی کیسے ہو
مجھ کو یہ غم کہ میرے زخم نہ بھر جائیں کہیں

فراز

جانے والے کو نہ روکو کہ بھرم رہ جائے
تم پکارو بھی تو کب اس کو ٹھہر جانا ہے

فراز

جسے بھلا نہ سکا اس کو یاد کیا رکھتا
جو نام لب پہ رہا ، ذہن سے اتر بھی گیا

فراز

خود کو یوں محصور کر بیٹھا ہوں اپنی ذات میں
منزلیں چاروں طرف ہیں راستہ کوئی نہیں

فراز

دیکھا مجھے تو ترک تعلق کے باوجود
وہ مسکرا دیا،یہ ہنر بھی اسی کا تھا

فراز

زلف راتوں سی ہے رنگت ہے اجالوں جیسی
پر طبیعت ہے وہی بھولنے والوں جیسی

فراز

عیسٰی نہ بن کہ اس کا مقدر صلیب ہے
انجیل آگہی کے ورق عمر بھر نہ کھول

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
© 2002-2006

فراز

کبھی کبھی تو یوں ہوا ہے اس ریاض دہر میں
کہ ایک پھول گلستان کی آبرو بچا گیا

فراز

کیا گلہ تجھ سے کہ آشوب جہاں ایسا ہے
میں بھی اے یار تیری یاد سے غافل ٹھہرا

فراز

کیا لوگ تھے کہ جان سے بڑھ کر عزیز تھے
اب دل سے محو نام بھی اکثر کے ہوگئے

فراز

مرے سخن کا قرینہ ڈبو گیا مجھ کو
کہ جس کو حال سنایا اسے فسانہ لگا

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

فراز

میں تھک گیا تھا بہت پے در پے اڑانوں سے
جبھی تو دام بھی اس بار آشیا نہ لگا

فراز

میں کیا کروں میرے قاتل نہ چاہنے پر بھی
ترے لئے میرے دل سے دعا نکلتی ہے

فراز

نہ جانے کیوں میری آنکھیں برسنے لگتی ہیں
جو سچ کہوں تو کچھ ایسا اداس ہوں بھی نہیں

فراز

واعظوں میں نے بھی انساں کی عبادت کی ہے
پر کوئی نقش نہیں ہے مری پیشانی پر

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

فراز

وفا کے خواب محبت کا آسرا لے جا
اگر چلا ہے تو جو کچھ مجھے دیا لے جا

فراز

وہ تو دنیا کو میری دیوانگی خوش آ گئی
تیرے ہاتھوں میں وگرنہ پہلا پتھر دیکھتا

فراز

وہ مدتوں کی جدائی کے بعد ہم سے ملا
تو اس طرح سے کہ اب ہم گریز کرنے لگے

فراز

وہ مروت سے ملا ہے تو جھکا دوں گردن
میرے دشمن کا کوئی وار نہ خالی جائے

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

فراز

ہر کوئی ہم سے ملا عمر گریزاں کی طرح
وہ تو جس دل سے بھی گزرا وہیں گھر کر آیا

فراق گورکھپوری

ذرا وصال کے بعد آئینہ تو دیکھ اے دوست
ترے جمال کی دوشیزگی نکھر آئی

فراق گورکھپوری

مجھ کو فرصت میں اپنی حالت پر
تو نہ آئے تو رحم آتا ہے

فراق گورکھپوری

منزل منزل دل بھٹکے گا
کاش تمھی نے روکا ہوتا

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

فراق گورکھپوری

اک عمر کٹ گئی ہے تیرے انتظار میں
ایسے بھی ہیں کہ کٹ نہ سکی جن سے ایک رات

فراق گورکھپوری

پردہ داری غم بھی ہے شاکی
تو نے حال تو پوچھا ہوتا

فراق گورکھپوری

طبیعت اپنی جب گھبر اتی ہے سنسان راتوں میں
ہم ایسے میں تیری یادوں کی چادر تان لیتے ہیں

فراق گورکھپوری

مدتیں گزریں تری یاد بھی نہ آئی ہمیں
اور ہم بھول گئے ہوں تجھے ایسا بھی نہیں

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. © 2002-2006

فراق

ہم سے کیا ہو سکا محبت میں

تم نے تو خیر بے وفائی کی

فراق

ہمیں بھی دیکھ جو اس درد سے کچھ ہوش میں آئے

ارے دیوانہ ہو جانا محبت میں تو آساں ہے !

فرید جاوید

دیارِ غیر میں اب دور تک تنہائی ہے

یہ اجنبی در و دیوار کچھ تو بولیں آج

فرید جاوید

دیئے خلوص و محبت کے بجھتے جاتے ہیں

گراں نہ ہو تو ہمیں اس قدر ستاؤ نہیں

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

فیض احمد فیض

پھر نظر میں پھول مہکیدل میں پھر شمیں جلیں
پھر تصور نے لیا اس بزم میں جانے کا نام

فیض احمد فیض

تم تو غم دے کے بھول جاتے ہو
مجھ کو احسان کا پاس رہتا ہے

فیض احمد فیض

جب تک نصیب تھا تیرا دیدار دیکھنا
جس سمت دیکھنا گل و گلزار دیکھنا

فیض احمد فیض

حضور یار ہوئی دفتر جنوں کی طلب
گرہ میں لے کے گریباں کا تارتار چلے

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

فیض احمد فیض

رنگ پیراہن کا خوشبو زلف لہرانے کا نام
موسم گل ہے تمہارے بام پہ آنے کا نام

فیض احمد فیض

زباں پہ مہر لگی ہے تو کیا، کہ رکھ دی ہے
ہر ایک حلقہ ء زنجیر میں زبا ں میں نے

فیض احمد فیض

صبا نے پھر در زنداں پہ آکے دستک دی
سحر قریب ہے دل سے کہو نہ گھبرائے

فیض احمد فیض

ضبط کا عہد بھی ہے شوق کا پیاں بھی ہے
عہد و پیاں سے گزر جانے کو جی چاہتا ہے

فیض احمد فیض

غم جہاں ہو ، رخ یار ہو کہ دست عدو
سلوک جس سے کیا ہم نے عاشقانہ کیا

فیض احمد فیض

فریب آرزو کی سہل انگاری نہیں جاتی
ہم اپنے دل کی دھڑکن کو تیری آواز پا سمجھے۔

فیض احمد فیض

فیض ان کو ہے تقاضائے وفا ہم سے جنہیں
آشنا کے نام سے پیارا ہے بیگانے کا نام

فیض احمد فیض

فیض زندہ رہیں وہ ہیں تو سہی
کیا ہوا اگر وفا شعار نہیں!

فیض احمد فیض

قتل کے وقت تڑپنے پہ روٹھ گیا قاتل
خون دوڑا ہوا جاتا ہے منانے کے لیے

فیض احمد فیض

کرو کج جبیں پہ سر کفن مرے قاتلوں کو گماں نہ ہو
کہ غرور عشق کا بانکپن پس مرگ ہم نے بھلا دیا

فیض احمد فیض

گر بازی عشق کی بازی ہے جو چاہو لگادو ڈر کیسا
گر جیت گئے تو کیا کہنا ہارے بھی تو بازی مات نہیں

فیض احمد فیض

گلوں میں رنگ بھرے باد نو بہار چلے
چلے بھی آؤ کہ گلشن کا کاروبار چلے

فیض احمد فیض

گنو سب حسرتیں جو خوں ہوئی ہیں تن کے مقتل میں
میرے قاتل حساب خوں بہا ایسے نہیں ہوتا

فیض احمد فیض

لب پہ ہے تلخئ مئے ایام ورنہ فیض
ہم تلخئ کلام پہ مائل ذرا نہ تھے

فیض احمد فیض

مرنے کے بعد بھی میری آنکھیں کھلی رہیں
عادت جو پڑ گئی تھی ترے انتظار کی

فیض احمد فیض

وہ بات سارے فسانے میں جس کا ذکر نہ تھا
وہ بات ان کو بہت ناگوار گزری ہے

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

فیض احمد فیض

نہ گل کھلے ہیں نہ ان سے ملے نہ مے پی ہے
عجیب رنگ میں اب کے بہار گزری ہے

فیض

تم آ رہے ہو کہ بجتی ہیں میری زنجیریں
نہ جا نے کیا میرے دیوا رو با م کہتے ہیں

فیض

صبا نے پھر در زنداں پہ آ کے دی دستک
سحر قریب ہے، دل سے کہو نہ گھبرائے

فیض

اے خاک نشینواٹھ بیٹھو، وہ وقت قریب آپہنچا ہے
جب تخت گرائے جائیں گے ، جب تاج اچھالے جائیں گے

فیض

آتے آتے یونہی دم بھر کو رکی ہوگی بہار
جاتے جاتے یونہی پل بھر کو خزاں ٹھری ہے

فیض

تمھاری یاد کے جب زخم بھر نے لگتے ہیں
کسی بہا نے تمہیں یاد کر نے لگتے ہیں

فیض

تنہائی میں کیا کیا نہ تجھے یاد کیا ہے
کیا کیا نہ دل یا رنے ڈھونڈی ہیں پنا ہیں

فیض

تیرا جمال نگاہوں میں لے کے اٹھا ہوں
نکھر گئی ہے فضا تیرے پیرہن کی سی

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved © 2002-2006

فیض

تیری صورت سے ہے عالم میں بہاروں کو ثبات
تیری آنکھوں کے سوا دنیا میں رکھا کیا ہے

فیض

دشت تنہائی میں اے جان جہاں لرزاں ہیں
تیری آواز کے سائے ، ترے ہونٹوں کے سراب

فیض

دل میں اب یو ں تیرے بھو لے ہوئے غم آ تے ہیں
جیسے بچھڑے ہو ئے کعبے میں صنم آتے ہیں

فیض

غم جہا ں ہو غم یا ر ہو کہ تیر ستم
جو آئے آئے ، کہ دل کشا دہ رکھتے ہیں

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

فیض

نہ گل کھلے ہیں ، نہ ان سے ملے ، نہ مے پی ہے
عجب رنگ میں اب کے بہار گزری ہے

فیض

وہ بات سارے فسانے میں جس کا ذکر نہ تھا
وہ بات ان کو بہت ناگوار گزری ہے

فیض

ہم پرورش لوح و قلم کرتے رہیں گے
جو دل پہ گزرتی ہے رقم کرتے رہیں گے

قابل اجمیری

ٹوٹ جاتا ہے دل مگر قابل
عشق مانوس غم نہیں ہوتا

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved ©2002-2006

قابل اجمیری

خیال خاطر احباب اور کیا کرتے
جگر زخم بھی کھائے شمار بھی نہ کیا

قابل اجمیری

نا مرادی نے کر دیا خود دار
اب سر شوق خم نہیں ہوتا

قابل اجمیری

یہ دریائے محبت ہے، یہاں اہل سفینہ کو
غم طوفاں نہیں ہوتا غم ساحل تو کیا ہوگا

قاصر

غم کی تشریح بہت مشکل تھی
اپنی تصویر دکھادی ہم نے

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2006

قائم نقوی

صبح کے اجالوں میں معتبر حوالوں میں
ذکر بھی نہیں جن کا جسم وجاں میں زندہ ہیں

قتیل شفائی

پھر باندھ لی کسی سے امید وفا قتیل
پھر اک محل ہواو ں میں تعمیر ہو گیا

قتیل شفائی

تم تو شاعر ہو قتیل اور وہ اک عام سا شخص
اس نے چاہا بھی تمہیں اور جتایا بھی نہیں

قتیل شفائی

لکھنا میرے مزار کے کتبے پہ ،یہ حرف
مرحوم زندگی کی حراست میں مر گیا

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

قتیل شفائی

پیار تمہارا بھول تو جاؤں لیکن پیار تمہارا ہے
یہ اک میٹھا زہر سہی یہ زہر آج بھی گوارہ ہے

قتیل شفائی

تمہاری انجمن سے اٹھ کے دیوانے کہا ں جاتے
جو وابستہ ہوئے تم سے وہ افسانے کہاں جاتے

قتیل شفائی

تھی زندگی کی یہ بھی ضرورت مگر قتیل
مجبوریوں نے پیار کی مہلت نہ دی ہمیں

قتیل شفائی

ثبوت عشق کی یہ بھی تو ایک صورت ہے
کہ جس سے پیار کریں اس پر تہمتیں بھی دھریں

قتیل شفائی

جب بھی کہتا ہوں کوئی تازہ غزل تیرے لئے
مرے احساس میں کھلتے ہیں کنول تیرے لئے

قتیل شفائی

جب دوریوں کی آگ دلوں کو جلائے گی
جسموں کو چاندنی میں بھگویا کریں گے ہم

قتیل شفائی

چلو اچھا ہوا کام آگئی دیوانگی اپنی
وگر نہ ہم زمانے بھر کو سمجھانے کہاں جاتے

قتیل شفائی

چمن کی آبرو بن کر صبا کے ساتھ چلتے ہیں
سبک رفتار ہیں لیکن ادا کے ساتھ چلتے ہیں

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

قتیل شفائی

ڈالتے اس پہ کمندیں، وہ کوئی چاند نہ تھا
سو جتن سب نے کیے ہاتھ نہ آیا سورج

قتیل شفائی

ربط باہم پہ ہمیں کیا نہ کہیں گے دشمن
آشنا جب ترے پیغام سے جل جاتے ہیں

قتیل شفائی

رسوائیوں کا آپ کو آیا ہے اب خیال
ہم نے تو اپنے دوست بھی دشمن بنا لیے

قتیل شفائی

شاید حضور سے کوئی نسبت ہمیں بھی ہو
آنکھوں میں جھانک کر ہمیں پہچان جائیے

قتیل شفائی

صدمے جھیلوں ،جان پہ کھیلوں، اس سے مجھے انکار نہیں
لیکن تیرے پاس وفا کا کوئی بھی معیار نہیں

قتیل شفائی

صرف خوشبو کی کمی تھی غور کے قابل قتیل
ورنہ گلشن میں کوئی پھول مرجھایا نہ تھا

قتیل شفائی

قتیل مجھ کو برا اس نے کہہ دیا بھی تو کیا
یہ ہی بہت ہے مجھے یاد کررہا تھا کوئی

قتیل شفائی

گر چاہتے ہو خوش رہیں کچھ بندگان خاص
جتنے صنم ہیں ان کو خدا کہہ لیا کرو

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

قتیل شفائی

میں شہر بھر میں ایک ہی اذیت پسند ہوں
گر چاہیے دعا تو میرا دل دکھایئے

قتیل شفائی

نئے موسم بڑے بے درد نکلے
ہرے پیڑوں کے پتے زرد نکلے

قتیل شفائی

نہ جانے کون سی منزل کو ن لے چلے ہم کو
وہ ہم سفر جو حقیقت میں ہم سفر بھی نہیں

قتیل شفائی

وہ بھی تجھ کو میرا بنا نہ سکا
جس نے قسمت میری بنائی ہے

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

قتیل

باندھ کر سنگ و فا تو نے کر دیا غرقاب
کون ایسا ہے جو اب ڈھونڈ نکالے مجھ کو

قتیل

برہم ہو اٹھا میری کسی با ت پر کو ئی
وہ حا دثہ ہی وجہ شنا سا ئی بن گیا

قتیل

پہنچا جو تیرے در پہ تو محسوس یہ ہوا
لمبی سی اک قطار میں جیسے کھڑا ہوں میں

قتیل

ترک الفت کی قسم بھی کوئی ہوتی ہے قسم
تو کبھی یا د تو کر بھو لنے والے مجھ کو

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2007-2006

قتیل

چو رو ں کا احتسا ب نہ اب تک ہو ا قتیل
جو ہا تھ بے قصو ر تھا ، وہ ہا تھ کٹ گیا

قتیل

خو ب روئے چھپ کے گھر کی چا ر دیوا ری میں ہم
حا ل دل کہنے کے قا بل کو ئی ہمسا یا نہ تھا

قتیل

دنیا میں قتیل اس سا منافق نہیں کوئی
جو ظلم تو سہتا ہے بغاوت نہیں کرتا

قتیل

سو چتا رہتا ہو ں آنکھیں بن کر کے رات دن
میں نے دیکھا جو کھلی آنکھو ں وہ کیسا خوا ب تھا

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved ©2002-2006

قتیل

کرتے رہا جو روز مجھے اس سے بد گمان
وہ شخص بھی اب اس کا تمنائی بن گیا

قتیل

کھیل تو نہیں یا رو راستے کی تنہائی
کوئی ہم کو دکھلائے چل کے دو قدم تنہا

قتیل

میں تیری بزم میں کس کس کی دشمنی لیتا
لکھا تھا نام ترا بے شمار چہروں پر

قتیل

اپنے ہاتھوں کی لکیروں میں بسالے مجھ کو
میں ہوں تیرا تو نصیب اپنا بنا لے مجھ کو

قتیل

اس کی تصویر لیے بیٹھا ہے آنکھوں میں قتیل
جس کے ملنے کی کوئی آس نہیں ہے یا رو

قتیل

اگر چہ مجھ کو جدائی تری گوارہ نہیں
سوائے اس کے مگر اور کوئی چارہ نہیں

قتیل

انسانوں کا خون ہی تم کو پینا ہے
کھوپڑیوں میں پی لو یا پیانوں میں

قتیل

تم پوچھو اور میں نہ بتاؤں ایسے تو حالات نہیں
ایک ذرا سا دل ٹوٹا ہے اور تو کوئی بات نہیں

قتیل

خوشی سے کون بھلا تا ہے اپنے پیاروں کو
قصور اس میں زمانے کا ہے تمہارا نہیں

قتیل

سو چ کی دیوار سے لگ کر ہیں غم بیٹھے ہوئے
دل میں بھی نغمہ نہ کو ئی گنگناؤ چپ رہو

قتیل

کچھ ایسے دوست بھی میری نگاہ میں ہیں قتیل
کہ مجھ کو باز رکھیں جس سے خود اسی پہ مریں

قتیل

کسے پکارے کو ئی ا سہٹوں کے صحرا میں
یہاں کبھی کوئی چہرہ نظر تو آیا نہیں

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved ©2002-2006

قتیل

کیا جانے کس ادا سے لیا تو نے میرا نام
دنیا سمجھ رہی ہے کہ سب کچھ ترا ہوں میں

قتیل

گریہ گر یہ روکا نہ گیا پلکوں سے
راستہ کاٹ کے دریا نکلا

قتیل

گھر والو کو غفلت پہ سبھی کوس رہے ہیں
چوروں کو مگر کوئی ملامت نہیں کر تا

قتیل

میرے بعد وفا کا دھوکہ اور کسی سے مت کرنا
گا لی دے گی دنیا تجھ کو ، سر میرا جھک جائے گا

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

قتیل

وہ تیری بھی تو پہلی محبت نہ تھی قتیل
پھر کیا ہوا اگر کوئی ہر جائی بن گیا

قتیل

ہم اسے یاد بہت آئیں گے
جب اسے بھی کوئی ٹھکرائے گا

قرشی

پھول ہی ہاتھ لگیں ،ہاتھ میں کانٹے نہ چبھیں
آپ بھی آئے ہیں کیا خوب تمنا لے کر

قمرانبالوی

ٹھہر نسیم ذرا ہم بھی ساتھ چلتے ہیں
گل و بہار سے اپنی بھی شناسائی ہے

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2003-2006

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

قمر جلالوی

گھر سے نکل کھڑے ہوئے پھر پوچھنا ہی کیا
منزل کہاں سے پاس پڑے گی کہاں سے دور

قمر جلالوی

لٹا ہے کارواں جب آ چکی ہے سامنے منزل
کہاں ٹوٹی ہیں امیدیں ،کہاں تقدیر بگڑی ہے

قیصر ترابی

لے گیا چھین کے آنکھیں میری
مجھ سے کیوں وعدہ فردا کر کے

قیوم نظر

پوچھو تو ایک ایک ہے تنہا سلگ رہا
دیکھو تو شہر شہر ہے میلہ لگا ہوا

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2006

کشور ناہید

پہلے اس کو دیکھا تھا یا پہلے اس کو چاہا تھا
ایسی باتیں کیا سوچیں جب سب اقرار زبانی ہوں

کشور ناہید

ڈھیر ہوجائے گا سورج ایک دن جل جل کے آپ
چاند پتوں کی طرح آخر کو مرجھا جائے گا

کشور ناہید

زعم ہے اس سے بچھڑ کے بھول جائیں گے اسے
کب مگر اپنی طبیعت ہی کو بدلا جائے گا

کشور ناہید

شام غم جس سے ملاپیہروں وہ یاد آئے گا پھر
ہاں مگر کچھ دن میں وہ چہرہ بھی دھندلا جائے گا

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. 2006

کشور ناہید

ضبط اتنا بھی نہ کر احساس مر جھا جائے گا
سرخ گالوں کا چمکتا رنگ زردا جائے گا

ثمار پاشی

ٹوٹ کر بجھ گئے آ کاش کے سارے سورج
اور میں رہ گیا اس دہر میں اندھا بن کر

ثمار پاشی

دل کا نگر تو دیر سے ویران تھا مگر
سورج کا شہر بھی مجھے اجڑا ہوا لگا

کوثر نیازی

حیات و موت پہ ہوتی جو دسترس اس کی
تو میرے دوستو میں کب کا مر چکا ہوتا

کوثر نیازی

خود اسے یاد نہیں عہد محبت لیکن
مجھ کو بیگانہ ء پیان وفا کہتی ہے

کوثر نیازی

رنجش اپنی جگہ ہاتھ ملاؤ تو سہی
یہ کہ اک رسم زمانہ ہے نبھاؤ تو سہی

گلزار بخاری

رنگ بھرتا تھا تیرے قرب کا موسم جن میں
ہائے وہ دن بھی عجب آب،و ہو ا رکھتے تھے

گوہرہوشیارپوری

ایسی مشکل تو نہیں دشت وفا کی تسخیر
سر میں سودا بھی توہو،دل میں ارادہ بھی تو ہو

گوہر ہوشیار پوری

خزاں رفیق ہماری ہی ذات تھی گویا
ہم اٹھ گئے تو چمن میں شمار گل نہ رہا

گوہر ہوشیار پوری

ذہن کا مشورہ ترک طلب بھی برحق
ذہن کی بات قبول دل سادہ بھی تو ہو

گوہر ہوشیار پوری

طبع جنوں سرشت ہی کچھ حیلہ جو نہ تھی
توفیق ضبط تھی کہ مجال رفو نہ تھی

گوہر ہوشیار پوری

ظرف ایذا طلبی ہم بھی پرکھ لیں اے گوہر
اس سے اک روز نہ ملنے کا ارادہ بھی تو ہو

لبنیٰ کرن

میں نے گر ہاتھ بڑھایا وہ بکھر جائے گا
وہ کسی جھیل میں اترا ہے نظاروں کی طرح

لبنیٰ کرن

وہ زمانوں کے لیے روشنی کر جاتے ہیں
لوگ جل بجھتے ہیں یونہی شراروں کی طرح

ماہرالقادری

صیاد نے اجازت فریاد دی تو ہے
میں پھر بھی ڈر رہا ہوں زباں کھولتے ہوئے

ماہرالقادری

خزاں کے تصور میں اس طرح گم ہوں
بہار آئے گی مجھ کو وحشت نہ ہوگی

ماہرالقادری

وابستہ میری یاد سے کچھ تلخیاں بھی تھیں
اچھا کیا جو مجھ کو فراموش کر دیا

ماہرالقادری

یہ روز ازل فیصلہ ہو چکا ہے
مسرت شریک محبت نہ ہو گی

ماہرالقادری

ان کو غرور حسن ہے مجھ کو سرور عشق
وہ بھی نشے میں چور ہیں میں بھی پیئے ہوئے

مبین مرزا

عجیب بات کہ وہ شخص اجنبی ہی رہا
میں انجمن میں بھی جس کے بغیر تنہا تھا

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

مجاز

تجھی سے تجھ کو چھیننا چا ہتا ہو ں
یہ کیا چا ہتا ہو ں ، یہ کیا چا ہتا ہوں

مجاز

ہم کو رسوا نہ کر زما نے میں
بس کہ تیر ا ہی را ز ہیں ہم لو گ

مجاز

تمھیں تو ہو جیسے کہتی ہے نا خدا دنیا
بچا سکو تو بچا لو کہ ڈو بتا ہوں میں

مجاز

عشق کو پوچھتا نہیں کوئی
حسن کا احترام ہو تا ہے

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. © 2002-2006

مجاز

کچھ تمھاری نگاہ کافر تھی
کچھ مجھے بھی خراب ہونا تھا

مجاز

میرے ہر لفظ میں بے تا ب مرا سوز دردوں
میری ہر سانس محبت کا دھواں ہے ساقی

مجاز

تم سمجھتی ہو کہ ہیں پردے بہت درمیان
میں یہ کہتا ہو ں کہ ہر پردہ اٹھا سکتا ہوں میں

مجاز

حسن کو شرمسار کرنا ہی
عشق کا انتقام ہوتا ہے

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
© 2002-2006

مجاز

دنیا سے اس قدر نہ مراسم بڑھا مجاز
اک روز یہ دیکھنا تمھیں بھول جائے گی

مجاز

راز تیرا چھپا نہیں سکتا
تو مجھے اپنا راز داں نہ بنا

مجاز

میں بہت سر کش ہوں لیکن اک تمھارے واسطے
دل بچھا سکتا ہو ں میں آنکھیں بچھا سکتا ہو ں میں

مجاز

وہ با دل سر پہ چھا ئے ہیں کہ سر سے ہٹ نہیں سکتے
ملا ہے درد وہ دل کو کہ دل سے جا نہیں سکتا

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. © 2006

مجاز

وہ مجھ کو چاہتی ہے اور مجھ تک آ نہیں سکتی
میں اس کو سوچتا ہوں اور اس کو پا نہیں سکتا

مجاز

وہ مخمور نظریں ، وہ مدہوش آنکھیں
خراب محبت ہوا چاہتا ہوں

مجاز

اٹھیں گے ابھی اور بھی طوفاں مرے دل سے
دیکھوں گا ابھی عشق کے خواب اور بھی زیادہ

مجاز

بہت کچھ اور بھی ہے اس جہاں میں
یہ دنیا محض غم ہی غم نہیں ہے

مجاز

پھر میری آنکھ ہو گئی نمناک

پھر کسی نے مزاج پوچھا ہے

مجاز

جس طرح چاہے چھیڑ دے ہم کو

تیرے ہاتھوں میں ساز ہیں ہم لوگ

مجاز

دل کا قصہ ذرا آہستہ کہیں

پس دیوار کھڑا ہے کوئی

مجاز

روداد غم الفت ان سے ہم کیا کہتے ،کیوں کہتے

اک حرف نہ نکلا ہونٹوں سے اور آنکھ میں آنسو آ بھی گئے

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

مجاز

روئیں نہ ابھی اہل نظر حال پہ میرے
ہونا ہے ابھی مجھ کو خراب اور زیادہ

مجاز

کہتے ہیں جس کو یاد وہ عادت ہے ذہن کی
قصداًاگر نہ آئی تو بھولے سے آئے گی

مجاز

لاکھ چھپتے ہو مگر چھپ کے بھی مستور نہیں
تم عجب چیز ہو، نزدیک نہیں دور نہیں

مجاز

مجھ سے مت پوچھ ترے عشق میں کیا رکھا ہے
سوز کو ساز کے پردے میں چھپا رکھا ہے

مجاز

مجھے ساغر دوبارہ مل گیا ہے
تلاطم دوبارہ مل گیا ہے

مجاز

نہ دنیا ،نہ عقبیٰ ، کہاں جائیے
کہیں اہل دل کا ٹھکانہ بھی ہے

مجاز

یہ آنا کوئی آنا ہے کہ بس رسماً چلے آئے
یہ ملنا خاک ملنا ہے کہ دل سے دل نہیں ملتا

مجروح سلطان پوری

جلا کے مشعل جاں ہم جنوں صفت چلے
جو گھر کو آگ لگائے ہمارے ساتھ چلے

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

مجید امجد

سنی جو بات کوئی ان سنی تو یاد آیا
وہ دل کہ جس کی کہانی کبھی کہی نہ تھی

مجید امجد

صحرائے زندگی میں جدھر بھی قدم اٹھیں
رستے میں ایک آرزوں کا چمن پڑے

مجید امجد

طلوع مہر، شگفت سحر، سیاہی شب
تری طلب، تجھے پانے کی آرزو، ترا غم

محبوب خزاں

تیری ہی طرح اب یہ ہجر کے دن بھی
جاتے نظر آتے ہیں مگر کیوں نہیں جاتے

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002/2006

محسن احسان

ڈر کچھ اور بھی آہستہ اے نگار وصال
کہ ایک عمر سے میں تیرے انتظار میں تھا

محسن احسان

ذرا رسائی منزل گہر مراد تو دیکھ
چلے تھے شہر وفا سے پہنچ گئے سر دار

محسن احسان

صبا میں تھا نہ دل آویزئی بہار میں تھا
وہ اک اشارہ کہ اس چشم وضعدار میں تھا

محسن احسان

ہجوم سے اتنا گزرنے کا راستہ ہی نہیں
چمن میں دھوم ہے اس گل کی جو کھلا ہے نہیں

محسن احسان

ہم ایک عمر سے محسن ! خمار خواب میں ہیں
ہماری بات زمانے میں کوئی کیا سنتا

محسن احسان

ہمیں خبر ہے کہ کیا کیا ہیں ہجرتوں کے ثواب
جو دکھ اٹھائے ہیں ہم نے وہ ہم ہی جانتے ہیں

محسن احسان

یہ سوچتی ہوئی شمعیں، یہ جاگتے ہوئے غم
یہ سب درست سہی مگر جان من سو جا

محسن بھوپالی

بات کہنے کی ہمیشہ بھولے
لاکھ انگشت پہ دھاگہ باندھا

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

محسن بھوپالی

صحن چمن کو اپنے لہو سے سنوار کر
دست ہوس میں ہم گل تر دیکھتے رہے

محسن بھوپالی

ضد ہے کہ انہیں مان کے سر خیل بہاراں
غنچوں کی طرف سے کوئی پیغام دیا جائے

محسن بھوپالی

مے خانے کی توہین ہے رندوں کی ہتک ہے
کم ظرف کے ہاتھوں میں اگر جام دیا جائے

محسن بھوپالی

صلہ ملے نہ ملے، خون دل چھڑکتے چلیں
ہر اک خار ہے دست طلب بڑھائے ہوئے

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. © 2006

محسن بھوپالی

زندگی سایہ ء دیوار نہیں دار بھی ہے
زیست کے عشق کے آداب سکھاتے جاؤ

محسن بھوپالی

طبع خود دار پہ اک طرفہ ستم ہے محسن
ان کا انداز کرم، غیر کے احساس کے ساتھ

محسن بھوپالی

لوح مزار دیکھ کے جی دنگ رہ گیا
ہر ایک سر کے ساتھ فقط سنگ رہ گیا

محسن نقوی

بچھڑ کے مجھ سے کبھی تو نے یہ بھی سوچا ہے
ادھورا چاند بھی کتنا اداس لگتا ہے

محسن نقوی

بے طلب درد کی دولت سے نوازو مجھ کو
دل کی توہین ہے مرہون دعا ہو جانا

محسن نقوی

جدا ہوئے تھے مگر دل کبھی ٹوٹا نہ تھا
خفا ہوئے تو تیرے التفات سے بھی گئے

محسن نقوی

چل میرے ساتھ کبھی تو کسی ویرانے میں
میں تجھے شہر کے ماحول سے ہٹ کر دیکھوں

محسن نقوی

خزاں کی دھوپ سے شکوہ فضول ہے محسن
میں یوں بھی پھول تھا آخر مجھے بکھرنا تھا

محسن نقوی

خوشی کا غم ہے نہ غم کی کوئی خوشی اب تو
بہت اداس گزرتی ہے زندگی اب تو

محسن نقوی

روز ملتے ہیں دریچے میں نئے پھول مجھے
چھوڑ جاتا ہے کوئی روز نشانی اپنی

محسن نقوی

زخموں سے گوشہء دل ویراں سجا لیا
ہم نے خزاں میں جشن بہاراں سجا لیا

محسن نقوی

عمر اتنی تو عطا کر مرے فن کو خالق
مرا دشمن میرے مرنے کی خبر کو ترسے

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

محسن نقوی

قریب آ شب تنہائی، تجھ سے پیار کریں
تمام دن کی تھکن کا علاج تو ہی سہی

محسن نقوی

گم سم سی راہگذر تھی،کنارہ ندی کا تھا
پانی میں چاند چاند میں چہرہ کسی کا تھا

محسن نقوی

گم سم ہوا آوازکا دریا تھاجو اک شخص
پتھر بھی نہیں اب وہ ستارہ تھا جو اک شخص

محسن نقوی

لب پہ سجا لیے تھے یونہی اجنبی سے نام
دل میں تمام زخم کسی آشنا کے تھے

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

محسن نقوی

لفظوں میں چھپائے ہوئے بے ربط دلاسے

چیختی رہی شب بھر مرے آنسو تری آواز

محسن نقوی

مجھ سے بچھڑ کے خط میں لکھی اس نے دل کی بات

کیوں اس کو حوصلہ نہ ہوا میرے سامنے

محسن نقوی

میں دل پہ جبر کروں گا، تجھے بھلا دوں گا

مروں گا خود بھی تجھے بھی کڑی سزا دوں گا

محسن نقوی

وہ اب ملے بھی تو ملتا ہے اس طرح جیسے

بجھے چراغ کو جیسے ہوا گزرتی ہے

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

محسن نقوی

ہر وقت کا ہنسنا تجھے برباد نہ کر دے
تنہائی کے لمحوں میں کبھی رو بھی لیا کر

محسن نقوی

ہزار وسوسے اٹھتے ہیں اس کی آنکھوں میں
لکھا نہ کر اسے خط سرخ روشنائی سے

محشر بدایونی

زخم آوارگی ہے خیر بھر جائے گا
شہر والوں نے اپنا تو جانا ہمیں

محشر بدایونی

غم کی سمت آکے یوں خوش ہوں جیسے یہاں
مل گیا کوئی ساتھی پرانا مجھے

IqbalCyberLibrary.net
All rights reserved.
© 2002-2006

محشر بدایونی

گھر کبھی اجڑا نہیں ،گھر کا شجرہ ہے گواہ
ہم گئے تو آ کے کوئی دوسرا رہ جائے گا

محمد علوی

فصیلیں دل کی گراتا ہوا جو در آیا
وہ کوئی اور نہ تھا خواہشوں کا لشکر تھا

محمد دین تاثیر

حنائے ناخن پا ہو کہ حلقہء سر زلف
چھپاؤ بھی تو یہ جادو نکل آتے ہیں

محمود شام

ٹوٹے ہیں کیسے ،خوا ہشوں کے آئینے
پلکوں کی تہہ میں بکھری ہوئی کرچیوں کو دیکھ

IqbalCyberLibrary.net All rights reserved. ©2002-2006

محیط اسمٰعیل

صلہ تو کچھ نہ ملا بد گمانیوں کے سوا
میں اس کی یاد کے ہاتھوں ہوا تباہ الگ

مختار صدیقی

علم نے خیر نہ چاہی کبھی انسانوں کی
ذرے برباد یونہی تو نہیں ویرانوں کے

مختار صدیقی

فکر سب کو ہے رفو کے لئے سامانوں کی
پوچھتا کوئی نہیں حال گریبانو ں کے

مختار صدیقی

کیسی رت آئی ،ہوا چلتی ہے جی ڈولتا ہے
اب تو ہنسنا بھی تڑپنے کا بہانہ ہوگا !

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2006

مخمور دہلوی

چمن تم سے سلامت ہے بہاریں تم سے زندہ ہیں
تمہارے سامنے پھولوں سے مرجھایا نہیں جاتا

مخمور سعیدی

دل پہ اک غم کی گھٹا چھائی ہوئی تھی کب سے
آج ان سے جو ملے ٹوٹ کے برسات ہوئی

مخمور سعیدی

زرد رو تھا کسی صدمے سے ابھرتا سورج
یہ خبر ڈوبتے تاروں کی زبانی آئی

مخمور صدیقی

حسن سے نبھ نہ سکی وضع کرم آخر تک
اوّل اوّل تو محبت کی مدارات ہوئی

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

مرتضیٰ برلاس

اوروں کے پاس جاکے میری داستان نہ پوچھ
جو کچھ ہے میرے چہرے پہ لکھا ہوا بھی دیکھ

مرتضیٰ برلاس

پتھر کا بت سمجھ کے یہ کس شے کو چھو لیا
برسوں تمام جسم میں اک سنسنی رہی

مرتضیٰ برلاس

ڈالے گئے اس واسطے پتھر میرے آگے
ٹھوکر سے اگر ہوش سنبھل جائے تو اچھا

مرتضیٰ برلاس

دیکھی گئی نہ آپ کی اندوہ خاطری
کانٹے ملے تو ان کو بھی گلدستہ کہہ دیا

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

مرتضٰی برلاس

ضبط کرتے رہیں حالِ دلِ مضطر نہ کہیں
یہ بھی ہے پاسِ وفا تجھ کو ستمگر نہ کہیں

مرتضٰی برلاس

خورشیدِ صبحِ نو کو شکایت ہے دوستو
کیوں شب سے ہم نے صبح کو پیوستہ کہہ دیا

مرتضٰی برلاس

مانا کہ تیرا مجھ سے کوئی واسطہ نہیں
ملنے کے بعد مجھ سے ذرا آئینہ بھی دیکھ

مرتضٰی برلاس

وعدہ جو تھا نباہ کا تم نے وفا نہیں کیا
ہم نے تو آج تک تمہیں دل سے جدا نہیں کیا

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved
©2002-2006

مرتضیٰ برلاس

ذرے کی شکل میں مجھے سمٹا ہوا نہ جان

صحرا کے روپ میں مجھے پھیلا ہوا بھی دیکھ

مشفق خواجہ

پاؤں اٹھتے تھے اسی منزل وحشت کی طرف

راہ تکتے تھے جہاں راہ کے پتھر کیا کیا

مشفق خواجہ

خود سے بھی توڑ چکا ہوں میں تعلق اپنا

اب مری راہ میں حائل کوئی دیوار نہیں

مشفق خواجہ

دم نظارہ میری حیرتوں پہ غور نہ کر

کہ میری آنکھ ازل سے یونہی سوالی ہے

مشفق خواجہ

زندہ رہ لوں کسی صورت تو بڑی بات ہے یہ
ورنہ جاں سے تو گزرنا کوئی دشوار نہیں

مشفق خواجہ

قدم اٹھے تو عجب دل گزار منظر تھا
میں آپ اپنے لیے راستے کا پتھر تھا

مشفق خواجہ

مرے وجود کو جس نے جلا کے راکھ کیا
وہ آگ اب تیرے دامن تک ہے آنے والی ہے

مشفق خواجہ

مسافران رہ شوق تھک گئے بھی تو کیا
جہاں رکے وہیں بستی نئی بسا لی ہے

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

مشفق خواجہ

نقش گزرے ہوئے لمحوں کے ہیں دل پر کیا کیا
مڑ کے دیکھوں تو نظر آتے ہیں منظر کیا کیا

مصطفیٰ زیدی

اے کہ اب بھول گیا رنگ حنا بھی تیرا
خط کبھی خون سے تحریر ہوا کرتے تھے

مصطفیٰ زیدی

خواب میں تجھ سے ملاقات رہا کرتی تھی
خواب شرمندہ تعبیر ہوا کرتے تھے

مصطفیٰ زیدی

زبان غیر سے کیا شرح آرزو کرتے
وہ خود اگر کہیں ملتا تو آرزو کرتے

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

مصطفیٰ زیدی

صرف اس نے نہیں دیا مجھے سوز
اس میں تیرا بھی ہاتھ ہے اے دل

مصطفیٰ زیدی

صہبائے تند وتیز کی جدت کو کیا خبر
شیشے سے پوچھیے جو مزہ ٹوٹنے میں تھا

مصطفیٰ زیدی

غم دوراں نے بھی سیکھے غم جاناں کے چلن
وہی سوچی ہوئی چالیں ،وہی بے ساختہ پن

مظفر ایرج

بچائے رکھنا مجھے وقت کی ہواؤں سے
کہ مشت خاک ہوں دیکھو بکھر بھی سکتا ہوں

مظفر حنفی

گھور اندھیرے میں اپنے گھر سے نکلے گا کون
بیٹھا ہے بے کار مظفر دیپ جلائے تُو

مظفر وارثی

اپنے رستے ہوئے زخموں پہ چھڑک لیتا ہوں
راکھ جھڑتی ہے جو احساس کے انگاروں سے

مظفر وارثی

بھاگ نکلا تھا جو طوفان سے چھڑا کر دامن
سر ساحل وہی ڈوبا ہوا کشتی میں ملا

مظفر وارثی

پھوٹے گا نگہتوں کی طرح زخم سے لہو
اس پھول جیسے ہاتھ سے پتھر نہ ماریئے

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

مظفر وارثی

تم نے ہم کو ٹھکرایا یہ ظرف تمہارا
جب تم کو ٹھکرا دیں لوگ ادھر آ جانا

مظفر وارثی

تو نے شعلے دیئے ہمیں دنیا
ہم تجھے پھول کیسے لوٹا دیں

مظفر وارثی

جس پیڑ کے سائے میں تھکن دور ہو میری
سوکھا ہی سہی وہ مجھے درکار وہی ہے

مظفر وارثی

جن کے سینوں میں دھڑکتا تھا مظفر میرا دل
آج میں ان کے لئے بھولی کہانی ہو گیا

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

This image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

مظفر وارثی

دل زندہ کو چنا درد کی دیواروں میں
روک لیتی مجھے اتنا بھی نہ دنیا سے ہوا

مظفر وارثی

ڈوب کر دیکھ سمندر ہوں میں آوازوں کا
طالب حسن سماعت میرا سناٹا ہے

مظفر وارثی

ڈوبیں گی میرے ساتھ ہی نظریں بھی کسی کی
ساحل پہ کوئی دیکھنے والا بھی تو ہوگا

مظفر وارثی

ڈھونڈ رہی ہے میرے تن میں شاید میری روح مجھے
اپنے سناٹوں سے کچھ مانوس صدائیں آتی ہیں

مظفر وارثی

راکھ کا اک ڈھیر بن کر رہ گیا سینے میں دل
آگ برساتی رہی دنیا میرے اعصاب پر

مظفر وارثی

رتجگوں کا مرے کچھ بھی تجھے احساس نہیں
تیری آنکھوں سے اگر نیند اڑا لی جائے

مظفر وارثی

روشنی لے کے بہت دور کھڑی ہے دنیا
مجھ سے کہتی ہے تیرے پاس تو سایہ بھی نہیں

مظفر وارثی

زخم دل اور ہرا خون تمنا سے ہوا
تشنگی کا میری آغاز ہی دریا سے ہوا

مظفر وارثی

زنجیر سمجھ کر مجھے توڑا ہے تو نے
اب تجھ کو پریشاں مری جھنکار نہ کر دے

مظفر وارثی

زندگی تجھ سے امید وفا کیا رکھوں
جب مجھے چھوڑ گئے دوست پرانے میرے

مظفر وارثی

زندگی تجھ سے ہر اک سانس پہ سمجھوتہ کر لوں
شوق جینے کا ہے مجھ کو مگر اتنا بھی نہیں

مظفر وارثی

زندگی تو اک مسلسل ارتقا کا نام ہے
کل مظفر کیا جئیں گے آج اگر زندہ نہیں

مظفر وارثی

زندہ رہنے کی خواہش سے کتنی پگلی
ڈوبنے والا امیدیں تنکوں سے باندھے

مظفر وارثی

طرز ادائیگی کہیں معنی بدل نہ دے
آنکھیں ملا کر بات کرو کان میں نہیں

مظفر وارثی

طرز خرام ایسی کوئی سیکھ لے صبا
شاخوں سے پھول ، پھول سے خوشبو جدا نہ ہو

مظفر وارثی

طے ہو چکا ہے کتنا سفر کچھ خبر نہیں
میں اجنبی ہوں اور پر اسرار راستے

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

مظفر وارثی

غم کے نازک دور میں آنسو بھی ٹپکا ہے اگر
یوں ہوا محسوس جیسے آنکھ سے پتھر گرا

مظفر وارثی

فضا میں پھیل چلی میری بات کی خوشبو
ابھی تو میں نے ہواؤں سے کہا کچھ بھی نہیں

مظفر وارثی

فقیر تھا تو چمکتی ہوئی لکیر کا تھا
چلا میں جس پہ وہ رستہ میرے ضمیر کا تھا

مظفر وارثی

کیسے رہا کرے گا اب اپنے اسیر کو
زنجیر تیری یاد ہے زنداں تیرا خیال

مظفر وارثی

گزر رہا ہوں قدم رکھ کے اپنی آنکھوں پر
گئے دنوں کی طرف مڑ کے دیکھتا بھی نہیں

مظفر وارثی

گہرائی سمندر کی طلب کرتا ہے مجھ سے
لہروں سے مگر بات بھی کرنے نہیں دیتا

مظفر وارثی

لب خاموش سے اظہار تمنا چاہیں
بات کرنے کو بھی تصویر کا لہجہ مانگیں

مظفر وارثی

مرے دکھوں نے مجھے قہقہوں میں دفنایا
مرا ہوں زندہ دلی اختیار کرنے سے

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

مظفر وارثی

میرے بدلے ہوئے معیار پہ حیرت کیسی
روپ تو نے بھی بدلے میری خا طر کتنے

مظفر وارثی

میرے دل کی آگ کا تجھ کو نہیں آتا یقین
میں نے دیکھا ہے چٹانوں سے دھواں اٹھتا ہوا

مظفر وارثی

نو خیز بہاروں کی تباہی کا قصیدہ
سوکھی ہوئی شاخوں پہ لکھا دیکھ رہا ہوں

مظفر وارثی

وہ مجھ سے چاہتا کیا تھا مجھے خبر نہ ہوئی
بکھیرتا بھی رہا اور سمیٹتا بھی رہا

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved
©2002-2006

مظفر وارثی

ہر لمحہ جس نے ساتھ دیا اب وہ زندگی
بھولی ہوئی سی کچھ لگے، کچھ یاد سی لگے

مظفر وارثی

ہم کو جہاں پہچاننے والے نظر آئے
آواز ہی کچھ اور وہاں ہم نے بنا لی

مظفر وارثی

ہو مظفر جانے کب بیتے دنوں کی واپسی
بس گزرتی ساعتوں کی چاپ دروازے میں ہے

مظفر وارثی

یوں تو کرتے ہیں سبھی عشق کی رسمیں پوری
دودھ کی نہر نکالے کوئی کو ہساروں سے

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

معین احسن جذبی

جو آگ لگائی تھی تم نے اس کو تو بجھایا اشکوں نے
جو اشکوں نے بھڑ کائی ہے اس آگ کو ٹھنڈا کون کرے

معین احسن جذبی

تھا جن کے پاس زخم کا مرہم کہاں گئے
جو دل کو جوڑتے تھے وہ معمار کیا ہوئے

معین احسن جذبی

جب کشتی ثابت و سالم تھی ساحل کی تمنا کس کو تھی
اب ایسی شکستہ کشتی پر ساحل کی تمنا کون کرے

معین احسن جذبی

دل گداز نے آنکھوں کو دے دیئے آنسو
یہ جانتے ہوئے غم کے چلن کچھ اور بھی ہیں

معین احسن جذبی

دھوکا نہ تھا نظر کا تو پھر اے شب دراز
وہ ہلکے ہلکے صبح کے آثار کیا ہوئے

معین احسن جذبی

ڈھونڈو تو کچھ ستارے ابھی ہونگے عرش پر
دیکھو تو وہ حریف شب تار کیا ہوئے

معین احسن جذبی

مرنے کی دعائیں کیوں مانگوں، جینے کی تمنا کون کرے
یہ دنیا ہو یا وہ دنیا،اب خواہش دنیا کون کرے

منظر فارانی

تمہیں کوئے وفا میں ڈھونڈتا ہوں
دریچہ کھول کر مجھ کو صدا دو

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved ©2003-2006

منظر فارانی

سمٹ جائیں سبھی جو فاصلے ہیں
اگر دیوار دولت کی گرا دو

منظر فارانی

میرا احساس تو مجھ کو دلا دو
کہاں ہوں میں مجھے میرا پتہ دو

منظور احمد منظور

ضرور کچھ تو ہے اپنی حیات کا مقصد
سنا ہے چیز کوئی دہر میں فضول نہیں

منظور حسین شور

طغیان حوادث کی ہمدم اتنی ہی نوازش کیا کم ہے
کشتی نہ سہی ساحل نہ سہی طوفان تو ہمارے ہوتے ہیں

منظور عارف

اک لمحے کو آیا تھا ہر بزم وہ خوش رو
جو گھر سے گئے دیکھنے گھر تک نہیں پہنچے

منیر نیازی

بارشوں میں اس سے جا کے ملنے کی حسرت کہاں
کو کنے دو کو کلو کو اب مجھے فرصت کہاں

منیر نیازی

پہلے تو میں گزر گیا یونہی جیسے کوئی انجان
پھر میں اسے پہچان کے ہوا بہت حیران

منیر نیازی

پھرتے ہیں مثل موج ہوا شہر شہر میں
آوارگی کی لہر ہے اور ہم ہیں دوستو

منیر نیازی

تھا ابتدائے شوق میں آرام جاں بہت
پر ہم تھے اپنی دھن میں بہت انتہا پرست

منیر نیازی

جانتے تھے دونوں ہم اس کو نبھا سکتے نہیں
اس نے وعدہ کر لیا میں نے بھی وعدہ کر لیا

منیر نیازی

چاند ہر جگہ ہے یہیں ہوگا مگر اس کے سبب
ہنس پڑا ہوگا کوئی اور کوئی رویا ہوگا

منیر نیازی

چھپا گیا تھا محبت کا راز میں تو مگر
وہ بھولپن میں سخن دل کا عام کر بیٹھا

منیر نیازی

چھپاتے ہیں بہت وہ گرمئ دل کو مگر میں بھی
گل رخ پہ اڑی رنگت کے چھینٹے دیکھ لیتا ہوں

منیر نیازی

حد سے گزر گئی یہاں رسم قاہری
اس دہر کو اب اس کی سزا دینا چاہیے

منیر نیازی

خواب ہوتے ہیں دیکھنے کے لئے
ان میں جا کر مگر رہا نہ کرو

منیر نیازی

خیال جس کا تھا مجھے خیال میں ملا مجھے
سوال کا جواب بھی سوال میں ملا مجھے

منیر نیازی

دشمنی رسم جہاں ہے دوستی حرف غلط
آدمی تنہا کھڑا ہے ظالموں کے سامنے

منیر نیازی

دیکھ کر مجھ کو غور سے پھر وہ چپ سے ہو گئے
دل میں خلش ہے آج تک اس ان کہے سوال کی

منیر نیازی

ڈر کے کسی سے چھپ جاتا ہے جیسے سانپ خزانے میں
زر کے زور سے زندہ ہیں سب خاک کے اس ویرانے میں

منیر نیازی

راستے ہی راستے تھے آخر منزل تلک
رنج کتنے اک خوشی کا خواب آنے میں لگے

منیر نیازی

رستے میں اک بھولی ہوئی شکل دیکھ کر
آواز دی تو لب پہ کوئی نام بھی نہ تھا

منیر نیازی

روک سکتے تھے اسے ہم ابتدا ء کے دور سے
اب ہمیں دیوانگی شہر پر قدرت کہاں

منیر نیازی

روکا انا نے کاوش بے سود سے مجھے
اس بت کو اپنا حال سنانے نہیں دیا

منیر نیازی

رہتے ہیں آج جس میں جسے دیکھتے ہیں ہم
ممکن ہے یہ گزشتہ کا خواب و خیال ہو

منیر نیازی

زمانے کے لب پہ زمانے کی باتیں
مری دکھ بھری داستاں میرے دل میں

منیر نیازی

سامنے جو ہے اسے آنکھ کا دھوکا سمجھو
ان دیاروں کو صدا خواب کی صورت سمجھو

منیر نیازی

سیر ہے جیسے کوئی ایسے جہاں سے گزرو
دور تک پھیلا ہے اک عرصہ فرقت دیکھو

منیر نیازی

عادت ہی بنالی ہے تم نے تو منیر اپنی
جس شہر میں بھی رہنا اکتائے ہوئے رہنا

منیر نیازی

غمگساری کی طلب تھی یہ محبت تو نہ تھی
درد جب دل میں اٹھا تو چھپاتے اس کو

منیر نیازی

گم ہو چلے ہو تم تو بہت خود میں اے منیر
دنیا کو کچھ تو اپنا پتا دینا چاہیے !

منیر نیازی

لازم نہیں ہے اس کو بھی میرا خیال ہو
جو میرا حال ہے وہ ہی اس کا بھی حال ہو

منیر نیازی

لائی ہے اب اڑا کے گئے موسموں کی باس
برکھا کی رت کا قہر ہے اور ہم ہیں دوستو

منیر نیازی

لیے پھرا جو مجھے در بدر زمانے میں
خیال تجھ کو دل بے قرار کس کا تھا

منیر نیازی

منیر اس ملک پر آسیب کا سایہ ہے یا کیا ہے
کہ حرکت تیز تر ہے اور سفر آہستہ آہستہ

M.IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. 2006

منیر نیازی

میری ساری زندگی کو بے ثمر اس نے کیا
عمر میری تھی مگر اس کو بسر اس نے کیا

منیر نیازی

نا شناسی دہر کی تنہا ہمیں کرتی گئی
ہوتے ہوتے ہم زمانے سے جدا ہوتے گئے

منیر نیازی

ہمارے حال کی خبر وہ رکھتا تھا
ساری عمر جو انجان دکھائی دیا

منیر نیازی

ہیں سختیء سفر سے بہت تنگ پر منیر
گھر کو پلٹ ہی جائیں ایسے بھی نہیں ہم

منیر نیازی

تھا منیر آغاز ہی سے راستہ اپنا غلط
اس کا اندازہ سفر کی رائیگانی سے ہوا

مولانا حسرت موہانی

وفا تجھ سے اے بے وفا چاہتا ہوں
میری سادگی دیکھ کیا چاہتا ہوں

مومن

رویا کریں گے آپ بھی پہروں اسی طرح
اٹکا کہیں جو آپ کا دل بھی میری طرح

میر تقی میر

پتا پتا بوٹا بوٹا حال ہمارا جانے ہے
جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے

میر تقی میر

لطف پر اس کے ہم نشین مت جا
کبھی ہم پر بھی مہربانی تھی

میر تقی میر

لگا نہ دل کو کہیں، کیا سنا نہیں تو نے
جو کچھ کہ میر کا اس عاشقی نے حال کیا

میر تقی میر

وہ آئے بزم میں اتنا تو میر نے دیکھا
پھر اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی

میر حسن

نہ تھمتی تھیں آہیں نہ رکتے تھے آنسو
حسن تجھ کو کیا رات غم تھا کسی کا

www.IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. 2002-2006

میرنیازی

پوچھتے ہیں کہ کیا ہوا دل کو
حسن والوں کی سادگی نہ گئی

میراجی

غم کے بھروسے کیا کچھ چھوڑا، کیا اب تم سے بیان کریں
غم بھی راس نہ آیا دل کواور ہی کچھ سامان کریں

نامعلوم

ٹوٹ کر وقت کے ساحل پہ بکھر جاتے ہیں
ایسے رشتے جنہیں زنجیر نہیں ملتی

نامعلوم

چہرے سجے ہیں تو دل بجھے بجھے
ہر شخص میں تضاد ہے دن رات کی طرح

نامعلوم

حضور آپ سب آرائیاں کریں لیکن
فقط نمود سحر تک چراغ جلتے ہیں

نامعلوم

ڈوبا ہوا ہے دل میرا خوابوں کی جھیل میں
آنکھوں میں خواہشوں کی تھکن کا خمار ہے

نامعلوم

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. 2002-2006

ڈوبتی شام تیری یاد کے جلتے ہیں چراغ
ہم بہت دور ستاروں میں نکل جاتے ہیں

نامعلوم

ذہن کے پردے پہ منزل کے ہیولے نہ بنا
غور سے دیکھتا جا راہ میں آتا ہے کیا

ناصر زیدی

بجھی ہے آگ مگر اس قدر زیادہ نہیں
دوبارہ ملنے کا امکان ہے ارادہ نہیں

ناصر زیدی

پوجتا ہوں تجھے خیالوں میں
کر رہا ہوں میں بندگی خاموش

ناصر زیدی

جوآج مجھ سے بچھڑ کے بڑے سکو ن میں ہے
کبھی وہ شخص مرے واسطے عذا ب میں تھا

ناصر زیدی

خود اپنے سائے ہی میں بیٹھنا پڑا ناصر
کوئی شجر مرے رستے میں ایستادہ نہیں

ناصر زیدی

مجھ کو بھی حضور تعلق تھا آپ سے
یوں بے مروتی سے نہ دامن چھڑایئے

ناصر زیدی

ملا بھی وہ تو کہاں اس کا نام لکھیں گے
کتاب زیست کا کوئی ورق بھی سادہ نہیں

ناصر زیدی

نہ ذات میں کوئی منزل، نہ کائنات میں ہے
سفر کروں تو کہاں، میرا کوئی جادہ نہیں

ناصر شہزاد

مت مجھ سے چھڑا ہاتھ کہ ہنگام ازل سے
تو میری طلب میرے مقدر کی امین ہے

ناصر کاظمی

اب دل میں کیا رہا ہے تیری یاد ہو تو ہو
یہ گھر اسی چراغ سے آباد ہو تو ہو

ناصر کاظمی

آج تو میرا دل کہتا ہے
تو اس وقت اکیلا ہو گا

ناصر کاظمی

بلاؤں گا نہ ملوں گا نہ خط لکھوں گا تجھے
تری خوشی کے لئے خود کو یہ سزا دوں گا

ناصر کاظمی

پردے اٹھا دیئے تھے نگاہوں نے سب مگر
دل کو رہا ہے شکوہ کوتاہ دامنی

ناصر کاظمی

بہاریں لے کے آئے تھے جہاں تم
وہ گھر سنسان جنگل ہو گئے

ناصر کاظمی

بھری دنیا میں جی نہیں لگتا
جانے کس چیز کی کمی ہے ابھی

ناصر کاظمی

پھر اس کی یاد میں دل بے قرار ہے ناصر
بچھڑ کے جس سے ہوئی شہر سہر رسوائی

ناصر کاظمی

پی جا ایام کی تلخی کو بھی ہنس کے ناصر
غم کے سہنے میں قدرت نے مزہ رکھا ہے

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. 2002-2006

ناصر کاظمی

تری نگاہ تغافل کون سمجھائے
کہ اپنے دل پہ مجھے اختیار بھی تو نہیں

ناصر کاظمی

تم تو یارو ابھی سے اٹھ بیٹھے
شہر میں رات جاگتی ہے ابھی

ناصر کاظمی

تمہی دل گرفتہ نہیں دوستو
ہمیں بھی زمانے سے ہیں کچھ گلے

ناصر کاظمی

تو شریک سخن نہیں ہے تو کیا
ہم سخن تیری خامشی ہے ابھی

ناصر کاظمی

تو کون ہے تیرا نام کیا ہے
کیا سچ ہے تیرے ہو گئے ہم

ناصر کاظمی

تیرا ملنا تو خیر مشکل تھا
تیرا غم بھی جہاں نے چھین لیا

ناصر کاظمی

تیری زلفوں کے بکھرنے کا سبب
آنکھ کہتی ہے تیرے دل میں طلب ہے کوئی

ناصر کاظمی

تیرے قریب رہ کے بھی دل مطمئن نہ تھا
گزری ہے مجھ پہ یہ بھی قیامت کبھی کبھی

ناصر کاظمی

جب تک ہم مصروف رہے یہ دنیا تھی سنسان
دن ڈھلتے ہی دھیان میں آئے کیسے کیسے لوگ

ناصر کاظمی

جنہیں ہم دیکھ کر جیتے تھے غالب
نگاہوں سے وہ اوجھل ہو گئے

ناصر کاظمی

چراغ بن کے وہی جھلملائے شام فراق
بچا لئے تھے جو آنسو برائے شام فراق

ناصر کاظمی

حال دل ہم بھی سناتے لیکن
جب وہ رخصت ہوا تب یاد آیا

ناصر کاظمی

خدا وہ دن نہ دکھائے تجھے کہ میری طرح
مری وفا پہ بھروسہ نہ کر سکے تو بھی

ناصر کاظمی

خیال آگیا مایوس رہگزاروں کا
پلٹ کے آگئے منزل سے تیرے دیوانے

ناصر کاظمی

دائم آباد رہے گی دنیا
ہم نہ ہونگے کوئی ہم سا ہوگا

ناصر کاظمی

دل مردہ میں پھر دھڑکنوں کا شور اٹھا
یہ بیٹھے بیٹھے مجھے کن دنوں کی یاد آئی

ناصر کاظمی

دیکھتے دیکھتے تاروں کا سفر ختم ہوا
سو گیا چاند مگر نیند نہ آئی مجھ کو

ناصر کاظمی

ذرا سی دیر ٹھہرنے دے اے غم دنیا
بلا رہا ہے کوئی بام سے اتر کے مجھے

ناصر کاظمی

رنج سفر کی کوئی نشانی تو پاس ہو
تھوڑی سی خاک کوچہ دلبر ہی لے چلیں

ناصر کاظمی

رواں دواں ہیں سفینے تلاش میں جس کی
وہ اک شکستہ کنارا ہے اور کچھ بھی نہیں

ناصر کاظمی

ریت کے پھول، آگ کے تارے
یہ ہے فصل مراد کا گہنا

ناصر کاظمی

زندگی اس کے تصور میں کٹی
دور رہ کو بھی وہی کام آیا

ناصر کاظمی

زندگی جن کے تصور سے جلا پاتی ہے
ہائے کیا لوگ تھے جو دام اجل میں آئے

ناصر کاظمی

شہر کی بے چراغ گلیوں میں
زندگی تجھ کو ڈھونڈتی ہے ابھی

ناصر کاظمی

عشق کو حسن سے خالی نہ سمجھو
نالہ اہل وفا غور سے سن

ناصر کاظمی

عمر بھر کی نوا گری کا صلہ
اے خدا کوئی ہمنوا ہی دے

ناصر کاظمی

غیرت عشق کو قبول نہیں
کہ تجھے بے وفا کہے کوئی

ناصر کاظمی

فرصت موسم نشاط نہ پوچھ
جیسے اک خواب خواب میں دیکھا

ناصر کاظمی

کل رات بھی وعدے کا ترے دل کو یقیں تھا
کل رات بھی لیکن میر ی رو رو کے کٹی ہے

ناصر کاظمی

گرفتہ دل ہیں بہت آج تیرے دیوانے
خدا کرے کوئی تیرے سوا نہ پہچانے!

www.IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved.

ناصر کاظمی

گزر رہے ہیں عجب مرحلوں سے دیدہ و دل
سحر کی آس تو ہے ،زندگی کی آس نہیں

ناصر کاظمی

مجھے یہ ڈر ہے تیری آرزو نہ مٹ جائے
بہت دنوں سے طبیعت میری اداس نہیں

ناصر کاظمی

ناصر یہ شعر کیوں نہ ہوں موتی سے آبدار
اس فن میں میں نے کی ہے بہت دیر جاں کنی

ناصر کاظمی

ہجوم یاس ہے اور منزلوں اندھیرا ہے
وہ رات ہے کہ ستارے نظر نہیں آتے

ناصر کاظمی

ہوتی ہے تیرے نام سے وحشت کبھی کبھی
برہم ہوئی ہے یوں بھی طبیعت کبھی کبھی

ناصر کاظمی

یاد کے بے نشاں جزیروں سے
تیری آواز آرہی ہے ابھی

www.IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved 2002-2006

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

نامعلوم

ذرا اے بے خودی ہوشیار رہنا دشت غربت میں
خدا معلوم مجھ کو یاد آجائے کہاں کوئی

نامعلوم

ذرے ذ رے کو تجلی کا پتہ دیتا ہے تو
پتھروں کو چوم کر ہیرا بنا دیتا ہے تو

نامعلوم

ذرے ذرے میں بے حجاب ہیں وہ
جن کو دعویٰ ہے منہ چھپانے کا

نامعلوم

ذہن میں انگڑائیاں لیتا ہے جب تیرا خیال
شاخ لب پہ میری کھلتے ہیں تبسم کے گلاب

نامعلوم

ضروری تو نہیں کہہ دیں لبوں سے داستاں اپنی
زباں اک اور بھی ہوتی ہے اظہار تمنا کے لیے

نامعلوم

ظلم سے ہم ڈر گئے یہ تم سے کس نے کہہ دیا
ظلم قانوناً روا ہو جائے تو ہم کیا کریں

نثار اکبرآبادی

روان رہیں گے یونہی اشک میر ی آنکھوں سے
ملی ہے مجھ کر یہ سوغات عمر بھر کے لئے

نثار اکبرآبادی

ہم نہ ہونگے تجھے کون صدا دے گا
ہم فقیروں کو نگاہوں سے گرانے والے

نثار ناسک

شب گئے بیمار لوگوں کو جگانا ظلم ہے
آپ ہی مظلوم بنیئے رات باہر کاٹیئے

نثار ناسک

عمر بھر سورج تھا سر پر ،دھوپ تھی میرا لباس
اب یہ خواہش ہے گھنی چھاؤں میں ہو مرقد میرا

نجم السحر صدیقی

جنہیں خزاں میں چمن بندیوں کا دعو ی تھا
بھری بہار میں اک پھول تک کھلا نہ سکے

نخشب جارچوی

زمانے کے جو ر و ستم توبہ توبہ
کہ اکثر تو مجھ کو نہ تم یاد آئے

ندیم

اگر نہ درد میری رو ح میں اتر جا تا

میں جیسا بے خبر آیا تھا، بے خبر جا تا

ندیم

جو نہ سمجھا کبھی مفہو م وفا

اپنا وعدہ بھی وفا کیا کر تا

ندیم

خاک سے جدا ہو کر ،اپنا وزن کھو بیٹھا

آدمی معلق سا رہ گیا خلاؤ ں میں

ندیم

خدا کر ے کہ تری عمر میں گنے جا ئیں

وہ دن جو ہم نے ترے ہجر میں گزا رے تھے

ندیم

کتنا خو ش ہو ں درو دیوا ر کی ویرا نی سے

اس کا مطلب ہے ، یہا ں سے میرا گھر دور نہیں

ندیم

گھڑی پہلی محبت کی عجب تھی

ابھی تک یاد کے در پر کھڑی ہے

www.IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. 2002-2006

ندیم

میں تو سمجھا تھا کہ دن بھر کی رفاقت ہو گی
رات کے سا تھ گیا صبح کا تارا میرا

ندیم

میں تجھ کو پا کے ، تجھی کو صدا ئیں دیتا ہوں
تو میرے دل میں اتر کر بھی کیوں سفر میں رہا

ندیم

ہما ری زندہ دلی دیکھنے کے لا ئق ہے
لہو لہو میں مگر سینہ تا نے آئے ہیں

ندیم

یہ تصرف ہے ترا ،یا میرا میعا روفا
ترک الفت پہ بھی تو اتنا ہی پیارا کیوں ہے

ندیم

بکھر تو جا وں گا لیکن اجڑ نہ جاوں گا میں
حیا ت کھو کے بھری کائنات پاوں گا میں

ندیم

تما م عمر مرا دشت مرے سا تھ رہا
تما م عمر تمنا رہی کہ گھر جا تا

www.IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. 2002-2006

ندیم

جب بھی دیکھوں کوئی لٹتا ہوا شہر
وقت کا نقش کف پا دیکھوں

ندیم

دھوپ سے جن کو گلہ ہے کہ جلا ڈالے گی
اپنے اندر کے اندھیروں سے نہ باہر دیکھے

ندیم

سمجھا ہے کون وقت کی رفتار کا مزاج
لمحوں میں کٹ گئیں کئی صدیاں شباب کی

ندیم

غیور ہو ں کہ اجا رہ پسند ہوں ، کیا ہوں
میں تجھ کو اپنے خدا کے بھی رو برو نہ کروں

ندیم

مجھ پہ ہے شیخ کی تکریم تو لازم ،لیکن
اسے نزدیک سے دیکھو ں تو برہم دیکھوں

ندیم

مجھ سے کا فر پہ فرشتے کا اترنا ہی غضب
پھر ستم یہ ، اسے انسا ن کی سیرت دے دی

ندیم

میرے خدا نے کیا تھا مجھے اسیر بہشت
میرے گنہ نے مجھے رہائی دلا ئی ہے

ندیم

نہ یہ تقدیر کا لکھا تھا نہ منشائے خدا
حادثے مجھ پہ جو گزرے مرے حالات میں تھے

ندیم

یوں تو اک پھول کی پتی سے بہل جا تا ہوں
میں مچل جا ؤ ں تو صحرا کا کھلو نا چا ہو ں

نذیر قیصر

پہن لیتی ہیں جب شاخیں ہرے موسم کے پیراہن
کوئی ٹوٹا ہوا پتا اٹھا کر دیکھ لیتا ہوں میں

نذیر قیصر

بہت چین کر دیتی ہیں جب تنہائیاں دل کی
در ودیوار پر شکلیں بنا کر دیکھ لیتا ہوں

نذیر قیصر

اس رات آسمان کی رنگت عجیب تھی
اس رات اپنے گھر میں کوئی سو نہیں سکا

نذیر قیصر

لوگ خوابوں میں سفر کرتے تھے
راستے خالی پڑے تھے باہر

نذیر قیصر

نظر آتا نہیں جب حرف کوئی لوح عالم پر
میں اپنا نام لکھ کر اور مٹا کر دیکھ لیتا ہوں

نشتر خانقاہی

بہت زمین سے اٹھایا اٹھی نہ پر چھائیں
گرا تھا عکس کچھ ایسا کہ آج تک نہ اٹھا

نصیر ترابی

صبا کا نرم سا جھونکا بھی تازیانہ ہوا
یہ وار مجھ پہ ہوا بھی تو غائبانہ ہوا

نظر حیدر آبادی

زندگی بھی ہے گوارہ کس کو
زندگی بخشش و احسان ہے سہی

نظر حیدر آبادی

گوش دل سے سنو تو سن لو گے
خامشی میں صدائیں کیا کیا ہیں

نظیر صدیقی

خود فریبی نے بے شک سہارا دیا اور طبیعت بظاہر بہلتی رہی
ایک کانٹا سا دل میں کھٹکتا رہا، ایک حسرت سی دل کو مسلتی رہی

نظیر صدیقی

ڈوبے ہوئے تاروں کا یہ ماتم نہیں کرتی
چڑھتے ہوئے سورج کی پرستار ہے دنیا

نور بجنوری

قصر پرویز میں گم ہو گئی شیریں کی صدا
دامن کوہ میں تیشے کی دھمک باقی ہے

وارث کرمانی

عذاب حشر کا کیا ذکر ہم سے اے واعظ
ہم اس بلا کو یہیں آزما کے بیٹھے ہیں

وارث کرمانی

عشق وہ عرصہ پر خار ہے ہمدم کہ جہاں
زندگی راس نہ آئے تو قضا بھی نہ ملے

وحید الحسن

قابل بحث تو اعمال ہیں پروانوں کے
شمع معصوم ہے معصوم پہ الزام نہیں

وحیدہ نسیم

چلے تھے جانب منزل تو کس نے سوچا تھا
وہاں ملیں گے نہ تنکے بھی آشیاں کے لئے

وزیر آغا

پھر ایک دن ہوا نے کہا میں تو تھک گئی
خوشبو کا بوجھ میری کمر کو جھکا گیا

وزیر آغا

جائیں گے ہم بھی خواب کے اس شہر کی طرف
ناؤ پلٹ تو آئے مسافر اتار کے

وزیر آغا

لکھے گا کون شام کے ماتھے پہ تیرا نام
سورج تو تیرا نام بجھا کر چلا گیا !

وزیر آغا

لو وہ بھی نرم ریت کے ٹیلے میں ڈھل گیا
کل تک جو ایک کوہ گراں راہ گزر میں تھا

ہری چند اختر

بزم دشمن ہے خدا کے لئے آرام سے بیٹھ
باربار اے دل ناداں تجھے کیا ہوتا ہے

ہری چند اختر

شباب آیا کسی بت پر فدا ہونے کا وقت آیا
مری دنیا میں بندے کے خدا ہونے کا وقت آیا

ہوش ترمذی

غم بھی مجھے قبول ہے لیکن بقدر شوق
دل کا نصیب درد سہی پے بہ پے تو ہو

حبیب جالب

دیکھ کر دوستی کا ہاتھ بڑھاؤ
سانپ ہوتے ہیں آستینوں میں

یاس یگانہ چنگیزی

جان کھا جائے گا یہ عیش مطرب کا دورہ
پڑنے لگتا ہے تو پھر شام سحر پڑتا ہے

یاس یگانہ چنگیزی

جبھی تک آپ کا خادم ہوں تہ دل سے
کہ اپنے ساتھ کوئی شرط بندگی نہ لگے

یاس یگانہ چنگیزی

جلوہ حسن کا ہر چند اثر پڑتا ہے
پاس جاتا ہوں تو کچھ اور نظر پڑتا ہے

www.IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved.

یاس یگانہ چنگیزی

خانہ دل میں بھری ہیں جانے کیا کیا دو لتیں
قفل خاموشی میرے گھر کا نگہباں کیوں نہ ہو

یاس یگانہ چنگیزی

لڑ کھڑاتی ہیں زبانیں سر محفل کیا کیا
تمہیں دیکھو جو مری چپ کا اثر پڑتا ہے

یاس

مجھے اے ناخدا آخر کسی کو منہ دکھانا ہے
بہانہ کرکے تنہا پار اتر جانا نہیں آتا

یعقوب پرواز

لائی ہے اس مقام پہ آوارگی مجھے
جس کی سدا تلاش تھی، بیٹھا ہے سامنے

یوسف جمال

شہر دل کے خواب کی کیا تعبیر کروں
کبھی نیا یہ کبھی پرانا لگتا ہے

یوسف ظفر

اب کھلا ہے کہ تیرا حسن تغافل تھا کرم
گرچہ کچھ دیر طعبیت میری گھبرائی بھی

یوسف ظفر

غم ہائے زندگی سے نہ تھا عمر بھر فراغ
اب کچھ تو زندگی کو سنور جانا چاہیے

یونس نشاط

ٹوٹے ہوئے مرقد بھی ذرا دیکھ لے چل کر
تنہائی میں نقشے نہ بنا تاج محل کے

اعتبار ساجد

تم بھی رفاقتوں میں نہیں قابل یقین
اہل وفا میں اپنی بھی شہرت عجیب ہے

جگمگا اٹھتی ہے دنیائے تخیل جس سے
دل میں وہ شعلہ جہاں سوز دبا رکھا ہے

دشت تنہائی میں ،دوری کے خس و خاک تلے
کھل رہے ہیں ، ترے پہلو کے سمن اور گلا ب

مری بادہ پرستی پہ نہ جاؤ
جوانی کو سہارا مل گیا ہے

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

نسیم تیرے شبستاں سے ہو کے آئی ہے،
مری سحر میں مہک ہے ، ترے بدن کی سی

---------------------ختم شد---------------

WWW.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006